4 S.R

نماز نفل

کتاب وسنت کی روشنی میں
مفہوم، فضائل، انواع واقسام اور آداب

تالیف الفقیر الی اللہ تعالیٰ
د. سعید بن علی بن وہف القحطانی

ترجمہ
حافظ محمد اسحاق زاھد

نظر ثانی
ڈاکٹر حافظ محمد محمود شریف
مبلغ وزارت اسلامی امور ودعوت وارشاد

WWW.IRCPK.COM

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نماز نفل

کتاب وسنت کی روشنی میں

مفہوم، فضائل، انواع واقسام اور آداب

تألیف الفقیر إلی اللہ تعالیٰ

د. سعید بن علی بن وہف القحطانی

ترجمہ

حافظ محمد اسحاق زاہد

نظر ثانی

ڈاکٹر حافظ محمد محمود شریف

مبلغ وزارت اسلامی امور و دعوت وارشاد

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ح سعيد بن علي بن وهف القحطاني، ١٤٢٦هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

القحطاني، سعيد بن علي بن وهف

صلاة التطوع./ سعيد بن علي بن وهف القحطاني - ط٢.-

الرياض، ١٤٢٦هـ

١٨٨ ص؛ ١٢×١٧ سم

ردمك: ١ -٢٧٦ - ٤٩ - ٩٩٦٠

(النص باللغة الأردية)

١- صلاة التطوع ٢- النوافل أ- العنوان

ديوي ٢٥٢.٢٩ ١٤٢٦/٤٦٥٠

رقم الإيداع: ١٤٢٦/٤٦٥٠

ردمك: ١ - ٢٧٦ - ٤٩ - ٩٩٦٠

الطبعة الثانية

١٤٢٧هـ - ٢٠٠٦م

حقوق الطبع محفوظة

إلا لمن أراد إعادة طبعه، وتوزيعه مجاناً، بدون حذف، أو إضافة، أو تغيير، فله ذلك وجزاه الله خيراً، بشرط أن يكتب على الغلاف الخارجي

وقف لله تعالى

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمة

إن الحمد لله ، نحمده ، ونستعينه ، ونستغفره ،ونعوذ بالله من شرور أنفسنا وسيئات أعمالنا ، من يهده الله فلا مضل له ، ومن يضلل فلا هادی له ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريک له ، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله ، صلى الله عليه وعلى آله وصحبه أجمعين ، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين وسلم تسليما كثيرا .....أما بعد:

یہ مختصر رسالہ نماز نفل کے بارے میں ہے، جس میں میں نے نماز نفل کا مفہوم، اس کی فضیلت، انواع واقسام اوراس کے متعلق ہر وہ مسئلہ کتاب وسنت کی روشنی میں بیان کیا ہے جس کی کسی بھی مسلمان کوضرورت پڑسکتی ہے.

اور میں نے اس میں اپنے استاذ سماحۃ الشیخ ،الإمام،العلامۃ عبدالعزیز بن عبداللہ بن باز رحمہ اللہ کی ترجیحات سے کافی حد تک استفادہ کیا ہے، میری دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کی قبر کومنور فرمائے اور الفردوس الأعلی میں ان کے درجات بلند فرمائے.

اور میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالی میری اس کاوش کوقبول فرمائے ،اسے بابرکت اوراپنی رضا کے حصول کا ذریعہ بنائے ،اوراسے میرے لئے میری زندگی میں اور میری موت کے بعد بھی نفع بخش بنائے ،اوراسی طرح اس کے ذریعے ہراس شخص کونفع پہنچائے جس کے پاس میری یہ کتاب پہنچے، یقیناً اللہ تعالی ہی وہ سب سے بہتر ذات ہے جس سے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سوال کیا جائے ،اور وہ سب سے معزز ہے جس سے امید رکھی جائے ،اور وہی ہمیں کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے.

وصلى الله وسلم وبارك على عبده ورسوله وخيرته من خلقه ، نبينا وإمامنا وقدوتنا محمد بن عبد الله وعلى آله وأصحابه ، ومن تبعهم بإحسان إلى يوم الدين .

مؤلف

یہ تحریر بروز ہفتہ بتاریخ ۲۰/۱۱/۱۴۲۰ھ کو قبل از نماز مغرب لکھی گئی.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نمازنفل

❶ نفل کا مفہوم: نفل اس کام کو کہتے ہیں جو مسلمان پر فرض نہ ہواور وہ اسے اپنی خوشی سے انجام دے، اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهُ﴾[البقرة:۱۸۴]

ترجمہ:''اور جوشخص اپنی خوشی سے زیادہ بھلائی کرے تو یہ اس کیلئے بہتر ہے''.

❷ نمازنفل کے فضائل

① نمازنفل فرض نمازوں کومکمل کرتی اوران کے نقص کو پورا کرتی ہے

حضرت تمیم الداری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

(أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَلَاتُهُ ، فَإِنْ كَانَ أَتَمَّهَا كُتِبَتْ لَهُ تَامَّةً ، وَإِنْ لَّمْ يَكُنْ أَتَمَّهَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَلَائِكَتِهِ : اُنْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ لِعَبْدِيْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَتُكْمِلُوْنَ بِهَا فَرِيْضَتَهُ ، ثُمَّ الزَّكَاةُ كَذٰلِكَ ، ثُمَّ تُؤْخَذُ الْأَعْمَالُ عَلٰى حَسَبِ ذٰلِكَ)

ترجمہ:''روزِ قیامت بندے سے جس چیز کا سب سے پہلے حساب لیا جائے گا وہ اس کی نماز ہے، اگراس نے اسے مکمل کیا ہوگا تو وہ اسے کیلئے مکمل لکھ دی جائے گی، اور اگراس نے اسے مکمل نہیں کیا ہوگا تو اللہ تعالی فرشتوں کوحکم دے گا: ذرا دیکھو، میرے بندے نے کوئی نفل نماز بھی پڑھی تھی یانہیں؟ (اگرنفل نماز پڑھی تھی تو) اس کے ذریعے اس کی فرض نمازوں کومکمل کردو، پھرزکاۃ کا اوراس کے بعد باقی تمام اعمال کا حساب بھی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اسی طرح سے لیا جائے گا''۔

[ابوداؤد:۸۶۴،ابن ماجۃ:۱۴۲۵۔وصححہ الألبانی]

② نمازِ نفل کے ذریعے درجات بلند ہوتے اور گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(عَلَیْکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ ، فَإِنَّکَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰہِ سَجْدَۃً إِلَّا رَفَعَکَ اللّٰہُ بِھَا دَرَجَۃً ، وَحَطَّ عَنْکَ بِھَا خَطِیْئَۃً)

ترجمہ: ''تم زیادہ سے زیادہ سجدے کیا کرو، کیونکہ تم اللہ تعالی کی رضا کیلئے ایک سجدہ کروگے تو وہ اس کے بدلے تمہارا ایک درجہ بلند کردے گا اور تمہارا ایک گناہ مٹا دے گا''

[مسلم:۴۸۸]

③ کثرتِ نوافل نبی کریم ﷺ کے ساتھ جنت میں داخل ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب ہے

حضرت ربیعہ بن کعب الأسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات گذارتا تھا، ایک رات میں آپ کے پاس وضو کا پانی اور آپ کی ضرورت کی اشیاء لایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سوال کرو'' میں نے کہا: میں آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ داخل ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی اور سوال؟ میں نے کہا: بس یہی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

(فَأَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَۃِ السُّجُوْدِ)

''تم کثرتِ سجود کے ذریعے اپنے نفس پر میری مدد کرو'' [مسلم:۴۸۹]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

④ نماز نفل جہاد کے بعد بدنی نوافل میں سب سے افضل عمل ہے

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(اِستَقِیمُوا وَلَنْ تُحصُوا ، وَاعلَمُوا أنَّ خَیرَ أعمَالِکُمُ الصَّلاۃُ ، وَلاَ یُحَافِظُ عَلَی الوُضُوءِ إلاَّ مُؤمِنٌ)

ترجمہ: ''تم استقامت اختیار کرو، اور تم ہرگز اس کی طاقت نہیں رکھو گے، اور اس بات پر یقین کرلو کہ تمہارا بہترین عمل نماز پڑھنا ہے، اور ایک سچا مومن ہی ہمیشہ وضو کی حالت میں رہتا ہے''. [ابن ماجہ: ۲۷۷ ۔ وصححہ الألبانی]

یاد رہے کہ نوافل میں سے سب سے افضل نفلی عمل کے بارے میں علماء کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے، امام ابو حنیفہؒ، امام مالکؒ اور ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ کے نزدیک علم سب سے افضل نفلی عبادت ہے، اور امام احمدؒ کے صحیح ترین قول کے مطابق جہاد سب سے افضل ہے، اور امام شافعیؒ کے نزدیک نماز سب سے افضل ہے.

تاہم صحیح یہ ہے کہ اس کا دارومدار مختلف احوال اور مختلف اوقات پر ہے، کیونکہ فوری مصلحت اور ضرورت کے مطابق ہوسکتا ہے کہ علم افضل ہو، اور ہوسکتا ہے کہ جہاد افضل ہو اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نماز افضل ہو، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ علم بھی جہاد ہی کی ایک قسم ہے، کیونکہ پوری شریعت کا دارومدار علم پر ہے، اور جہاد بھی علم پر مبنی ہے، اسی لئے امام احمدؒ کہتے ہیں کہ طلب علم اس شخص کیلئے سب سے افضل عمل ہے جس کی نیت درست ہو، اور جب ان سے پوچھا گیا کہ نیت کیسے درست ہوتی ہے؟ تو انہوں نے کہا: وہ یہ نیت کرے کہ وہ تواضع اختیار کرے گا اور اپنے آپ سے جہالت کو دور کرے گا، اور اس سے مراد نفلی علم ہے، نہ کہ فرضی.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

[الانصاف مع المقنع والشرح الکبیر:۴/۱۰۰، الأخبار العلمیۃ من الاختیارات الفقہیۃ لابن تیمیہ:۹۶، حاشیۃ الروض المربع لابن قاسم:۲/۱۷۹، الشرح الممتع لابن عثیمین:۴/۶۔۷، کتاب العلم لابن عثیمین:۲۵۔۳۲، معالم فی طریق طلب العلم للسدحان:۱۳۔۱۵]

⑤ نمازِ نفل گھر میں برکت لاتی ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(إِذَا قَضَىٰ أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ فِيْ مَسْجِدِهِ فَلْيَجْعَلْ لِبَيْتِهِ نَصِيْبًا مِنْ صَلَاتِهِ ، فَإِنَّ اللّٰهَ جَاعِلٌ فِيْ بَيْتِهِ مِنْ صَلَاتِهِ خَيْرًا)

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص جب مسجد میں نماز پڑھے تو وہ اپنی نماز میں سے کچھ حصہ اپنے گھر کیلئے بھی رکھے، کیونکہ گھر میں کچھ نماز ادا کرنے سے اللہ تعالی گھر میں خیر وبھلائی لاتا ہے'' [مسلم:۷۷۸]

اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(فَصَلُّوْا أَيُّهَا النَّاسُ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ، فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ)

ترجمہ: ''اے لوگو! تم اپنے گھروں میں بھی نماز پڑھا کرو، کیونکہ آدمی کی سب سے افضل نماز وہ ہے جسے وہ اپنے گھر میں ادا کرے، سوائے فرض نماز کے'' ۔

اور صحیح مسلم میں اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

(فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِيْ بُيُوْتِكُمْ ، فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِيْ بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةَ الْمَكْتُوْبَةَ)

ترجمہ: ''تم اپنے گھروں میں بھی نماز ضرور پڑھا کرو، کیونکہ آدمی کی بہترین نماز وہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہے جو وہ اپنے گھر میں پڑھے، سوائے فرض نماز کے''۔[البخاری:۷۳۱، مسلم:۷۸۱]

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(اِجْعَلُوْا فِیْ بُیُوْتِکُمْ مِنْ صَلاَتِکُمْ ، وَلاَ تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا)

ترجمہ: ''تم کچھ نماز اپنے گھروں میں ادا کیا کرو، اور انہیں قبرستان مت بناؤ''

[البخاری:۴۳۲، مسلم:۷۷۷]

امام نوویؒ کہتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ نے گھر میں نماز نفل پڑھنے کی ترغیب دی، اس لئے کہ اس طرح انسان ریا کاری سے دور رہتا ہے اور اس کی نماز اعمال ضائع کرنے والے امور سے زیادہ محفوظ رہتی ہے، اور اس لئے کہ تا کہ گھر میں برکت آئے، اللہ تعالیٰ کی رحمت نازل ہو، اور فرشتے آئیں اور شیطان بھاگ جائے''[شرح مسلم:۶/۳۱۴]

⑥ نفلی عبادت بندے کی طرف اللہ تعالیٰ کی محبت کھینچ لاتی ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ قَالَ : مَنْ عَادیٰ لِیْ وَلِيًّا فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ ، وَمَا تَقَرَّبَ إِلَیَّ عَبْدِیْ بِشَیْءٍ أَحَبَّ إِلَیَّ مِمَّا افْتَرَضْتُهُ عَلَيْهِ ، وَ مَا يَزَالُ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ إِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی أُحِبَّهُ ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ يَسْمَعُ بِهٖ، وَبَصَرَهُ الَّذِیْ يُبْصِرُ بِهٖ ، وَيَدَهُ الَّتِیْ يَبْطِشُ بِهَا ، وَرِجْلَهُ الَّتِیْ يَمْشِیْ بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِیْ لَأُعْطِيَنَّهُ وَلَئِنْ اسْتَعَاذَنِیْ لَأُعِيْذَنَّهُ)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص میرے دوست سے دشمنی کرتا ہے میں اس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں، اور میرا بندہ سب سے زیادہ میرا تقرب اس چیز کے ساتھ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

حاصل کرسکتا ہے جسے میں نے اس پر فرض کیا ہے، (یعنی فرائض کے ساتھ میرا تقرب حاصل کرنا ہی مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے)، اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا تقرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کر لیتا ہوں، پھر جب میں اس سے محبت کر لیتا ہوں تو میں اس کا کان' جس کے ذریعے وہ سنتا ہے' اور اس کی آنکھ' جس کے ذریعے وہ دیکھتا ہے' اور اس کا ہاتھ جس کے ذریعے وہ پکڑتا ہے، اور اس کا پاؤں' جس کے ذریعے وہ چلتا ہے' ان تمام اعضاء کو اپنی اطاعت میں لگا دیتا ہوں، اور اگر وہ مجھ سے سوال کرتا ہے تو میں اسے ضرور بالضرور عطا کرتا ہوں، اور اگر وہ میری پناہ طلب کرتا ہے تو میں یقیناً اسے پناہ دیتا ہوں'' [البخاری:۶۵۰۲]

اور اس حدیث سے بظاہر یوں معلوم ہوتا ہے کہ فرائض پر ہمیشگی کرنے سے بندے کو اللہ تعالی کی محبت نصیب ہوتی ہے، اور فرائض کے بعد نفلی نماز، نفلی روزہ، صدقہ، نفلی حج اور اس کے علاوہ باقی نفلی عبادات پر ہمیشگی کرنے سے اللہ تعالی کا تقرب حاصل ہوتا ہے.

[فتح الباری ۳۴۳/۱۱]

⑦ نفلی نماز سے اللہ تعالی کا شکر ادا ہوتا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو (اتنا طویل) قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹنے لگتے، میں عرض کرتی، اے اللہ کے رسول! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالی نے آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف فرما دی ہیں؟ تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے:

(أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا) ''کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں؟''

[البخاری:۴۸۳۷، مسلم:۲۸۲۰]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ آپ کے پاؤں مبارک پر ورم ہوگیا، آپ سے کہا گیا کہ اللہ تعالی نے آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کردی ہیں، پھر بھی آپ اتنا لمبا قیام کرتے ہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا) ''کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں؟''

[البخاری: ۴۸۳۶، مسلم: ۲۸۱۹]

۳ نماز نفل بیٹھ کر پڑھنا جائز ہے

کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی طاقت رکھنے کے باوجود نماز نفل بیٹھ کر پڑھی جاسکتی ہے، اور امام نوویؒ کا کہنا ہے کہ اس پر علماء کا اجماع ہے، [شرح صحیح مسلم ۶/ ۲۵۵]. اور یہ بھی درست ہے کہ نماز نفل کا کچھ حصہ کھڑے ہوکر اور کچھ حصہ بیٹھ کر ادا کیا جائے، لیکن فرض نماز میں قیام فرض ہے، جو شخص طاقت کے باوجود کھڑے ہوکر نماز نہ پڑھے اس کی نماز باطل ہے. [شرح صحیح مسلم ۶/ ۲۵۶، ۲۵۸]

اور اس بارے میں احادیث ثابت ہیں، چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کے بارے میں بیان کرتی ہیں کہ آپ ﷺ رات کو نو رکعات پڑھتے جن میں نماز وتر شامل ہوتی، اور آپ ﷺ کھڑے ہوکر لمبا قیام فرماتے اور پھر بیٹھ کر بھی لمبی نماز پڑھتے، اور جب آپ کھڑے ہوکر قراءت کرتے تو رکوع وسجود میں بھی قیام کی حالت سے جاتے، اور جب آپ بیٹھ کر قراءت کرتے تو رکوع وسجود بھی بیٹھ کر کرتے ...[مسلم: ۷۳۰]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی رات

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کی نماز میں بیٹھ کر قراءت کرتے ہوئے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ عمر رسیدہ ہو گئے تو آپ بیٹھ کر قراءت فرماتے، یہاں تک کہ جب کسی سورت کی تیس چالیس آیات باقی ہوتیں تو آپ کھڑے ہو جاتے اور ان کی قراءت کر کے رکوع میں چلے جاتے۔[البخاری:۱۱۱۸،۱۱۱۹،مسلم:۱۱۴۸]

اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو کبھی بیٹھ کر نفل نماز پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا، یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنی وفات سے ایک سال قبل نفل نماز بیٹھ کر پڑھنا شروع کر دی، اور آپ کسی سورت کی قراءت شروع کرتے تو اسے ترتیل کے ساتھ پڑھتے یہاں تک کہ وہ انتہائی لمبی ہو جاتی۔[مسلم:۷۳۳]

اور جب طاقت ہو تو کھڑے ہو کر نماز پڑھنا افضل ہے، جیسا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(صَلاةُ الرَّجُلِ قَاعِدًا نِصْفُ الصَّلاةِ)

ترجمہ: "کسی شخص کا بیٹھ کر نماز پڑھنا آدھی نماز ہے"[مسلم:۷۳۵]

اور حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(إِنْ صَلَّى قَائِمًا فَهُوَ أَفْضَلُ ، وَمَنْ صَلَّى قَاعِدًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَائِمِ، وَمَنْ صَلَّى نَائِمًا فَلَهُ نِصْفُ أَجْرِ الْقَاعِدِ)

ترجمہ: "اگر وہ کھڑے ہو کر نماز پڑھے تو یہ افضل ہے، اور جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھتا ہے اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کا آدھا اجر ملتا ہے، اور جو آدمی لیٹ کر نماز پڑھتا ہے اسے بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملتا ہے"۔[البخاری:۱۱۱۵]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور امام الخطابیؒ نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ نفل نماز پڑھنے والا شخص بیٹھ کر نہ پڑھے، کیونکہ بیٹھ کر فرضی نماز پڑھنے کی اجازت تو صرف اس مریض کیلئے ہے جس کیلئے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں مشقت ہو، اور اسے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے شخص کے آدھے اجر کا مستحق قرار دیا گیا ہے، تو اس کیلئے بیٹھ کر نماز پڑھنے کے جواز کے ساتھ ساتھ کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے....اور جو شخص لیٹ کر نمازِ نفل پڑھے باوجودیکہ وہ بیٹھ کر یا کھڑے ہو کر پڑھنے کی قدرت رکھتا ہو تو اس کے متعلق ان کا کہنا ہے کہ اہلِ علم میں سے کسی نے اس کی رخصت نہیں دی.

[فتح الباری: ۲/ ۵۸۵، اور میں نے امام عبد العزیز بن عبد اللہ بن بازؒ کو امام الخطابیؒ کے اس کلام پر تبصرہ کرتے ہوئے سنا تھا کہ یہی بات سب سے زیادہ قریب ہے، اور رہا وہ شخص جس کو فرض نماز میں کھڑے ہونے اور بیٹھنے پر قدرت نہ ہو تو اس کیلئے کامل اجر ہے، اور نفلی نماز پڑھنے والے شخص کو بغیر عذر کے لیٹ کر نماز نہیں پڑھنی چاہیئے]

اور جو شخص بیٹھ کر نماز پڑھے اس کیلئے مستحب یہ ہے کہ وہ آلتی پالتی مار کر بیٹھے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ آلتی پالتی مار کر بیٹھے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے. [النسائی: ۱۶۶۱۔ وصححہ الألبانی]

امام ابن القیمؒ کہتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ کی رات کی نماز کی تین حالتیں تھیں:

۱۔ بحالتِ قیام (اور زیادہ تر آپ ﷺ اسی حالت میں نماز پڑھتے تھے).

۲۔ کبھی کبھی آپ ﷺ بیٹھ کر نماز پڑھتے اور اسی حالت میں رکوع بھی کرتے.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

۳۔اور کبھی کبھی آپ ﷺ بیٹھ کر قراءت کرتے اور جب آپ کی قراءت کا کچھ حصہ باقی ہوتا تو آپ کھڑے ہو جاتے اور رکوع بحالتِ قیام فرماتے.اور یہ تینوں حالتیں آپ ﷺ سے ثابت ہیں. [زاد المعاد:۱/۳۳۱]

اور میں نے اپنے استاذ امام عبد العزیز بن عبد اللہ بن بازؒ سے سنا تھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تمام روایات کو جمع کیا جائے تو آپ ﷺ کی رات کی نماز کی چار کیفیات سامنے آتی ہیں:

۱۔کھڑے ہو کر نماز پڑھتے اور کھڑے ہو کر ہی رکوع کرتے.

۲۔بیٹھ کر قراءت کرتے، پھر جب تیس/ چالیس کے قریب آیات باقی ہوتیں تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے اور قراءت مکمل کر کے رکوع میں چلے جاتے.

۳۔بیٹھ کر قراءت کرتے اور جب قراءت ختم ہو جاتی تو کھڑے ہو کر رکوع میں چلے جاتے.

۴۔پوری نماز بیٹھ کر ہی پڑھتے. [یہ بات انہوں نے صحیح بخاری کی حدیث ۱۱۱۸ اور ۱۱۱۹ کی شرح کرتے ہوئے بیان کی]

❻ حالتِ سفر میں سواری پر نفل نماز پڑھنے کا جواز، چاہے سفر لمبا ہو یا مختصر

سواری پر نفل نماز پڑھنا درست ہے، چاہے وہ کار ہو یا جہاز ہو، کشتی ہو یا کوئی اور سواری ہو، لیکن فرض نماز کیلئے سواری سے اترنا لازم ہے، سوائے اس کے کہ اس سے اترنا ناممکن ہو، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سفر کے دوران سواری کا رخ جس طرف بھی ہوتا رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر ہی نماز پڑھ لیتے تھے، آپ رات کی نماز میں اپنے سر سے اشارہ کرتے، ہاں البتہ فرض نمازیں سواری پر نہیں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

پڑھتے تھے، اور نماز وتر بھی سواری پر ہی پڑھ لیتے تھے .

[البخاری:۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۹۵، ۱۰۹۸، ۱۱۰۵، مسلم:۷۰۰]

اور اسی طرح کی ایک حدیث حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے، ان کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ سفر کی حالت میں آپ کی سواری کا رخ چاہے کسی طرف بھی ہوتا آپ رات کی نفل نماز اپنی سواری کی پیٹھ پر بیٹھے ہوئے ہی پڑھ لیتے تھے. [البخاری:۱۰۹۳، ۱۱۰۴، مسلم:۷۰۱]

اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی سواری کا رخ جس طرف بھی ہوتا، آپ اس پر نماز پڑھ لیتے، پھر جب فرض نماز کے پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو نیچے اترتے اور قبلہ رخ ہو کر نماز ادا فرماتے. [البخاری:۴۰۰، ۱۰۹۴، ۱۰۹۹، ۴۱۴۰]

اور اسی معنی میں ایک حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے. [مسلم:۷۰۲]

اور جب سواری پر نماز پڑھنی ہو تو تکبیرِ تحریمہ کہتے ہوئے قبلہ رخ ہونا مستحب ہے، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب حالتِ سفر میں ہوتے، اور نفل نماز پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو اپنی اونٹنی کا رخ قبلہ کی جانب کر لیتے، پھر تکبیر تحریمہ کہتے، اس کے بعد سواری کا رخ جس طرف بھی ہوتا آپ ﷺ نماز پڑھتے رہتے.

[ابوداؤد:۱۲۲۵۔ وحسنہ الحافظ ابن حجر فی بلوغ المرام: رقم الحدیث:۲۲۸]

لیکن اگر ایسا نہ کرے تو بھی نماز درست ہوگی، جیسا کہ مختلف احادیث سے ثابت ہے. اور اسی بات کو امام عبدالعزیز بن بازؒ نے راجح قرار دیا ہے. [یہ بات میں نے ان سے بلوغ المرام کی مذکورہ حدیث کی شرح کے دوران سنی تھی]

اور امام نوویؒ نے ذکر کیا ہے کہ جس سفر میں نماز قصر ہو سکتی ہو اس میں سواری پر نفل

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نماز پڑھنا جائز ہے اور اس پر تمام مسلمانوں کا اجماع ہے. [شرح صحیح مسلم: ۵/۲۱۶]

اور رہا وہ سفر جس میں نماز قصر نہیں ہو سکتی تو اس میں بھی نفل نماز سواری پر پڑھی جا سکتی ہے، اور یہی جمہور علماء کا مذہب ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَأَيْنَمَا تُوَلُّوا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيمٌ ﴾ [البقرة: ۱۱۵]

ترجمہ: ''اور مشرق و مغرب سب اللہ ہی کے ہیں، تم جدھر بھی رخ کرو گے ادھر ہی اللہ کا رخ ہے، بلا شبہ اللہ بہت وسعت والا اور جاننے والا ہے''.

[مزید تفصیلات کیلئے دیکھئے: فتح الباری لابن حجر: ۲/ ۵۷۵ ، شرح صحیح مسلم للنووی: ۵/ ۲۱۷، المغنی لابن قدامہ ۲/ ۹۶]

اور ابن جریر الطبری ؒ نے اس بات کو راجح قرار دیا ہے کہ اس آیت میں بحالتِ سفر سواری پر نمازِ نفل پڑھنا بھی شامل ہے، چاہے سواری کا رخ کسی طرف ہو.

[جامع البیان: ۳/ ۵۳۰]

اور حافظ ابن حجرؒ نے ابن جریر الطبری ؒ کے بارے میں ذکر کیا ہے کہ انہوں نے جمہور کے مذکورہ مذہب کیلئے ایک دلیل یہ ذکر کی ہے کہ اللہ تعالی نے مریض اور مسافر کیلئے تیمم کی اجازت دی ہے، اور علماء نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ جو شخص شہر سے ایک میل یا اس سے کم مسافت پر باہر ہو اور اس کی نیت اپنے گھر کی طرف واپس لوٹنا ہو، مزید سفر کرنا نہ ہو، اور اسے پانی نہ ملے تو وہ بھی تیمم کر سکتا ہے، لہذا اتنی کم مسافت پر جب تیمم کرنا جائز ہے تو سواری پر نمازِ نفل پڑھنا بھی اس کیلئے جائز ہے، کیونکہ دونوں اس رخصت میں شریک ہیں. [فتح الباری: ۲/ ۵۷۵]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

⑤ نماز نفل اپنے گھر میں پڑھنا افضل ہے

نماز نفل مسجد میں، گھر میں، اور ہر پاکیزہ مقام (جیسے صحراء وغیرہ) پر پڑھی جا سکتی ہے، لیکن گھر میں پڑھنا افضل ہے، سوائے اس نفل نماز کے جس کی جماعت مشروع ہے، مثلاً نماز تراویح، تو اسے مسجد میں باجماعت پڑھنا ہی افضل ہے.

اور اس سلسلے میں متعدد احادیث ثابت ہیں، ان میں سے ایک حدیث کے راوی حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ ہیں، جن کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(فَإِنَّ أَفْضَلَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ)

ترجمہ: ''آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جسے وہ اپنے گھر میں ادا کرے سوائے فرض نماز کے''. [البخاری: ۷۳۱، مسلم: ۷۸۱]

اس کے علاوہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایات بھی ہیں، اور سب کی سب اس بات کی دلیل ہیں کہ فرض نماز کے علاوہ اور اسی طرح اس نماز کے علاوہ جس کیلئے جماعت مشروع کی گئی ہے، باقی تمام نمازیں گھر میں پڑھنا افضل ہے.

⑥ اللہ تعالی کے نزدیک سب سے محبوب نفلی عبادت وہ ہے جو ہمیشہ کی جائے

اللہ تعالی کو اعمال میں سے سب سے محبوب عمل وہ ہے جسے اس کا کرنے والا ہمیشہ کرتا رہے اگرچہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس بنو اسد کی ایک عورت بیٹھی تھی، اسی دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: یہ کون ہے؟ میں نے کہا: یہ فلاں عورت ہے، رات کو نہیں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سوتی اور یہ اپنی نماز کا تذکرہ کررہی تھی، آپ ﷺ نے فرمایا: (مَهْ ، عَلَيْكُمْ مَا تُطِيقُونَ مِنَ الْأَعْمَالِ ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا)

ترجمہ: ''ٹھہر جاؤ، تم اتنا عمل کیا کرو جتنا تمہاری طاقت میں ہو، کیونکہ اللہ تعالی نہیں اکتاتا یہاں تک کہ تم خود اکتا جاؤ''

اور آپ ﷺ کو وہی عمل سب سے زیادہ محبوب تھا جسے اس کا کرنے والا ہمیشہ کرتا رہے۔ [البخاری:۱۱۵۱،۷۸۵]

یاد رہے کہ اس حدیث میں اللہ تعالی کے اکتانے کا ذکر کیا گیا ہے، اور یہ مخلوق کے اکتانے کی طرح نہیں کہ جو عیب اور نقص شمار کیا جاتا ہے، بلکہ یہ اسی طرح ہے جیسا کہ اس کی شایانِ شان ہے۔ اور میں نے امام عبدالعزیز بن بازؒ سے سنا تھا کہ یہ (اکتانا) بھی باقی صفات کی طرح ہے، اور اس کا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالی اس وقت تک ثواب منقطع نہیں کرتا جب تک خود بندے عمل نہ چھوڑ دیں۔ [یہ بات میں نے ان سے بخاری کی حدیث:۱۹۷۰ کی شرح کے دوران سنی تھی]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو آپ نے دیکھا کہ دو ستونوں کے درمیان ایک رسی باندھی ہوئی ہے، آپ نے پوچھا: یہ رسی کیسی ہے؟ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے جواب دیا:

یہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کیلئے ہے، وہ نماز پڑھتی ہیں، پھر جب تھک جاتی ہیں تو اسی کا سہارہ لے لیتی ہیں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(لَا ، حُلُّوْهُ ، لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ ، فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ)

ترجمہ: ''نہیں، اسے کھول دو، اور تم میں سے ہر شخص اس وقت تک نماز پڑھے جب

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تک کہ وہ چست ہو، اور جب تھک جائے تو وہ بیٹھ جائے''

[البخاری ۱۱۵۰، مسلم: ۷۸۴]

اور مسروق '' کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کونسا عمل نبی کریم ﷺ کو سب سے زیادہ محبوب تھا؟ انہوں نے جواب دیا: وہ عمل جو ہمیشہ جاری رہے، میں نے کہا: آپ ﷺ قیام کیلئے کب بیدار ہوتے تھے؟ انہوں نے کہا: جب مرغے کی آواز سنتے. [البخاری ۱۱۳۲، مسلم: ۷۴۱]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(خُذُوا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيقُونَ ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا)

ترجمہ: ''تم اپنی طاقت کے مطابق ہی عمل کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالی اس وقت تک نہیں اکتاتا جب تک تم خود نہ اکتا جاؤ''.

اور آپ ﷺ کو وہ نماز زیادہ محبوب تھی جس پر ہمیشگی کی جائے چاہے وہ تھوڑی کیوں نہ ہو، اور خود نبی کریم ﷺ جب کوئی نماز شروع کرتے تو اسے ہمیشہ جاری رکھتے.

[البخاری :۱۹۷۰، مسلم: ۷۸۲]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ ، فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا ، وَأَبْشِرُوا ، وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ)

ترجمہ: ''دین (اسلام) یقیناً آسان ہے، اور جو شخص دین میں سختی کرے گا دین اس پر غالب آجائے گا، لہذا تم (افراط وتفریط سے بچتے ہوئے) درمیانی راہ اختیار کرو، قریب رہو، اور خوش ہو جاؤ، اور صبح، شام اور کچھ رات کے حصے میں عبادت کرکے مدد

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

طلب کرو''۔[البخاری:۳۹]

اور ایک روایت میں اس کے الفاظ یوں ہیں:(لَنْ يُّدْخِلَ أَحَدًا عَمَلُهُ الْجَنَّةَ)
''کسی شخص کو اس کا عمل جنت میں داخل نہیں کرے گا''۔

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! آپ کو بھی نہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا:(لاَ ، إِلَّا أَنْ يَّتَغَمَّدَنِيَ اللّٰهُ بِفَضْلٍ وَّرَحْمَةٍ ، فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا ، وَلاَ يَتَمَنّٰى أَحَدُكُمُ الْمَوْتَ ، إِمَّا مُحْسِنًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَّزْدَادَ ، وَإِمَّا مُسِيْئًا فَلَعَلَّهُ أَنْ يَّسْتَعْتِبَ)

ترجمہ:''نہیں، سوائے اس کے کہ اللہ تعالی اپنے فضل اور اپنی رحمت کے ساتھ مجھے ڈھانپ لے، لہذا تم درمیانی راہ پر چلتے رہو، اور حسب طاقت درستگی کی کوشش کرو، اور قریب رہو، اور تم میں سے کوئی شخص موت کی تمنا نہ کرے، کیونکہ اگر وہ نیک ہوگا تو شاید اس کی نیکی میں اضافہ ہو جائے، اور اگر وہ برا ہوگا تو شاید وہ توبہ کر لے''۔

[البخاری:۵۶۷۳، مسلم:۲۸۱۶۔ واللفظ للبخاری]

اور دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا، وَاغْدُوْا وَرُوْحُوْا ، وَشَيْئًا مِّنَ الدُّلْجَةِ ، وَالْقَصْدَ الْقَصْدَ تَبْلُغُوْا)[البخاری:۶۴۶۳]

ترجمہ:''تم میانہ روی اختیار کرو، (اعتدال کے) قریب رہو، اور صبح کے وقت بھی عبادت کرو، اور شام کے وقت (دوپہر کے بعد) بھی، اور اسی طرح رات کے کچھ حصے میں بھی عبادت کرو، اور میانہ روی ہی اختیار کرنا تا کہ تم منزل مقصود تک پہنچ جاؤ''۔

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب رسول اکرم ﷺ کی عبادت کے بارے میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

پوچھا گیا تو انہوں نے بیان فرمایا کہ آپ ﷺ جو عمل کرتے اسے ہمیشہ جاری رکھتے، اور پھر فرماتیں، تم میں سے کون ہے جو عبادت کرنے کی اتنی طاقت رکھتا ہو جتنی نبی کریم ﷺ رکھتے تھے! [البخاری: ٦٤٦٦، مسلم: ٧٨٣]

اور مذکورہ تمام احادیث میں عمل صالح پر ہیشگی کرنے کی ترغیب دی گئی ہے، اور یہ کہ اللہ تعالی کو سب سے محبوب عمل بھی وہی ہے جسے ہمیشہ جاری رکھا جائے، اگرچہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، اور ان میں اس بات کی دلیل بھی ہے کہ عبادت میں میانہ روی اختیار کی جائے اور سختی اور تشدد سے اجتناب کیا جائے.

⓻ نماز نفل کبھی کبھی جماعت کے ساتھ پڑھی جا سکتی ہے

نماز نفل کبھی کبھی باجماعت ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات نبی کریم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، تو آپ ﷺ نے خوب لمبی نماز پڑھائی، یہاں تک کہ میں نے برا ارادہ کرلیا، ان سے پوچھا گیا کہ کس چیز کا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا: میں نے یہ ارادہ کیا تھا کہ بیٹھ جاؤں اور چھوڑ کر چلا جاؤں. [البخاری: ١١٣٥، مسلم: ٧٧٣]

اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک رات میں نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی، تو آپ نے سورۃ البقرۃ شروع کردی، میں نے دل میں کہا: شاید آپ سو آیات پڑھ کر رکوع کریں گے، لیکن آپ نے قراءت جاری رکھی، میں نے دل میں کہا: شاید آپ اسے دو رکعات میں مکمل کریں گے، لیکن آپ نے قراءت جاری رکھی، میں نے دل میں کہا: شاید اسے مکمل کرکے رکوع میں چلے جائیں گے، لیکن آپ نے اسے ختم کرکے سورۃ النساء شروع کردی، اور اسے بھی ختم کردیا، پھر آپ نے سورۃ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

عمران شروع کردی، اور اسے بھی ختم کر دیا، اور آپ ٹھہر ٹھہر کر قراءت کر رہے تھے،
کسی تسبیح والی آیت سے گذرتے تو وہاں تسبیح پڑھتے، اور جب سوال والی آیت سے
رتے تو وہاں سوال کرتے، اور جب پناہ والی آیت سے گذرتے تو وہاں پناہ طلب
تے... [مسلم:۷۷۲]

اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک رات نبی کریم ﷺ
ساتھ (نماز میں) کھڑا ہوا، آپ نے سورۃ البقرۃ کی قراءت فرمائی، اور آپ جب
ت والی آیت سے گذرتے تو رک جاتے اور (رحمت کا) سوال کرتے، اور جب
اب والی آیت سے گذرتے تو رک کر اللہ تعالی کی پناہ طلب کرتے، پھر آپ ﷺ
نے رکوع کیا، اور وہ بھی اتنا ہی لمبا تھا جتنا قیام تھا، آپ رکوع میں یہ دعا بار بار پڑھتے
ہے: (سُبْحَانَ ذِیْ الْجَبَرُوْتِ، وَالْمَلَکُوْتِ، وَالْکِبْرِیَاءِ، وَالْعَظَمَةِ)،
ر آپ ﷺ نے قیام ہی کے بقدر سجدہ کیا، اور سجدے میں بھی یہی دعا پڑھتے رہے، پھر
ب آپ دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہوئے تو اس میں سورۃ آل عمران کی تلاوت
رمائی، اس کے بعد ہر رکعت میں ایک ایک سورت پڑھتے رہے.
[ابوداود:۸۷۳، النسائی:۱۰۴۹۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی رسول اکرم ﷺ کی نماز کی کیفیت بیان کی ہے،
ن میں یہ ہے کہ آپ ﷺ نے رات کو قیام فرمایا، اور میں بھی آپ ﷺ کے پہلو میں
کھڑا ہو گیا... [البخاری:۹۹۲، مسلم:۷۶۳]

اور حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی دادی حضرت ملیکۃ رضی اللہ عنہا
نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی جو کہ انہوں نے خود تیار کیا تھا، آپ ﷺ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تشریف لائے، اور اس میں سے کچھ کھایا، پھر فرمایا: (قُوْمُوْا فَأُصَلِّيَ لَكُمْ) "کھڑے ہو جاؤ، میں تمہیں نماز پڑھاؤں"۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے ایک چٹائی بچھائی جو کہ طویل عرصے سے پڑی سیاہ ہو چکی تھی، میں نے اس پر پانی بہایا، اور رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہو گئے، میں اور ایک یتیم (ہم دونوں) نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنائی، اور بوڑھی دادی جان ہمارے پیچھے کھڑی ہو گئیں، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں دو رکعات پڑھائیں اور پھر چلے گئے۔ [البخاري: ٣٨٠، مسلم: ٦٥٨]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ان کے گھر تشریف لائے، گھر میں صرف وہ، ان کی والدہ اور حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خالہ) تھیں، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: (قُوْمُوْا فَأُصَلِّيَ بِكُمْ) "کھڑے ہو جاؤ، تاکہ میں تمہیں نماز پڑھاؤں" جبکہ وہ کسی فرض نماز کا وقت نہ تھا، پھر آپ ﷺ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو اپنی دائیں جانب کھڑا کیا، اور خاتون کو اپنے پیچھے، اور انہیں نماز پڑھائی۔ [البخاري: ٣٨٠، مسلم: ٦٦٠]

اور حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ اپنی قوم کو نماز پڑھایا کرتے تھے، پھر ان کی نظر کمزور پڑ گئی، اور اچانک بارشیں آئیں اور ان کے اور ان کی قوم کے درمیان ایک وادی حائل ہو گئی جسے عبور کرنا ان کیلئے مشکل ہو گیا، چنانچہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کے گھر تشریف لائیں اور ان کے گھر کے کسی کونے میں نماز پڑھیں تاکہ وہ اسی جگہ کو اپنی مستقل جائے نماز بنالیں، تو آپ ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تشریف لے گئے، اور ابھی گھر میں بیٹھے ہی تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: (أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ؟) "تم اپنے گھر میں کہاں یہ چاہتے ہو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کہ میں وہاں نماز پڑھوں ؟''، انہوں نے اپنی پسندیدہ جگہ کی طرف اشارہ کیا، تو آپ ﷺ کھڑے ہوگئے اور ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف بنالی، آپ ﷺ نے تکبیر کہی، پھر دو رکعات پڑھیں، پھر سلام پھیرا، اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ ہی سلام پھیرا ....اور اسی حدیث کے آخر میں ہے کہ (فَإِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی النَّارِ مَنْ قَالَ : لاَ إِلٰہَ إِلاَّ اللّٰہُ ، یَبْتَغِیْ بِذٰلِکَ وَجْہَ اللّٰہِ)

ترجمہ: ''اللہ تعالی نے اس شخص کو جہنم کی آگ پر حرام کردیا ہے جس نے خالصتاً اللہ کی رضا کیلئے لا إله إلا الله کہا''. [البخاری:۱۱۸۶، مسلم:۳۳]

ان تمام احادیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ ماہِ رمضان المبارک کی نمازِ تراویح کے علاوہ بھی نفل نماز باجماعت پڑھی جاسکتی ہے، لیکن اسے ہمیشہ کیلئے عادت بنانا درست نہیں ہے، کبھی کبھی ایسے کیا جاسکتا ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کی اکثر و بیشتر نفل نماز اکیلے ہی ہوتی تھی.

[شرح صحیح مسلم للنووی : ۱۶۸/۵، نیل الأوطار :۲/ ۲۷۵ ، المغنی لابن قدامہ : ۲/ ۵۶۷، الشرح الممتع لابن عثیمین :۴/ ۸۳]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

❽ نمازنفل کی اقسام

نمازِنفل کی کئی اقسام ہیں، مثلاً فرض نمازوں سے پہلے اور بعد کی دائمی سنتیں، نماز وتر، نماز چاشت، اور اسی طرح وہ نمازِ نفل جس کیلئے جماعت مشروع ہے، اور عمومی نفل نماز، اور خصوصی نفل نماز، اور سببی نفل نماز...وغیرہ، یہ سب اقسام نمازِ نفل میں ہی شامل ہیں.

پہلی قسم: دائمی سنتیں، اور یہ تین ہیں: (فرض نمازوں کی موکدہ سنتیں+نماز وتر+نماز چاشت)

❶ فرائض کے ساتھ موکدہ سنتیں، اور وہ بارہ رکعات ہیں، جیسا

کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَنْ صَلّٰی اِثْنَتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً فِیْ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ بُنِیَ لَهُ بَیْتٌ فِیْ الْجَنَّةِ)

ترجمہ: ''جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعات پڑھتا ہے اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنادیا جاتا ہے''.

اور دوسری روایت میں اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

(مَا مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ یُصَلِّیْ لِلّٰهِ کُلَّ یَوْمٍ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ رَکْعَةً تَطَوُّعًا غَیْرَ فَرِیْضَةٍ إِلَّا بَنَی اللّٰهُ لَهُ بَیْتًا فِیْ الْجَنَّةِ أَوْ بُنِیَ لَهُ بَیْتٌ فِیْ الْجَنَّةِ)

ترجمہ: ''جو مسلمان بندہ ہر دن اللہ تعالی کی رضا کیلئے بارہ رکعات نفل (جو کہ فرض نہیں) ادا کرتا ہے، اللہ تعالی اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے۔ یا اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنادیا جاتا ہے''.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

یہ حدیث بیان کر کے حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: (مَا تَرَكْتُهُنَّ مُنْذُ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ)

یعنی ''میں نے جب سے ان بارہ رکعات کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث سنی ہے تب سے انہیں کبھی نہیں چھوڑا''. [مسلم:۷۲۸]

اور ان بارہ رکعات کی تفصیل سنن الترمذی میں موجود ہے ، چنانچہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ : أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ)

ترجمہ: ''جو شخص دن اور رات میں بارہ رکعات پڑھتا ہے اس کیلئے جنت میں ایک گھر بنا دیا جاتا ہے: ظہر سے پہلے چار، اور اس کے بعد دو، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو، اور فجر سے پہلے دو رکعات''. [الترمذی:۴۱۵۔وصححہ الألبانی]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَنْ ثَابَرَ عَلَى اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِّنَ السُّنَّةِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ : أَرْبَعُ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ ، وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ ، وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ)

ترجمہ: ''جو شخص نمازِ سنت کی بارہ رکعات کی ادائیگی پر ہمیشہ کوشاں رہا، اس کیلئے اللہ تعالی جنت میں ایک گھر بنا دیتا ہے: ظہر سے پہلے چار، اور اس کے بعد دو، مغرب کے بعد دو، عشاء کے بعد دو، اور فجر سے پہلے دو رکعات''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

[الترمذی:۴۱۴،ابن ماجہ:۱۱۴۰۔صححہ الألبانی]

اورحضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعات اور فجر سے پہلے دو رکعات کبھی نہیں چھوڑتے تھے۔ [البخاری:۱۱۸۲]

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دس رکعات اچھی طرح سے حفظ کرلی ہیں:

”ظہر سے پہلے دو رکعات، اور اس کے بعد دو رکعات، اور مغرب کے بعد دو رکعات جو کہ آپ ﷺ اپنے گھر میں جا کر ادا کرتے تھے، اور اسی طرح عشاء کے بعد دو رکعات بھی، اور دو رکعات فجر سے پہلے، اور ایک روایت میں ہے: اور جمعہ کے بعد دو رکعات اپنے گھر میں“ [البخاری:۱۱۸۰،۹۳۷، ۱۱۷۲،مسلم:۷۲۹]

لہذا فرض نمازوں کی سنتیں بارہ رکعات ہیں جیسا کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا ہے، یا دس ہیں جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے، اور میں نے امام ابن باز رحمہ اللہ سے سنا تھا کہ جو شخص حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث پر عمل کرتا ہے وہ دس رکعات کا قائل ہے، اور جو شخص حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو سامنے رکھتا ہے وہ بارہ رکعات کا قائل ہے، اور حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا کی تائید ترمذی کی حدیث سے بھی ہوتی ہے جس میں ان بارہ رکعات کی تفصیل موجود ہے، اور حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کی روایت سے بھی ہوتی ہے جس میں ان کی فضیلت کا ذکر آیا ہے، اور ہوسکتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی بارہ رکعات پڑھتے ہوں، جیسا کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایات میں ہے، اور ہوسکتا ہے کہ کبھی آپ ﷺ دس رکعات پڑھتے ہوں، جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے، لہذا کوئی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

مسلمان جب اپنے اندر نشاط محسوس کرے تو بارہ رکعات پڑھ لے، اور جب اسے کوئی مشغولیت ہو تو وہ دس رکعات بھی پڑھ سکتا ہے، لیکن بارہ رکعات پڑھنا افضل ہے، اور یہ سب فرض نمازوں کی سنتیں ہیں. [یہ بات انہوں نے بلوغ المرام کی حدیث نمبر ۳۷۴ کی شرح کرتے ہوئے بیان کی]

❷ فرض نمازوں کی مؤکدہ اور غیر مؤکدہ سنتوں کی تفصیل

① ظہر سے پہلے چار رکعات، اور اسی طرح اس کے بعد بھی چار رکعات، جیسا کہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مَنْ حَافَظَ عَلٰى أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ قَبْلَ الظُّهْرِ ، وَأَرْبَعٍ بَعْدَهَا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ)

ترجمہ: ''جو آدمی ظہر سے پہلے چار رکعات اور اس کے بعد بھی چار رکعات پر ہمیشگی کرتا ہے اسے اللہ تعالی جہنم کی آگ پر حرام کر دیتا ہے''

[احمد فی المسند ٦/ ٣٢٦، ابوداؤد: ١٢٦٩، الترمذی: ٤٢٧ وقال: حدیث حسن، والنسائی: ١٨١٤، وابن ماجہ: ١١٦٠، وصححہ الألبانی۔ اور میں نے امام ابن بازؒ سے بلوغ المرام کی حدیث ٣٨١ کی شرح کے دوران سنا تھا کہ اس حدیث کی سند اچھی ہے، لیکن جس بات پر نبی کریم ﷺ نے ہمیشگی کی وہ' وہ ہے جس کا ذکر حدیثِ ابن عمر رضی اللہ عنہ اور حدیثِ عائشہ رضی اللہ عنہا میں ہے. اور میں نے انہیں اپنی زندگی کے آخر میں دیکھا کہ آپ ظہر سے پہلے اور اسی طرح اس کے بعد بھی چار رکعات بیٹھ کر پڑھتے تھے]

② عصر سے پہلے چار رکعات

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(رَحِمَ اللّٰهُ امْرَءً ا صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ترجمہ: ''اللہ تعالی اس شخص پر رحم فرمائے جس نے عصر سے پہلے چار رکعات ادا کیں'' [احمد فی المسند ۲/ ۱۱۷، ابوداود: ۱۲۷۱، الترمذی: ۴۳۰ وقال: حدیث حسن، وابن خزیمہ: ۱۱۹۳۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے. [ابوداود: ۱۲۷۲۔ اور الشیخ الألبانی نے اسے حسن کہا ہے لیکن چار رکعات کے الفاظ کے ساتھ]

اور میں نے امام ابن بازؒ سے بلوغ المرام کی حدیث ۳۸۲ کی شرح کے دوران سنا تھا کہ اس حدیث کی سند اچھی ہے، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ عصر سے پہلے چار رکعات پڑھنا سنت ہے، لیکن یہ سنن مؤکدہ میں سے نہیں، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے ان پر ہمیشگی نہیں کی، اور حدیثِ علی رضی اللہ عنہ میں ہے کہ آپ ﷺ عصر سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ مومن کیلئے مستحب یہ ہے کہ وہ عصر سے پہلے کبھی چار رکعات پڑھ لے اور کبھی دو پڑھ لے].

④ مغرب سے پہلے دو رکعات اور اسی طرح اس کے بعد بھی دو رکعات

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اکرم ﷺ کی موجودگی میں غروب شمس کے بعد اور مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعات پڑھتے تھے. [مسلم: ۸۳۶]

اور دوسری روایت میں ان کا بیان یہ ہے کہ ہم مدینہ منورہ میں تھے، اور جب مؤذن اذان کہتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جلدی جلدی ستونوں کی طرف جاتے اور دو رکعات ادا کرتے، یہاں تک کہ جب باہر سے آنے والا کوئی شخص مسجد کے اندر پہنچتا تو وہ یہ سمجھتا کہ مغرب کی نماز پڑھی جا چکی ہے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک بڑی تعداد یہ دو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

رکعات پڑھتی تھی. [البخاری: ۶۲۵، مسلم: ۸۳۷]

اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (**صَلُّوْا قَبْلَ صَلاَةِ الْمَغْرِبِ) قَالَ فِي الثَّالِثَةِ : (لِمَنْ شَاءَ)**

ترجمہ: ''مغرب سے پہلے نماز پڑھو، (دو بار ارشاد فرمایا، اور تیسری بار فرمایا: جو چاہے پڑھے (اور جو چاہے نہ پڑھے)'' [البخاری: ۱۱۸۳، مسلم: ۷۳۶۸]

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مغرب سے پہلے دو رکعات ادا کیں. [صحیح ابن حبان: ۳/ ۴۵۷، برقم: ۱۵۸۸۔ وقال شعیب الأرناؤط: إسنادہ علی شرط مسلم]

اور حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (**بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلاَةٌ ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلاَةٌ) قال في الثالثة : (لِمَنْ شَاءَ)**

ترجمہ: ''ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، (پھر تیسری بار فرمایا:) جو چاہے پڑھے''. [البخاری: ۶۲۴]

دو اذانوں سے مراد اذان اور اقامت ہے.

اور یہ تمام احادیث اس بات کی دلیل ہیں کہ مغرب سے پہلے دو رکعات نبی کریم ﷺ کی قولی، فعلی اور تقریری سنت ہے.

اور رہیں مغرب کے بعد دو رکعات تو وہ سنت مؤکدہ ہیں، جیسا کہ ہم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی احادیث کے حوالے سے یہ بات اس سے پہلے بھی عرض کر چکے ہیں.

اور مغرب کے بعد دو رکعات میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کا پڑھنا مسنون

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ سے مغرب کے بعد دو رکعات اور فجر سے پہلے دو رکعات میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کو اتنی مرتبہ سنا کہ میں شمار نہیں کر سکتا. [الترمذی: ۴۳۱ وقال: حدیث حسن صحیح، ابن ماجہ: ۱۱۶۶۔ وصححہ الألبانی]

④ عشاء سے پہلے دو رکعات اور اسی طرح اس کے بعد دو رکعات

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ، بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ) قال في الثالثة : (لِمَنْ شَاءَ)

ترجمہ: ''ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، ہر دو اذانوں کے درمیان نماز ہے، (پھر تیسری بار فرمایا:) جو چاہے پڑھے''. [البخاری: ۶۲۴]

دو اذانوں سے مراد اذان اور اقامت ہے.

اور رہیں عشاء کے بعد دو رکعات تو وہ سنت مؤکدہ ہیں، جیسا کہ ہم حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی احادیث کے حوالے سے یہ بات اس سے پہلے بھی عرض کر چکے ہیں.

⑤ فجر سے پہلے دو رکعات، اور یہ تمام سنن مؤکدہ میں سے سب سے زیادہ اہم ہیں، اور اس کی نو وجوہات ہیں:

۱۔ نبی کریم ﷺ کا ان دو رکعات کا شدت سے اہتمام کرنا ان کی عظمت کی دلیل ہے. جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نوافل میں جتنا اہتمام فجر کی دو رکعات کا کرتے تھے اتنا کسی اور نفل نماز کا نہیں کرتے تھے.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

[البخاری:١١٦٩، مسلم:٧٢٤]

٢۔ نبی کریم ﷺ نے خصوصی طور پر ان دو رکعات کی فضیلت بیان فرمائی، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(رَكْعَتَا الْفَجْرِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا)

ترجمہ: ''فجر کی دو رکعات دنیا اور اس کے اندر جو کچھ ہے، اس سے بہتر ہیں''

[مسلم:٧٢٥]

٣۔ فجر کی دو سنتوں میں تخفیف کرنا مسنون ہے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی فرض نماز سے پہلے دو رکعات میں اس قدر تخفیف فرماتے کہ میں (دل میں) یہ کہتی کہ کیا آپ ﷺ نے سورت فاتحہ بھی پڑھی ہے یا نہیں!

[البخاری:١١٧١، مسلم:٧٢٤]

٤۔ اس کا وقت اذان اور اقامت کے درمیان ہے، جیسا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ جب مؤذن فجر کی اذان کہہ کر خاموش ہوتا اور صبح صادق ظاہر ہو جاتی تو نبی کریم ﷺ اقامت سے پہلے ہلکی سی دو رکعات پڑھتے تھے.

[البخاری:٦١٨، مسلم:٧٢٣]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی کریم ﷺ نماز فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان ہلکی سی دو رکعتیں ادا فرماتے تھے. [البخاری:٦١٩، مسلم:٧٢٤]

٥۔ فجر کی دو سنتوں کے بعد فجر کی فرض نماز ہی پڑھی جا سکتی ہے، جیسا کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب فجر طلوع ہو جاتی تو نبی کریم ﷺ صرف ہلکی سی دو رکعات ہی پڑھتے تھے. [مسلم:٧٢٣]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only. From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

٦۔ فجر کی دو سنتوں میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص کا پڑھنا مسنون ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعات میں سورۃ الکافرون اور سورۃ الاخلاص پڑھتے تھے. [مسلم: ۷۲۶]

یا پہلی رکعت میں سورۃ البقرۃ کی آیت (۱۳۶)۔ ﴿قُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا ...﴾۔ اور دوسری رکعت میں سورت آل عمران کی آیت (۵۲)۔ ﴿آمَنَّا بِاللّٰهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ﴾ پڑھتے تھے، اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی دو رکعتوں میں ﴿قُوْلُوْا آمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا ...﴾ اور ﴿تَعَالَوْا إِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ﴾ پڑھتے تھے. [مسلم: ۷۲۷]

۷۔ فجر کی سنتوں کے بعد لیٹنا مسنون ہے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب فجر کی سنتیں پڑھ لیتے تو اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے تھے.

[البخاری: ۱۱۶۰، مسلم: ۷۳۶]

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جب مؤذن فجر کی اذان کہہ کر خاموش ہوتا اور فجر صادق واضح ہو جاتی اور مؤذن آپ کے پاس آجاتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو جاتے اور ہلکی سی دو رکعات ادا کرتے، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے، (پھر بدستور لیٹے رہتے) یہاں تک کہ مؤذن آپ کے پاس اقامت کیلئے آجاتا. [مسلم: ۷۳۶]

۸۔ فجر کی سنتوں کو سفر و حضر میں نہیں چھوڑنا چاہیئے، کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے.

[البخاری: ۱۱۵۹، مسلم: ۷۲۴]

اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سفر و حضر دونوں حالتوں میں فجر کی سنتیں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

پڑھتے رہتے تھے.

[المغنی لابن قدامہ :۳/۱۹۶، زاد المعاد لابن القیم :۱/۳۱۵، فتح الباری :۳/۴۳، مجموع فتاوی ابن باز ۱۱/۳۹۰، الشرح الممتع لابن عثیمین ۴/۹۶]

۹۔فجر کی سنتوں کی قضا، جس شخص کی فجر کی سنتیں رہ جائیں وہ فجر کی فرض نماز کے بعد یا سورج کے بلند ہونے کے بعد انہیں پڑھ سکتا ہے، حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (مسجد میں) تشریف لائے، نماز کی اقامت کہی گئی، میں نے آپ ﷺ کے ساتھ فجر کی نماز ادا کی، پھر آپ ﷺ (گھر کو) جانے لگے تو آپ نے مجھے دیکھا کہ میں نماز پڑھ رہا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا:

(مَهْلاً يا قَيْسُ! أَصَلاتَانِ مَعًا؟) ''ٹھہر جاؤ قیس! کیا دو نمازیں ایک ساتھ؟''

میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں!

آپ ﷺ نے فرمایا: (فَلاَ إِذَنْ) ''تب کوئی بات نہیں''.

[الترمذی :۴۲۲۔وصححہ الألبانی]

اور حضرت قیس رضی اللہ عنہ کی ایک اور روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس نے فجر کی نماز ہونے کے بعد دو رکعات ادا کیں، آپ ﷺ نے فرمایا:

(صَلاَةُ الصُّبْحِ رَكْعَتَانِ) ''نمازِ فجر کی صرف دو رکعات ہیں''

اور ابن ماجہ کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: (أَصَلاَةُ الصُّبْحِ مَرَّتَيْنِ؟)

'' کیا تم نے فجر کی نماز دو مرتبہ ادا کی ہے؟''

اس نے کہا: میں نے فجر کی سنتیں نہیں پڑھی تھیں، اب وہی سنتیں میں نے ادا کی ہیں! تو رسول اللہ ﷺ نے خاموشی اختیار فرمائی.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

[ابوداؤد: ۱۲۶۷، ابن ماجہ: ۱۱۵۴۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ)

ترجمہ: ''جو شخص فجر کی دو رکعات نہ پڑھ سکا، وہ طلوعِ آفتاب کے بعد انہیں ادا کرلے''. [الترمذی: ۴۲۳، ابن حبان: ۲۴۷۲ وغیرہما۔ وصححہ الألبانی]

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ جب آپ سفر میں نماز فجر کے وقت سوئے رہ گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی سنتیں بھی قضا کیں، اور انہیں فرض نماز سے پہلے ادا کیا، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرض نماز ادا فرمائی، اور یہ سورج کے بلند ہونے کے بعد تھا. [مسلم: ۶۸۱]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ فجر کی سنتیں نیند کی وجہ سے نہیں پڑھ سکے تھے، اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں طلوعِ آفتاب کے بعد قضا کیا. [ابن ماجہ: ۱۱۵۵۔ وصححہ الألبانی]

⑥ جمعہ کے بعد چار رکعات

جمعہ سے پہلے مسلمان' مطلق نفل نماز پڑھ سکتا ہے، اور اس کی کوئی مقدار متعین نہیں کی گئی، بلکہ امام کے منبر پر آنے تک اسے نفل نماز اور ذکر وغیرہ میں مشغول رہنا چاہیئے، البتہ جمعہ کے بعد چار رکعات کا پڑھنا سنت ہے، اور اس بارے میں وارد احادیث درج ذیل ہیں:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت' جس کا ذکر پہلے گذر چکا ہے' اس میں ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعات اچھی طرح حفظ کرلیں، ان میں جمعہ کے بعد دو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

رکعات گھر جا کر ادا کرنا بھی شامل ہے. [البخاری:۱۸۲]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إِذَا صَلّٰى أَحَدُكُمُ الْجُمُعَةَ فَلْيُصَلِّ بَعْدَهَا أَرْبَعًا)

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص جب نمازِ جمعہ پڑھ لے تو اس کے بعد چار رکعات پڑھے''. اور دوسری روایت میں اس کے الفاظ یوں ہیں:

(إِذَا صَلَّيْتُمْ بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَصَلُّوْا أَرْبَعًا)

یعنی ''جب تم نمازِ جمعہ کے بعد نماز پڑھنا چاہو تو چار رکعات پڑھو''

اور ایک اور روایت میں اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

(مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا)

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص جب جمعہ کے بعد نماز پڑھنے والا ہو تو وہ چار رکعات پڑھے''.

اس حدیث کے ایک راوی (سہیل) کا کہنا ہے کہ اگر تمہیں جلدی ہو تو دو رکعات مسجد میں اور دو رکعات گھر جا کر ادا کر لیا کرو. [مسلم:۸۸۱]

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ جب نمازِ جمعہ ادا کر کے گھر کو لوٹتے تو دو رکعات پڑھتے، اس کے بعد فرماتے: رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح کرتے تھے. [مسلم:۸۸۲]

اور جمعہ کے بعد نمازِ سنت کے بارے میں اہل علم کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے، ان میں سے بعض کا کہنا ہے کہ جمعہ کے بعد چار رکعتیں پڑھنا سنت ہے، اور ان کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث ہے، اور بعض اہل علم کا کہنا ہے کہ گھر جا کر دو رکعتیں پڑھنا سنت ہے، اور ان کی دلیل حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جس میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

رسول اللہ ﷺ کا فعل ذکر کیا گیا ہے، اور امام ابن القیمؒ نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنے استاذ امام ابن تیمیہؒ سے سنا تھا کہ اگر کوئی شخص مسجد میں نماز پڑھے تو وہ چار رکعات پڑھے، اور اگر وہ گھر میں جا کر پڑھے تو دو رکعتیں پڑھے، پھر ابن القیمؒ نے کہا: اور احادیث بھی اسی بات پر دلالت کرتی ہیں، اور ابو داؤد نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ جب مسجد میں نماز پڑھتے تو چار رکعتیں پڑھتے، اور جب گھر جا کر پڑھتے تو صرف دو رکعتیں پڑھتے.

[أبوداؤد: ١١٣٠۔ وصححه الألباني]۔ [زادالمعاد: ١/٤٤٠]

اور امام صنعانیؒ کہتے ہیں: چار رکعات پڑھنا دو رکعات پڑھنے سے افضل ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے. [سبل السلام: ٣/١٨١]

اور میں نے اپنے استاذ امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ سے سنا تھا کہ اس مسئلے میں اہل علم کا اختلاف ہے، چنانچہ ان میں سے بعض نے تمام روایات کو جمع کرتے ہوئے کہا ہے کہ اگر وہ مسجد میں نماز پڑھے تو چار رکعات پڑھے، اور اگر گھر میں جا کر پڑھے تو صرف دو رکعات پڑھے، اور بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ جمعہ کے بعد نمازِ سنت کی کم از کم مقدار دو رکعات اور زیادہ سے زیادہ چار رکعات ہے، چاہے کوئی مسجد میں پڑھے یا گھر میں، اور یہی قول زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے، کیونکہ آپ ﷺ کا قول، فعل پر مقدم ہے، اور چار رکعات پڑھنا ہی افضل ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے چار ہی پڑھنے کا حکم دیا ہے. [یہ بات انہوں نے بلوغ المرام کی حدیث نمبر ٤٨٤ کی شرح کرتے ہوئے بیان کی]

اور جہاں تک جمعہ سے پہلے نفل نماز کا تعلق ہے تو اس کی مقدار مقرر نہیں کی گئی، جیسا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کہ حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(لَا یَغْتَسِلُ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ ، وَیَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ ، وَیَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ ، أَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ بَیْتِهِ ، ثُمَّ یَخْرُجُ فَلَا یُفَرِّقُ بَیْنَ اثْنَیْنِ، ثُمَّ یُصَلِّیْ مَا كُتِبَ لَهُ ، ثُمَّ یُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الْإِمَامُ ، إِلَّا غُفِرَ لَهُ مَا بَیْنَهُ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰی) [بخاری :۸۸۳]

ترجمہ: ''جو آدمی جمعہ کے دن غسل کرے، اور حسب استطاعت پوری طہارت کرے، اور تیل لگائے، یا اپنے گھر والوں کی خوشبو لگائے، پھر (مسجد میں پہنچ کر) دو آدمیوں کو جدا جدا نہ کرے، (جہاں جگہ مل جائے وہیں بیٹھ جائے)، پھر وہ نماز ادا کرے جتنی اس کے (مقدر میں) لکھی گئی ہے، پھر جب امام خطبہ دے تو وہ خاموشی سے سنے، تو دوسرے جمعہ تک اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں''

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَنِ اغْتَسَلَ ثُمَّ أَتَى الْجُمُعَةَ ، فَصَلّٰی مَا قُدِّرَ لَهُ ، ثُمَّ أَنْصَتَ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْ خُطْبَتِهِ ، ثُمَّ یُصَلِّیْ مَعَهُ ، غُفِرَ لَهُ مَا بَیْنَهُ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ الْأُخْرٰی وَفَضْلُ ثَلَاثَةِ أَیَّامٍ)

ترجمہ: ''جو شخص غسل کرے، پھر نمازِ جمعہ کیلئے آئے، اور (مسجد میں پہنچ کر) نماز ادا کرے جتنی اس کیلئے مقدر کی گئی ہے، پھر وہ خطیب کا خطبہ ختم ہونے تک خاموشی سے خطبہ سنتا رہے، پھر اس کے ساتھ نمازِ جمعہ ادا کرے، تو دوسرے جمعہ تک اس کے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں، اور مزید تین دن کے بھی''. [مسلم:۸۵۷]

امام ابن القیمؒ کہتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے اس کیلئے اتنی نماز کو مستحب قرار دیا جتنی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اس کیلئے لکھی گئی ہے، اور اسے نماز پڑھنے سے منع نہیں فرمایا، الا یہ کہ امام منبر پر چلا جائے تو وہ نماز پڑھنا بند کردے، اور اسی لئے بہت سارے سلف صالحین نے، جن میں حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ شامل ہیں، اور انہیں کی پیروی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے بھی کی ہے، یہ موقف اختیار کیا ہے کہ امام کا منبر پر جانا نماز کیلئے، اور اس کا خطبہ شروع کرنا کلام کیلئے مانع ہے، سو ان کے نزدیک نماز سے روکنے والی چیز امام کا منبر پر جانا ہے نہ کہ سورج کا نصف النہار تک پہنچنا ہے.

اور امام ابن القیم رحمہ اللہ نے ذکر کیا ہے کہ یوم جمعہ کو زوال سے پہلے امام کے منبر پر جانے تک نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، جیسا کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا مذہب ہے اور اسی کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے اختیار کیا ہے. [زاد المعاد:١/٣٧٨]

ہاں اگر نمازی مسجد میں تاخیر سے پہنچے، اور وہ اس وقت مسجد میں داخل ہو جب امام منبر پر جا چکا ہو تو اسے اس حالت میں صرف ہلکی سی دو رکعات ہی تحیۃ المسجد کے طور پر پڑھنی چاہییں، جیسا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبۂ جمعہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اسی دوران ایک شخص آیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا: اے فلاں! کیا تم نے نماز پڑھ لی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ کھڑے ہو جاؤ اور دو رکعات پڑھو . اور ایک روایت میں فرمایا:

(إِذَا جَاءَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ، وَلْيَتَجَوَّزْ فِيهِمَا) [البخاري:٩٣١، مسلم:٨٧٥]

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص جب جمعہ کے روز اس وقت (مسجد میں) آئے کہ امام خطبہ دے رہا ہو، تو وہ دو رکعات ادا کرے اور ان میں تخفیف کرے''.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

③ فرائض کی سنتوں کا وقت

فرض نماز کی پہلی سنتوں کا وقت نماز کا وقت شروع ہونے سے لیکر اقامتِ نماز تک ہوتا ہے، اور فرض نماز کے بعد کی سنتوں کا وقت نماز ختم ہونے سے لیکر اس کا وقت ختم ہونے تک جاری رہتا ہے. [المغنی لابن قدامہ:۲/۵۴۴]

④ سنتوں کی قضا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب ظہر کی پہلی چار سنتیں نہیں پڑھ سکتے تھے تو انہیں ظہر کے بعد پڑھ لیتے.

[الترمذی:۴۲۶، وقال حدیث حسن، وصححہ أحمد شاکر فی تحقیق سنن الترمذی ۲/۲۹۱ والأرناؤط فی تحقیق جامع الأصول ۶/۲۳]

اور یہ۔ واللہ أعلم۔ ان سنتوں کی اہمیت کی بناء پر تھا، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن السائب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ زوالِ شمس کے بعد اور نمازِ ظہر سے قبل چار رکعات پڑھتے تھے، اور آپ ﷺ نے فرمایا: (**إِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ، وَأُحِبُّ أَنْ يَصْعَدَ لِيْ فِيهَا عَمَلٌ صَالِحٌ**)

ترجمہ: ''یہ گھڑی ایسی ہے کہ اس میں آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں، اور میں یہ پسند کرتا ہوں کہ اس میں میرا نیک عمل اوپر کو اٹھایا جائے'' [الترمذی: ۴۷۸، وقال: حدیث حسن، وصححہ الأرناؤط فی تحقیق جامع الأصول ۶/۲۴۔ وصححہ الألبانی]

اور میں نے اپنے استاذ امام عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز ؒ سے سوال کیا کہ یہ چار رکعات نمازِ ظہر کی سنتیں ہیں یا کچھ اور؟ تو انہوں نے بیان فرمایا کہ یہ ظہر کی سنتیں ہی ہیں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور ہم اس سے پہلے حضرت قیس بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کر چکے ہیں، جس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ انہوں نے فجر کی سنتیں نمازِ فجر کے بعد قضا کیں، اور آپ ﷺ اس پر خاموش رہے. [الترمذی: ۴۲۲، ابوداود: ۱۲۶۷، ابن ماجہ: ۱۱۵۴۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ)

ترجمہ: ''جو شخص فجر کی دو رکعات نہ پڑھ سکا، وہ طلوعِ آفتاب کے بعد انہیں ادا کر لے''. [الترمذی: ۴۲۳، ابن حبان: ۲۴۷۲ وغیرہما۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ فجر کی سنتیں نیند کی وجہ سے نہیں پڑھ سکے تھے، اس لئے آپ ﷺ نے انہیں طلوعِ آفتاب کے بعد قضا کیا. [ابن ماجہ: ۱۱۵۵۔ وصححہ الألبانی]

اور نبی کریم ﷺ سے یہ بات بھی ثابت ہے کہ جب آپ سفر میں نماز فجر کے وقت سوئے رہ گئے، تو آپ ﷺ نے فجر کی سنتیں بھی قضا کیں، اور انہیں فرض نماز سے پہلے ادا کیا، اس کے بعد آپ ﷺ نے فرض نماز ادا فرمائی، اور یہ سورج کے بلند ہونے کے بعد تھا. [مسلم: ۶۸۱]

یہ تمام احادیث اس بات کی دلیل ہیں کہ ظہر کی پہلی چار سنتوں کو ظہر کے بعد، اور فجر کی پہلی دو سنتوں کو نمازِ فجر کے بعد یا سورج کے بلند ہونے کے بعد قضا کرنا مستحب ہے، اسی طرح فوت ہونے والی کسی بھی نماز کی سنتیں بھی فرض نماز کے ساتھ ہی قضا کی جائیں گی.

اور میں نے اپنے استاذ امام ابن باز ؒ سے سوال کیا کہ کیا فرض نمازوں کی مؤکدہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سنتیں قضا کی جائیں گی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں کی جائیں گی، سوائے ان سنتوں کے جو فرض نمازوں کے ساتھ فوت ہو جائیں، تو انہیں بھی فرض نمازوں کے ساتھ قضا کرنا ہوگا، اور رہی یہ بات کہ نبی کریم ﷺ نے عصر کے بعد ظہر کی سنتیں قضا کی تھیں، تو یہ آپ ﷺ کے ساتھ خاص ہے.

میں یہ کہتا ہوں کہ اسی طرح وہ سنتیں بھی قضا کی جائیں گی جن کے بارے میں احادیث ثابت ہیں، اور وہ ہیں ظہر کی پہلی چار سنتیں، جنہیں نمازِ ظہر کے بعد قضا کیا جائے گا، اور فجر کی پہلی دو سنتیں، جنہیں نمازِ فجر کے بعد، یا سورج کے بلند ہونے کے بعد قضا کیا جائے گا، اور اسی طرح وہ شخص نمازِ وتر بھی قضا کرے گا جو اسے بھول گیا یا سویا رہا، بشرطیکہ اسے جفت عدد میں قضا کرے، نہ کہ طاق عدد میں، اور اسی بات کا ہمارے استاذ امام ابن بازؒ اپنی زندگی کے آخری لمحے تک فتوی دیتے رہے.

⑤ فرض نماز اور سنتوں کے درمیان مسجد سے نکل کر یا کلام کے ذریعے فاصلہ کرنا

حضرت السائب بن یزید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: جب تم جمعہ پڑھ لو تو اس کے بعد دوسری نماز اس کے ساتھ نہ ملاؤ یہاں تک کہ بات چیت کر لو یا نکل جاؤ، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حکم دیا تھا کہ ہم ایک نماز کے ساتھ دوسری نماز نہ ملائیں یہاں تک کہ ہم گفتگو کر لیں یا نکل جائیں. [مسلم:۸۸۳]

اور یہ بات نمازِ جمعہ کے ساتھ خاص نہیں ہے بلکہ تمام نمازوں کیلئے ہے، کیونکہ راوی نے جو حدیث بیان کی ہے وہ نمازِ جمعہ اور باقی تمام نمازوں کو شامل ہے.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور بعض اہلِ علم نے اس کی حکمت یہ بیان کی ہے کہ تا کہ فرض نماز، نفل نماز کے مشابہ نہ ہو، اور بعض احادیث میں وارد ہے کہ دو نمازوں کے درمیان فاصلہ نہ کرنا مہلک امر ہے۔ [سبل السلام: ۱۸۲/۳] ، جیسا کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ عصر ادا فرمائی، پھر ایک آدمی کھڑا ہو کر نماز پڑھنے لگا، اسے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے دیکھا تو کہنے لگے: بیٹھ جاؤ، کیونکہ اہل کتاب کو اس بات نے ہلاک کیا تھا کہ ان کی نماز میں فاصلہ نہیں ہوتا تھا، تب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (أَحْسَنَ ابْنُ الْخَطَّابِ) ''ابن الخطاب رضی اللہ عنہ نے بہت اچھی بات کہی ہے''.

[احمد فی المسند ۳۶۸/۵ وقال الهيثمي : رواه احمد و ابو يعلى ورجال احمد رجال الصحيح: مجمع الزوائد: ۲۳۴/۲]

اور میں نے امام عبد العزیز بن عبد اللہ بن بازؒ سے اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے سنا کہ نفل نماز کو فرض نماز کے ساتھ ملانے سے یہ وہم پیدا ہوتا ہے کہ یہ اس کے تابع ہے، چاہے جمعہ کی نماز ہو یا اس کے علاوہ کوئی اور نماز ہو، اور جب دونوں نمازوں کے درمیان کلام سے، یا مسجد سے نکل کر، یا استغفار کر کے یا کسی بھی ذکر کے ساتھ فاصلہ کر لیا جائے تو یہ وہم دور ہو جاتا ہے۔ [یہ بات انہوں نے بلوغ المرام کی حدیث ۴۸۵ کی شرح کرتے ہوئے بیان کی]

اور امام الصنعانیؒ کا کہنا ہے:

''اور علماء نے یہ بات ذکر کی ہے کہ نفل نماز پڑھنے کیلئے فرض نماز والی جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ کو اختیار کرنا مستحب ہے، اور افضل یہ ہے کہ وہ نفل نماز گھر میں جا کر ادا کرے، اگر وہ ایسا نہ کرے تو کم از کم مسجد میں ہی دوسری جگہ کا انتخاب کر کے وہاں سنتیں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وغیرہ پڑھ لے، اس سے اس کے سجدوں کی جگہیں زیادہ ہونگی'' [سبل السلام: ۳/۱۸۳]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(أَيَعْجِزُ أَحَدُكُمْ أَنْ يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ، أَوْ عَنْ يَمِينِهِ ، أَوْعَنْ شِمَالِهِ فِي الصَّلَاةِ) يَعْنِيْ فِي السُّبْحَةِ.

ترجمہ: ''کیا تم میں سے کوئی شخص اس بات سے عاجز ہے کہ وہ آگے بڑھ جائے، یا پیچھے چلا جائے، یا دائیں، یا بائیں کھڑے ہو کر نماز پڑھ لے؟ یعنی نفل نماز.

[ابوداؤد: ۱۰۰۶۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے فرض نماز کے بعد نفل کیلئے دوسری جگہ کی طرف منتقل ہونا ثابت ہے، چنانچہ وہ جب مکہ مکرمہ میں ہوتے اور نمازِ جمعہ ادا کرتے تو آگے بڑھ کر دو رکعات ادا کرتے، پھر اور آگے بڑھ کر مزید چار رکعات پڑھتے، اور جب مدینہ منورہ میں ہوتے تو نمازِ جمعہ کے بعد مسجد میں نماز نہ پڑھتے، اور اپنے گھر کو واپس لوٹ آتے اور وہاں دو رکعات ادا کرتے، اور جب ان سے پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح کیا کرتے تھے. [ابوداؤد: ۱۱۳۰۔ وصححہ الألبانی]

میں کہتا ہوں کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ سجدوں کی جگہیں زیادہ ہونی چاہئیں، جیسا کہ ہمارے استاذ امام ابن بازؒ کا قول ہے .

❻ فرض نماز کی اقامت کے بعد سنتوں کو چھوڑ دینا چاہیئے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(إِذَا أُقِيْمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ)

ترجمہ: ''جب نماز کی اقامت ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہوتی"۔[مسلم:۷۱۰]

اور حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ اقامت کے بعد دو رکعات نماز پڑھ رہا تھا، اور جب آپ ﷺ نمازِ (فجر) سے فارغ ہوئے تو لوگوں میں گھل مل گئے، اسی دوران آپ ﷺ نے اس شخص کو دیکھا تو فرمایا: (**آلصُّبْحَ أَرْبَعًا ؟ آلصُّبْحَ أَرْبَعًا ؟**) "کیا صبح کی چار رکعات ہیں؟ کیا صبح کی چار رکعات ہیں؟"[البخاری:۶۶۳، مسلم:۷۱۱]

اور حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی مسجد میں اس وقت داخل ہوا جب رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھا رہے تھے، اس نے مسجد کے ایک کونے میں دو رکعتیں پڑھیں، پھر رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آملا، جب رسول اللہ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا: (**يَا فُلاَنُ ! بِأَيِّ الصَّلاَتَيْنِ اعْتَدَدْتَ ؟ أَبِصَلاَتِكَ وَحْدَكَ أَمْ بِصَلاَتِكَ مَعَنَا ؟**)[مسلم:۷۱۲]

ترجمہ: "اے فلاں! تم نے دو نمازوں میں سے کونسی نماز کو شمار کیا ہے؟ اس نماز کو شمار کیا ہے جو تم نے اکیلے پڑھی ہے یا اس کو جو تم نے ہمارے ساتھ ادا کی ہے؟"

اور یہ تمام احادیث اس بات کی دلیل ہیں کہ مسلمان جب اقامت سن لے تو اس کیلئے جائز نہیں کہ وہ نفل نماز شروع کرے، چاہے وہ فرض نمازوں کی سنتیں ہوں، مثلاً نمازِ ظہر کی سنتیں، یا نمازِ عصر کی سنتیں، یا نمازِ فجر کی سنتیں، یا کسی اور نماز کی سنتیں، اور چاہے وہ مسجد میں ہو یا کسی اور جگہ پر ہو، اور چاہے اسے (جماعت کے ساتھ) پہلی رکعت کے ملنے کا یقین ہو یا نہ ہو، اور جب اختلاف واقع ہو جائے تو اس وقت حجت ودلیل قرآن وسنت ہوتے ہیں، لہذا جو شخص انہی دو چیزوں کو دلیل بنائے گا وہی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کامیاب ہوگا. [شرح مسلم للنووی: ۵/۲۲۹، فتح الباری لابن حجر: ۲/۱۵۰، المغنی لابن قدامہ: ۲/۱۱۹، نیل الأوطار للشوکانی: ۲/۲۸۴]

اور اس میں حکمت یہ ہے کہ تا کہ وہ ذہنی طور پر فرض نماز کیلیئے تیار ہو جائے اور امام کے ساتھ ہی فرض نماز شروع کرے، کیونکہ اگر وہ نفل نماز میں مشغول ہو جائے گا تو امام کے ساتھ تکبیرِ تحریمہ اس سے فوت ہو جائے گی، اور فرض نماز کو مکمل کرنے والے بعض امور رہ جائیں گے، اس لئے فرض نماز ہی زیادہ حق رکھتی ہے کہ اسے اچھی طرح سے مکمل کیا جائے، اور دوسری حکمت یہ بیان کی گئی ہے کہ تا کہ امامِ مسجد کی اقتداء کو چھوڑنے کا تصور پیدا نہ ہو، اور امام اور مقتدی کے درمیان اختلاف نظر نہ آئے.

اور جب کوئی شخص سنتیں یا عام نفل نماز پڑھ رہا ہو، اور اسی دوران اقامت ہو جائے تو کیا وہ نماز توڑ کر جماعت کے ساتھ جا ملے یا اپنی نماز مکمل کر کے پھر جماعت میں مل جائے؟ اس میں اختلاف پایا جاتا ہے، اور جو اہلِ علم اس بات کے قائل ہیں کہ اسے نماز توڑ کر جماعت کے ساتھ مل جانا چاہیئے، ان کی دلیل نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان ہے:

(إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ)

ترجمہ: ''جب نماز کی اقامت ہو جائے تو سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں ہوتی''. [مسلم: ۷۱۰]

اور جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ وہ اپنی نماز نہ توڑے بلکہ اس میں تخفیف کر کے اسے مکمل کرلے اور پھر جماعت میں مل جائے، ان کی دلیل اللہ تعالی کا یہ فرمان ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَلَا تُبْطِلُوا أَعْمَالَكُمْ﴾ [سورۃ محمد: ۳۳]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ترجمہ: ''اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو، اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو''

اور یہ لوگ پہلی حدیث اور اس جیسی دیگر احادیث کا جواب یہ دیتے ہیں کہ ان سے مراد یہ ہے کہ اقامتِ نماز کے بعد کوئی نمازِ سنت یا عام نفل نماز شروع نہیں کی جاسکتی، اور اگر کوئی شخص پہلے سے نفل نماز پڑھ رہا ہو اور اسی دوران اقامت ہو جائے تو وہ اپنی نماز مکمل کر لے.

اور بعض اہلِ علم کا یہ کہنا ہے کہ اگر اسے جماعت کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ نماز توڑ دے، اور اگر اسے یہ اندیشہ نہ ہو تو اپنی نماز مکمل کر لے، لیکن صحیح بات' جس پر احادیث دلالت کرتی ہیں' وہ یہ ہے کہ وہ اپنی نماز توڑ دے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس کی صراحت موجود ہے، اور اس سے زیادہ صریح الفاظ صحیح مسلم میں ہیں کہ جب نمازِ فجر کی اقامت ہو رہی تھی تو نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے، چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا:

(أَتُصَلِّي الصُّبْحَ أَرْبَعًا) ''کیا تم فجر کی چار رکعات پڑھنا چاہتے ہو؟''.

اور یہی بات میں نے اپنے استاذ امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ سے بھی سنی تھی، انہوں نے اسی موقف کو ترجیح دیتے ہوئے فرمایا:

''آیت کریمہ عام ہے اور حدیث خاص ہے، اور خاص عام کے عموم کو ختم کر دیتا ہے اور اس کے مخالف نہیں ہوتا، جیسا کہ اصول فقہ اور مصطلح الحدیث میں یہ بات معلوم ہے، لیکن اگر اقامتِ نماز اس وقت ہو جب سنت یا نفل نماز پڑھنے والا دوسری رکعت کا رکوع کر چکا ہو یا سجدوں میں ہو، یا التحیات پڑھ رہا ہو تو وہ اگر اپنی نماز مکمل کر لے تو اس میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس کی نماز کا بیشتر حصہ ختم ہو چکا تھا، اور اب تھوڑا (ایک رکعت سے بھی کم) حصہ باقی تھا، اور چونکہ اُقل الصلاۃ (کم از کم نماز) ایک رکعت ہے، اور اس کی تو ایک رکعت بھی پوری باقی نہ تھی، اس لئے اسے مکمل کر لینا حدیثِ مذکور کے مخالف نہیں''.

[مجموع فتاوی ومقالات متنوعہ لابن باز: ۱۱/۳۹۳-۳۹۴، ۱۱/۳۷۰-۳۷۲]

۷ فجر کی سنتوں اور وتر کے علاوہ باقی سنتوں کو بحالتِ سفر چھوڑ دینا سنت ہے

عاصم بن عمر بن الخطاب کہتے ہیں کہ میں مکہ کے راستے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا، انہوں نے ہمیں نمازِ ظہر کی دو رکعات پڑھائیں، پھر ہم آپ کے ساتھ وہاں چلے گئے جہاں ہم نے پڑاؤ ڈالا ہوا تھا، آپ بھی بیٹھ گئے اور ہم بھی بیٹھ گئے، اسی دوران ان کی نظر اس جگہ کی طرف گئی جہاں انہوں نے نماز پڑھائی تھی، انہوں نے دیکھا کہ کچھ لوگ ابھی تک وہیں کھڑے ہوئے ہیں، چنانچہ انہوں نے پوچھا، یہ لوگ کیا کر رہے ہیں؟ میں نے جواب دیا: یہ نفل نماز پڑھ رہے ہیں، انہوں نے کہا: اگر مجھے نفل نماز پڑھنی ہوتی تو میں ظہر کی نماز پوری پڑھتا (قصر نہ کرتا)، اے میرے بھتیجے! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کیا، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعات سے زیادہ نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ اللہ تعالی نے آپ کی روح قبض کر لی، پھر میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی سفر کیا، لیکن آپ نے بھی دو رکعات سے زیادہ نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ اللہ تعالی نے آپ کی روح قبض کر لی، پھر میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی سفر کیا،

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

لیکن آپ نے بھی دو رکعات سے زیادہ نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ اللہ تعالی نے آپ کی روح قبض کر لی ، پھر میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی سفر کیا ، لیکن انہوں نے بھی دو رکعات سے زیادہ نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ اللہ تعالی نے ان کی روح قبض کرلی، اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ﴾ [الأحزاب:۲۱]

ترجمہ: ''یقیناً تمہارے لئے رسول اللہ ﷺ (کی زندگی) میں بہترین نمونہ ہے''.

[البخاری:۱۱۰۱، ۱۱۰۲، مسلم:۶۸۹ ۔ واللفظ لمسلم]

اور جہاں تک سنتِ فجر اور نمازِ وتر کا تعلق ہے تو سفر وحضر دونوں حالتوں میں انہیں نہیں چھوڑنا چاہیئے ، کیونکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سنتِ فجر کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ انہیں کبھی نہیں چھوڑتے تھے. [البخاری:۱۱۵۹، مسلم:۷۲۴]

اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سفر کی حالت میں نبی کریم ﷺ اور آپ کے صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نمازِ فجر کے وقت سوئے رہ گئے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوگیا.... پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان کہی، تو رسول اللہ ﷺ نے پہلے فجر کی دو سنتیں ادا کیں ، پھر فرض نماز پڑھائی ، اور اسی طرح کیا جیسا کہ آپ ﷺ ہر روز کیا کرتے تھے. [مسلم:۶۸۱]

اور سنتِ وتر کے متعلق حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سفر کی حالت میں اپنی سواری پر ہی نماز پڑھ لیتے تھے، چاہے اس کا رخ کسی طرف ہوتا، آپ رات کی نماز میں اپنے سر سے اشارہ کرتے ، ہاں البتہ فرض نمازیں سواری پر نہیں پڑھتے تھے، اور نماز وتر بھی سواری پر ہی پڑھ لیتے تھے، اور ایک روایت میں ہے کہ آپ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ﷺ اپنے اونٹ پر نمازِ وتر پڑھ لیا کرتے تھے.

[البخاری:۹۹۹،۱۰۰۰،۱۰۹۵،۱۰۹۸،۱۱۰۵، مسلم:۷۰۰]

امام ابن القیمؒ کہتے ہیں:

"نبی کریم ﷺ جس قدر سنتِ فجر کا خیال کرتے اتنا کسی اور نفل نماز کا نہیں کرتے تھے، اور سب سے زیادہ سنتِ فجر پر ہی ہیشگی کرتے، اور آپ ﷺ اسے اور نمازِ وتر کو سفر حضر دونوں حالتوں میں کبھی نہیں چھوڑتے تھے، اور آپ ﷺ سے یہ منقول نہیں ہے کہ پ نے کبھی سفر کے دوران سنتِ فجر کے علاوہ کسی اور فرض نماز کی سنتوں کو پڑھا ہو".

ادالمعاد:۱/۳۱۵]

باقی رہی عام نفل نماز تو وہ سفر و حضر میں مشروع ہے، مثلاً نمازِ چاشت، تہجد وغیرہ، اور طرح سبھی نمازیں بھی سفر و حضر میں مشروع ہیں، مثلاً سنتِ وضو، سنتِ طواف، نمازِ وف اور تحیۃ المسجد وغیرہ. [مجموع فتاوی و مقالات ابن باز:۱۱/۳۹۰-۳۹۱]

اور امام نوویؒ کہتے ہیں: "علماء اس بات پر متفق ہیں کہ سفر میں عام نفل نماز پڑھنا ب ہے" [شرح صحیح مسلم:۵/۲۰۵]

دائمی سنتوں میں دوسری قسم نمازِ وتر ہے

1 وتر سنتِ مؤکدہ ہے، اور وتر رات کی نفل نماز کا حصہ ہے، اور اس کی (کم) ایک رکعت ہے جس کے ساتھ رات کی نفل نماز کا اختتام ہوتا ہے. [المغنی لابن ۲:/۵۹۴، مجموع فتاوی و مقالات ابن باز:۱۱/۳۰۹، ۳۱۷]

ضرت ابو ایوب الأنصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

فرمایا: (اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ یُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْیَفْعَلْ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ یُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْیَفْعَلْ)

ترجمہ: ''نمازِ وتر ہر مسلمان پر حق ہے، لہذا جو شخص تین وتر پڑھنا چاہے وہ تین پڑھ لے، اور جو شخص ایک وتر پڑھنا چاہے وہ ایک پڑھ لے''

[ابوداؤد:۱۴۲۲، النسائی:۱۷۱۲، ابن ماجہ:۱۱۹۰۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (اَلْوِتْرُ لَیْسَ بِحَتْمٍ کَصَلَاتِکُمُ الْمَکْتُوْبَةِ، وَلٰکِنْ سُنَّةٌ سَنَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ)

ترجمہ: ''وتر فرض نماز کی طرح ضروری نہیں، بلکہ یہ تو نبی کریم ﷺ کی ایک سنت ہے'' [الترمذی:۴۵۴، النسائی:۱۶۷۷، وغیرہما۔ وصححہ الألبانی]

اور وتر کے واجب نہ ہونے اور اس کے سنتِ مؤکدہ ہونے کی ایک اور دلیل حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ نجد میں سے ایک آدمی' جس کے بال بکھرے ہوئے تھے' رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، ہم اس کی آواز تو سنتے تھے لیکن جو کچھ وہ کہتا تھا وہ ہماری سمجھ سے باہر تھا، وہ آیا یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کے قریب پہنچ کر اسلام کے بارے میں سوال کرنے لگا، اس نے کہا: اے اللہ کے رسول! مجھے خبر دیجئے کہ اللہ تعالی نے مجھ پر کتنی نمازیں فرض کی ہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے جواب دیا:

(اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَیْئًا)

''پانچ نمازیں ہی فرض ہیں، الا یہ کہ تم کچھ نفل نماز پڑھو''

اس نے کہا: مجھے خبر دیجئے کہ اللہ تعالی نے مجھ پر کتنے روزے فرض کئے ہیں؟ رسول

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اکرم ﷺ نے جواب دیا: (**شَهْرُ رَمَضَانَ إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ شَيْئًا**)

''ماہِ رمضان کے روزے ہی فرض ہیں، الا یہ کہ تم کچھ نفلی روزے رکھو''

اس نے کہا: مجھے خبر دیجئے کہ اللہ تعالی نے مجھ پر کتنی زکاۃ فرض کی ہے؟ رسول اکرم ﷺ نے اسے زکاۃ کے بارے میں بھی آگاہ کیا، پھر اس نے کہا: کیا اس کے علاوہ بھی کسی چیز کی زکاۃ مجھ پر فرض ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: (**لا ، إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ**)

''نہیں، الا یہ کہ تم نفلی صدقہ کرو'' ۔

پھر رسول اللہ ﷺ نے اسے اسلام کے دیگر احکامات کے بارے میں بتایا، اور جب وہ شخص جانے لگا تو وہ کہہ رہا تھا: (**وَالَّذِيْ أَكْرَمَكَ ! لَا أَتَطَوَّعُ شَيْئًا وَلَا أَنْقُصُ مِمَّا فَرَضَ اللّٰهُ عَلَيَّ شَيْئًا**)

''اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت بخشی ! میں نہ تو نفل نماز پڑھونگا اور نہ ہی ان فرائض میں کمی کرونگا جو اللہ تعالی نے مجھ پر فرض کئے ہیں'' ۔ تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (**أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ ، أَوْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ إِنْ صَدَقَ**)

''یہ کامیاب ہوگیا اگر اس نے سچ کہا ہے، یا یہ جنت میں داخل کردیا گیا اگر اس نے سچ کہا ہے'' [البخاری: ۴۶،۶، ۱۸۹۱ ، مسلم: ۱۱]

اور اسی طرح اس کی ایک اور دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف روانہ کیا تو آپ ﷺ نے انہیں کچھ ہدایات دیں، ان میں سے ایک بات یہ تھی کہ (... **فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِيْ الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ** ...) ''انہیں آگاہ کرنا کہ اللہ تعالی نے دن اور رات میں ان پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں..''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

[البخاری:۷۴۴۴، مسلم:۱۹]

اور یہ دونوں حدیثیں اس بات کی دلیل ہیں کہ نمازِ وتر واجب نہیں ہے، تاہم سنتِ مؤکدہ ضرور ہے کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے اسے اور اسی طرح سنتِ فجر کو سفر و حضر میں کبھی نہیں چھوڑا. [زاد المعاد:۱/۳۱۵، المغنی لابن قدامہ:۳/۱۹۶،۲/۲۴۰]

اور یہی جمہور علماء کا مذہب ہے، جبکہ امام ابوحنیفہؒ کا مذہب یہ ہے کہ نمازِ وتر واجب ہے، اور ان کی دلیل وہ احادیث ہیں جو بظاہر اس کے وجوب پر دلالت کرتی ہیں، لیکن ہم نے جو دلائل ذکر کیے ہیں ان کی بناء پر وجوب کی دلالت ختم ہو جاتی ہے.

[نیل الأوطار:۲/۲۰۵۔۲۰۶]

اور شیخ الإسلام ابن تیمیہؒ کا مذہب یہ ہے کہ وتر اس شخص پر واجب ہے جو رات کو تہجد پڑھتا ہو، اور ان کا کہنا ہے کہ جو لوگ اسے مطلقا واجب قرار دیتے ہیں ان میں سے بعض کا مذہب بھی یہی ہے کہ یہ صرف تہجد پڑھنے والے شخص پر واجب ہوتا ہے.

[الاختیارات الفقہیہ لشیخ الإسلام ابن تیمیہ للبعلی:ص۹۶]

اور میں نے اپنے استاذ امام عبدالعزیز بن بازؒ سے بلوغ المرام کی حدیث:۳۹۳ اور الروض المربع (۲/۱۸۳) کی شرح کے دوران کئی مرتبہ سنا کہ نمازِ وتر واجب نہیں بلکہ سنتِ مؤکدہ ہے. [نیز دیکھئے: المغنی لابن قدامہ:۲/۲، ۵۹۱، ۵۹۵]

❷ وتر کی فضیلت:

وتر کی بڑی فضیلت ہے، جیسا کہ حضرت خارجہ بن حذافۃ العدوی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ أَمَدَّكُمْ بِصَلَاةٍ وَهِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمُرِ النَّعَمِ ،

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

هِيَ الْوِتْرُ ، فَجَعَلَهَا لَكُمْ فِيمَا بَيْنَ الْعِشَاءِ إِلٰى طُلُوْعِ الْفَجْرِ)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالی نے تمہیں ایک نماز زائد عطا کی ہے، جو کہ سرخ اونٹوں سے بہتر ہے، اور وہ ہے نمازِ وتر، اور اسے اللہ تعالی نے تمہارے لئے عشاء اور فجر کے درمیان رکھ دیا ہے''۔[ابوداؤد: ۱۴۱۸، الترمذی: ۴۵۲، ابن ماجہ: ۱۱۶۸، والحاکم ۱/ ۳۰۶، صححہ ووافقہ الذہبی]

اور اس کی فضیلت اور اس کے سنت ہونے کی ایک اور دلیل حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ وتر ادا کی، پھر فرمایا: (يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ ! أَوْتِرُوْا ، فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ)

ترجمہ: ''اے قرآن والو! وتر پڑھا کرو، کیونکہ اللہ تعالی بھی وتر ہے اور وہ وتر کو پسند فرماتا ہے''۔[النسائی: ۱۶۷۶، الترمذی: ۴۵۳، ابوداؤد: ۱۴۱۶، ابن ماجہ: ۱۱۶۹۔ وصححہ الألبانی]

اور میں نے اپنے استاذ امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ سے اس حدیث کی شرح کے دوران سنا کہ ''یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اگرچہ نمازِ وتر تمام لوگوں کیلئے شروع ہے، تاہم اہل علم کو چاہیئے کہ وہ خاص طور پر (دوسرے لوگوں سے زیادہ) اس کا اہتمام کریں تاکہ ان کی اقتداء کی جائے، اور نمازِ وتر کی کم از کم ایک رکعت ہے، جو کہ عشاء اور فجر کے درمیان پڑھی جا سکتی ہے، اور اللہ تعالی وتر ہے، اور وہ وتر کو اور اسی طرح ہر اس چیز کو پسند فرماتا ہے جو اس کی صفات کے موافق ہو، مثلا وہ صبور ہے، چنانچہ وہ صبر کرنے والوں کو پسند کرتا ہے، بخلاف عزت وعظمت کے، (کیونکہ عزت وعظمت ساری کی ساری اللہ تعالی کیلئے ہی ہے)، لہذا بندوں کو اللہ کی صفات میں سے وہ صفات

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اختیار کرنی چاہئیں جو بندے کے شایانِ شان ہوں، مثلاً سخاوت، اور احسان وغیرہ، (اور وہ صفات جو اللہ تعالیٰ کے ہی شایانِ شان ہیں وہ اسی کیلئے خاص کرنی چاہئیں)۔

[یہ بات انہوں نے بلوغ المرام کی حدیث ۴۰۵ کی شرح کرتے ہوئے بیان کی]

❸ نمازِ وتر کا وقت:

① نمازِ عشاء کے بعد طلوعِ فجر تک پوری رات نمازِ وتر کا وقت ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ابو بصرہ الغفاری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ زَادَكُمْ صَلَاةً وَهِيَ الْوِتْرُ ، فَصَلُّوْهَا فِيْمَا بَيْنَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ إِلٰى صَلَاةِ الْفَجْرِ)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں ایک نماز زیادہ عطا کی ہے اور وہ ہے نمازِ وتر، لہذا تم اسے نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کے درمیان کسی وقت پڑھ لیا کرو'' [احمد فی المسند: ۶/ ۳۹۷، ۲/ ۱۸۰، ۲۰۶، ۲۰۸۔ وصححہ الألبانی فی إرواء الغلیل: ۲/ ۲۵۸]

یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ وتر کا وقت نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کے درمیان ہے، چاہے کوئی شخص نمازِ عشاء اپنے وقت پر ادا کرے یا اسے مغرب کے ساتھ جمع تقدیم کرکے پڑھے، کیونکہ وتر کا وقت نمازِ عشاء کے بعد سے ہی شروع ہو جاتا ہے، اور یہی موقف ہے ہمارے استاذ امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ کا، جو کہ انہوں نے الروض المربع کی شرح کرتے ہوئے بیان کیا۔

[المغنی لابن قدامہ: ۲/ ۵۹۵، حاشیۃ الروض المربع: ۲/ ۱۸۴، الشرح الممتع لابن عثیمین: ۳/ ۱۵]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور مذکورہ وقت جہاں نبی کریم ﷺ کے قول سے ثابت ہے وہاں آپ ﷺ کے فعل سے بھی ثابت ہے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نماز عشاء سے (جسے لوگ العتمة۔رات کی نماز۔کہتے ہیں) فارغ ہوکر فجر کی نماز تک گیارہ رکعات پڑھتے تھے، ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے، اور آخر میں ایک رکعت وتر پڑھ لیتے، پھر جب مؤذن فجر کی اذان کہہ کر خاموش ہو جاتا، اور فجر بالکل واضح ہو جاتی، اور مؤذن آپ کے پاس آجاتا تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے اور ہلکی سی دو رکعات ادا کرتے، پھر اپنے دائیں پہلو پر لیٹ جاتے، (اور بدستور لیٹے رہتے) یہاں تک کہ مؤذن اقامت کیلئے آپ کے پاس آجاتا. [مسلم:۷۳٦]

اور نبی کریم ﷺ نے نمازِ وتر کا آخری وقت بھی مقرر فرمایا ہے، جیسا کہ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: (**أَوْتِرُوْا قَبْلَ أَنْ تُصْبِحُوْا**) اور دوسری روایت میں فرمایا: (**أَوْتِرُوْا قَبْلَ الصُّبْحِ**)

ترجمہ: ''صبح ہونے سے پہلے نمازِ وتر پڑھ لیا کرو'' [مسلم:۷۵۴]

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(**بَادِرُوْا الصُّبْحَ بِالْوِتْرِ**)

''صبح ہونے سے پہلے وتر جلدی پڑھ لیا کرو'' [مسلم:۷۵۰]

اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ طلوعِ فجر سے سبقت لے جانا یعنی نمازِ وتر کا اس سے پہلے پڑھنا مشروع ہے، اور اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(صَلَاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ترجمہ:''رات کی نفل نماز دو دو رکعات ہے، لہذا تم میں سے کسی شخص کو جب صبح کے طلوع ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت ادا کرلے جو اس کی نماز کو وتر (طاق) بنادے گی''.[البخاری:۹۹۰، مسلم:۷۴۹]

اور حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:(مَنْ أَدْرَكَ الصُّبْحَ فَلَمْ يُوتِرْ ، فَلاَ وِتْرَ لَهُ)

''جس شخص کی صبح اس حالت میں ہوئی کہ اس نے نمازِ وتر نہیں پڑھی، تو اب اس کی نماز وتر نہیں'' [ابن حبان۔ الإحسان:۶/۱۶۸:۲۴۰۸ ، ابن خزیمہ:۲/۱۴۸:۱۰۹۲، والحاکم:۱/۳۰۱ وصححہ ووافقہ الذہبی، وصححہ الألبانی فی تحقیق ابن خزیمۃ]

اور اسی طرح حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:(إِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ فَقَدْ ذَهَبَ كُلُّ صَلاَةِ اللَّيْلِ وَالْوِتْرِ ، فَأَوْتِرُوْا قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ)

ترجمہ:''جب فجر طلوع ہو جائے تو رات کی ساری نماز کا اور اسی طرح نمازِ وتر کا وقت چلا جاتا ہے، لہذا تم طلوعِ فجر سے پہلے وتر پڑھ لیا کرو''.

[الترمذی:۴۶۹۔ وصححہ الألبانی]

امام ترمذیؒ کا کہنا ہے کہ بیشتر اہل علم کا' جن میں امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام اسحاق شامل ہیں' یہی قول ہے، اور ان کی رائے یہ ہے کہ نمازِ فجر کے بعد نمازِ وتر کا پڑھنا درست نہیں .[سنن الترمذی:۲/۳۳۳]

اور اس کی مزید وضاحت نبی کریم ﷺ کے عمل سے بھی ہوتی ہے، کیونکہ آپ اپنی آخری عمر میں نمازِ وتر سحری کے وقت ہی پڑھتے تھے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

فرماتی ہیں کہ رات کا کوئی حصہ ایسا نہیں جس میں رسول اللہ ﷺ نے نمازِ وتر نہ پڑھی ہو، رات کے ابتدائی حصے میں بھی پڑھتے تھے، درمیانے حصے میں بھی اور آخری حصے میں بھی، اور آخرکار آپ ﷺ سحری کے وقت ہی اسے ادا فرماتے تھے.

[البخاری:٩٩٦، مسلم:٧٤٥]

مذکورہ تمام احادیث کو سامنے رکھ کر یہ بات کھل کر واضح ہو جاتی ہے کہ وتر کا وقت نمازِ عشاء کے بعد شروع ہوتا ہے اور فجرِ صادق کے طلوع ہونے پر ختم ہو جاتا ہے، اور رسول اللہ ﷺ کے قول کے بعد کسی کے قول کی کوئی حیثیت نہیں.

اور ان احادیث میں بعض سلف صالحین رحمہم اللہ پر رد ہے جو یہ کہتے ہیں کہ طلوعِ فجر کے بعد بھی نمازِ وتر پڑھی جا سکتی ہے، جیسا کہ حضرت ابن عباس، حضرت عبادۃ بن صامت، حضرت القاسم بن محمد، حضرت عبداللہ بن عامر بن ربیعہ، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے بارے میں ذکر کیا گیا ہے کہ اگر ان حضرات سے طلوعِ فجر سے پہلے وتر فوت ہو جاتا تو وہ اسے طلوعِ فجر کے بعد پڑھ لیتے، اس کے بعد نمازِ فجر ادا کر لیتے. [الموطأ:٢/١٢٦، المصنف لابن أبي شيبہ:٢/٢٨٦، مسند احمد:٦/٢٤٢، ٢٢٣، إرواء الغلیل:٢/١٥٥، الشرح الممتع لابن عثیمین:٣/١٧، مجموع فتاوی ابن باز:١١/٣٠٥۔ ٣٠٨]

امام مالکؒ کا کہنا ہے کہ طلوعِ فجر کے بعد صرف وہی شخص وتر پڑھ سکتا ہے جو وتر سے سویا رہ گیا، ورنہ کسی شخص کیلئے یہ قطعاً جائز نہیں کہ وہ جان بوجھ کر وتر کو مؤخر کرے اور اسے طلوعِ فجر کے بعد ادا کرے. [الموطأ:٢/١٢٧، جامع الأصول:٦/٥٩۔٦١]

اور علامہ ابن عثیمینؒ کہتے ہیں کہ طلوعِ فجر کے بعد وتر نہیں ہے، اور جو بات بعض

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سلف سے مروی ہے کہ وہ فجر کی اذان اور اقامت کے درمیان وتر پڑھ لیتے تھے، تو یہ سنت کے خلاف ہے، اور رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی کا قول قابلِ حجت نہیں ہے.

[الشرح الممتع: ۱۶/۳]

④ جس شخص کو رات کے آخری حصہ میں بیدار نہ ہونے کا اندیشہ ہو اس کیلئے سونے سے پہلے وتر پڑھنا مستحب ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

(أَوْصَانِيْ خَلِيْلِيْ ﷺ بِثَلَاثٍ [لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوْتَ] ، صِيَامُ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ، وَرَكْعَتَيِ الضُّحٰى ، وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ)

"مجھے میرے خلیل حضرت محمد ﷺ نے تین باتوں کا تاکیدی حکم دیا ہے، جنہیں میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا، اور وہ ہیں ہر مہینے میں تین دن کے روزے، چاشت کی دو رکعات، اور یہ کہ میں نمازِ وتر سونے سے پہلے پڑھوں".

[البخاری: ۱۹۸۱، ۱۱۷۸، مسلم: ۷۲۱]

اور بعینہ یہی وصیت رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو بھی فرمائی.

[مسلم: ۷۲۲]

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ سونے سے پہلے وتر پڑھنا مستحب ہے، اور یہ اس شخص کے حق میں ہے جسے سونے کے بعد بیدار ہونے کا یقین نہ ہو، اور اسی طرح وہ شخص جو بیدار ہونے کے بعد پھر سو جاتا ہو اس کے حق میں بھی یہی بہتر ہے کہ وہ جب رات کو دوسری مرتبہ سونے کا ارادہ کرے تو سونے سے پہلے وتر پڑھ لے. [فتح الباری: ۵۷/۳]

اور اس سے معلوم ہوا کہ وتر کا معاملہ لوگوں کے احوال اور ان کی طاقت پر موقوف

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہے، اور اس کی ایک اور دلیل حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم وتر کس وقت پڑھتے ہو؟ انہوں نے کہا: عشاء کے بعد رات کے ابتدائی حصہ میں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا: تم کس وقت پڑھتے ہو؟ تو انہوں نے جواب دیا: رات کے آخری حصے میں، تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (**أَمَّا أَنْتَ يَا أَبَا بَكْرٍ فَأَخَذْتَ بِالْوُثْقَى ، وَأَمَّا أَنْتَ يَا عُمَرُ فَأَخَذْتَ بِالْقُوَّةِ**)

ترجمہ: ''اے ابوبکر! تم نے مضبوطی کو پکڑا ہے، اور اے عمر! تم نے قوت کو پکڑا ہے''

[ابن ماجہ: ۱۲۰۲۔ وابوداود: ۱۴۳۴ من حدیث أبي قتادة ۔ وصححہ الألباني]

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عمل کو مستحسن اور مضبوط قرار دیا کیونکہ وہ احتیاط سے کام لیتے اور نیند کی وجہ سے وتر کے فوت ہونے کے اندیشے کے پیشِ نظر اسے سونے سے پہلے پڑھ لیتے، اور چونکہ نیند کو قربان کرکے نماز کیلئے بیدار ہونا ایک مشکل امر ہے، اس لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں دادِ تحسین دی کہ تم نے طاقت، ہمت اور پختہ ارادے کا ثبوت دیا ہے۔

④ جس شخص کو بیدار ہونے کا یقین ہو اس کیلئے وتر رات کے آخری حصہ میں پڑھنا افضل ہے، جیسا کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (**مَنْ خَافَ أَنْ لَا يَقُومَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ أَوَّلَهُ ، وَمَنْ طَمِعَ أَنْ يَقُومَ آخِرَهُ فَلْيُوتِرْ آخِرَ اللَّيْلِ ، فَإِنَّ صَلَاةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَشْهُودَةٌ ، وَذَلِكَ أَفْضَلُ**)

ترجمہ: ''جس شخص کو یہ اندیشہ ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں نہیں اٹھ سکے گا تو وہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

رات کے ابتدائی حصہ ہی میں وتر پڑھ لے، اور جو رات کے آخری حصہ میں اٹھنے کا خواہشمند ہو تو وہ آخری حصہ ہی میں پڑھے، کیونکہ رات کے آخری حصے کی نماز میں رحمت کے فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور یہ افضل ہے''.

اور دوسری روایت میں اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں:

(... وَمَنْ وَثِقَ بِقِيَامٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيُوتِرْ مِنْ آخِرِهِ ، فَإِنَّ قِرَاءَةَ آخِرِ اللَّيْلِ مَحْضُورَةٌ ، وَذٰلِكَ أَفْضَلُ)

ترجمہ: ''اور جس شخص کو یقین ہو کہ وہ رات کو بیدار ہو جائے گا تو وہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے، کیونکہ رات کے آخری حصہ کی قراءت سننے کیلئے فرشتے حاضر ہوتے ہیں، اور یہ بہتر ہے''. [مسلم:۷۵۵]

امام نوویؒ کہتے ہیں: حدیثِ مذکور اس بات کی واضح دلیل ہے کہ جس شخص کو بیدار ہونے کا یقین ہو اس کیلئے آخرِ شب میں وتر کی ادائیگی افضل ہے، اور جسے یہ یقین نہ ہو اس کیلئے وتر کو نیند پر مقدم کرنا بہتر ہے، اور یہی درست مسلک ہے، اور جن احادیث میں سونے سے پہلے وتر پڑھنے کی تاکید کی گئی ہے وہ اس شخص کیلئے ہیں جس کو بیدار نہ ہونے کا اندیشہ ہو. [شرح صحیح مسلم:۶/۲۸۱]

اور آخرِ شب میں وتر پڑھنے کی فضیلت ایک اور حدیث سے بھی ثابت ہوتی ہے جسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الآخِرُ ، فَيَقُولُ : مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ ؟ مَنْ يَسْأَلُنِي

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

فَأُعْطِيَهُ ؟ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ) وفی روایة لمسلم:(فَلاَ یَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِيْءَ الْفَجْرُ)

ترجمہ: ''ہمارا رب' جو بابرکت اور بلند و بالا ہے' ہر رات کا جب آخری تہائی حصہ باقی ہوتا ہے تو وہ آسمانِ دنیا کی طرف نازل ہوتا ہے، پھر کہتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ اور کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں؟ اور کون ہے جو مجھ سے معافی طلب کرے تو میں اسے معاف کر دوں؟''

اور مسلم کی ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: ''پھر وہ بدستور اسی طرح رہتا ہے یہاں تک کہ فجر روشن ہو جائے''. [البخاری:۱۱۴۵،۶۳۲۱،۷۴۹۴، مسلم:۷۵۸]

❷ نماز وتر کی اقسام اور اس کی رکعات کی تعداد

وتر کی متعدد رکعات و کیفیات ثابت ہیں، جو کہ درج ذیل ہیں:

① گیارہ رکعات، ہر دو رکعتوں کے بعد سلام، اور آخر میں ایک رکعت وتر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کو گیارہ رکعات پڑھتے تھے، ان میں ایک رکعت کے ساتھ آپ ﷺ وتر ادا کرتے . اور دوسری روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نماز عشاء سے (جسے لوگ العتمة۔ رات کی نماز۔ کہتے ہیں) فارغ ہو کر فجر کی نماز تک گیارہ رکعات پڑھتے تھے، ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے، اور آخر میں ایک رکعت وتر پڑھ لیتے ......[مسلم:۷۳۶]

② تیرہ رکعات، ہر دو رکعتوں کے بعد سلام، اور آخر میں ایک رکعت وتر، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''......پھر میں آپ ﷺ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا، آپ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرے کان سے پکڑ کر اسے مروڑتے ہوئے مجھے اپنی دائیں جانب کھڑا کر دیا، پھر آپ نے دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں، پھر ایک رکعت نمازِ وتر پڑھی، اس کے بعد آپ لیٹ گئے، یہاں تک کہ آپ کے پاس مؤذن آ گیا، پھر کھڑے ہوئے، اور ہلکی سی دو رکعتیں پڑھیں، پھر مسجد میں تشریف لے گئے اور نمازِ فجر پڑھائی''. [البخاری:۹۹۲، مسلم:۷۶۳]

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ

(كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً)

''رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے''. [مسلم:۷۶۴]

اور حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے (عزم کیا کہ) آج رات میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کو بغور دیکھوں گا، چنانچہ آپ ﷺ نے پہلے ہلکی سی دو رکعات پڑھیں، پھر دو رکعات پڑھیں جو انتہائی لمبی تھیں، اس کے بعد مزید دو رکعات پڑھیں جو پچھلی دو رکعات کی نسبت کم لمبی تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پچھلی دو رکعات سے کم لمبی تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پچھلی دو رکعات سے کم لمبی تھیں، پھر دو رکعتیں پڑھیں جو پچھلی دو رکعات سے کم لمبی تھیں، پھر ایک رکعت نماز وتر پڑھی، یوں یہ تیرہ رکعات ہوئیں. [مسلم:۷۶۵]

④ تیرہ رکعات، ہر دو رکعتوں کے بعد سلام، اور آخری پانچ رکعتیں ایک ہی تشہد کے ساتھ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کے وقت تیرہ رکعات پڑھتے تھے، ان میں سے پانچ رکعات کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے، اوران میں صرف آخری رکعت میں تشہد کیلئے بیٹھتے [مسلم:۷۳۷]

④ نو رکعات، ان میں تشہد صرف آٹھویں رکعت کے آخر میں، پھر ایک رکعت وتر

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''.......ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مسواک، اور وضو کا پانی تیار کرتیں، پھر اللہ تعالی رات کے جس حصے میں چاہتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اٹھا دیتا، چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسواک اور وضو کرتے، اور پھر نو رکعات ادا فرماتے، ان میں سے صرف آٹھویں رکعت کے آخر میں تشہد کیلئے بیٹھتے، پھر اللہ تعالی کا ذکر کرتے، اس کی تعریف بیان کرتے، اور اس سے دعا مانگتے، پھر کھڑے ہو جاتے اور سلام نہ پھیرتے، پھر نویں رکعت پڑھتے، اس کے بعد بیٹھ جاتے، اور اللہ تعالی کا ذکر کرتے، اس کی تعریف بیان کرتے اور اس سے دعا مانگتے، پھر سلام پھیرتے جسے ہم سن رہے ہوتے .....''۔[مسلم:۷۴۶]

⑤ سات رکعات، ان میں تشہد صرف آخری رکعت میں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ ''......پھر جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمر رسیدہ ہو گئے، اور آپ کا جسم بھاری ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم سات رکعات وتر پڑھتے تھے...'' [مسلم:۷۴۶]

اور ایک روایت میں ہے کہ'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم صرف آخری رکعت میں تشہد کیلئے بیٹھتے'' [النسائی:۱۷۱۸، ابن ماجہ:۱۱۹۲۔ وصححہ الألبانی]

⑥ سات رکعات، اوران میں چھٹی رکعت میں تشہد

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ''.......ہم رسول اللہ ﷺ کیلئے مسواک، اور وضو کا پانی تیار کرتیں، پھر اللہ تعالی رات کے جس حصے میں چاہتا آپ ﷺ کو اٹھا دیتا، چنانچہ آپ ﷺ مسواک اور وضو کرتے، اور پھر سات رکعات ادا فرماتے، ان میں سے صرف چھٹی رکعت کے آخر میں تشہد کیلئے بیٹھتے، پھر اللہ تعالی کا ذکر کرتے، اور دعا مانگتے''. [ابن حبان (الإحسان): ۲۴۴۱۔ وقال الأرناؤط: إسنادہ صحیح علی شرطهما، وأخرجہ أحمد بنحوہ: ۶/۵۴]

⑦ پانچ رکعات، ان میں تشہد صرف آخری رکعت میں

حضرت ابوایوب الأنصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُّوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ)

ترجمہ: ''نمازِ وتر ہر مسلمان پر حق ہے، لہذا جو شخص پانچ وتر پڑھنا چاہے وہ پانچ پڑھ لے، اور جو آدمی تین وتر پڑھنا چاہے وہ تین پڑھ لے، اور جو شخص ایک وتر پڑھنا چاہے وہ ایک پڑھ لے'' [ابوداود: ۱۴۲۲، النسائی: ۱۷۱۲، ابن ماجہ: ۱۱۹۰۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ایک روایت سے یہ ثابت ہے کہ نمازِ وتر کی اس کیفیت میں تشہد صرف پانچویں رکعت میں ہوگا. [مسلم: ۷۳۷]

⑧ تین رکعات، دو رکعتوں کے بعد سلام، پھر ایک رکعت وتر

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو رکعتوں اور ایک رکعت کے درمیان سلام کے ساتھ فاصلہ کیا کرتے تھے جو کہ ہمیں بھی سنائی دیتا تھا.

[ابن حبان: ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، احمد: ۲/۷۶، وقال الحافظ في الفتح :

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi
www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

۴۸۲/۲: إسناده قوی]

اور یہ عمل خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ثابت ہے، چنانچہ ان کے شاگرد حضرت نافعؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نمازِ وتر میں دو رکعتوں کے بعد سلام پھیر دیتے، یہاں تک کہ بعض اوقات سلام پھیرنے کے بعد اپنے کسی کام کا بھی حکم دیتے، پھر ایک رکعت الگ پڑھتے [البخاری: ۹۹۱، الموطأ: ۱/۱۲۵]

اور یہ موقوف اثر مرفوع حدیث کی تائید کر رہا ہے.

اور شیخ البانیؒ نے اس کی تائید میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت بھی ذکر کی ہے، وہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ دو رکعات پڑھ کر گفتگو فرماتے، پھر ایک رکعت وتر ادا کرتے. [شیخ البانیؒ نے اس کی نسبت ابن ابی شیبہ کی طرف کرتے ہوئے کہا ہے کہ: إسناده صحیح علی شرط الشیخین۔ إرواء الغلیل: ۲/۱۵۰]

اور میں نے اپنے استاذ امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ سے نمازِ وتر کی اس کیفیت کے بارے میں سنا تھا کہ جو شخص تین رکعات وتر پڑھے اس کیلئے بہتر یہی ہے کہ وہ دو رکعات کے بعد سلام پھیر دے اور پھر ایک رکعت الگ پڑھے. [یہ بات انہوں نے مورخہ ۱۵/۱۱/۱۴۱۹ھ کو الروض المربع ۲/۱۸۷ کی شرح کرتے ہوئے بیان کی]

⑨ تین رکعات، ایک ہی تشہد کے ساتھ

اس کی دلیل حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی روایت ہے جو پہلے بھی گذر چکی ہے، اور اس میں یہ الفاظ ہیں: (وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ) ''اور جو شخص تین وتر پڑھنا چاہے وہ تین پڑھ لے''

[ابوداود: ۱۴۲۲، النسائی: ۱۷۱۲، ابن ماجہ: ۱۱۹۰۔ وصححہ الألبانی]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ وتر کی پہلی رکعت میں ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى ﴾ اور دوسری میں ﴿ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ﴾ اور تیسری میں ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ ﴾ پڑھتے تھے، اور آپ صرف آخری رکعت میں سلام پھیرتے، اور اس کے بعد یہ دعا تین بار پڑھتے: (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ).

[النسائی: ۱۷۰۱۔وصححہ الألبانی، وانظر: نیل الأوطار: ۲/ ۲۱۱، فتح الباری: ۲/ ۴۸۱]

اور نبی کریم ﷺ تینوں رکعات ایک ہی تشہد کے ساتھ پڑھتے، کیونکہ اگر اس میں دو تشہد ہوں تو اس طرح نمازِ وتر کی نمازِ مغرب سے مشابہت لازم آتی ہے اور اس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے. [الشرح الممتع لابن عثیمین: ۴/ ۱۲]

جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(لَا تُوْتِرُوْا بِثَلَاثٍ ، أَوْتِرُوْا بِخَمْسٍ ، أَوْ بِسَبْعٍ ، وَلَا تَشَبَّهُوْا بِصَلَاةِ الْمَغْرِبِ)

ترجمہ: ''تم تین رکعات نمازِ وتر نہ پڑھو، بلکہ پانچ یا سات رکعات پڑھو، اور اسے مغرب کے ساتھ تشبیہ نہ دو'' [ابن حبان: ۲۴۲۹، الدار قطنی: ۲/ ۲۴، البیہقی: ۳/ ۳۱، وصححہ الحاکم ووافقہ الذہبی، وقال الحافظ فی الفتح: ۲/ ۴۸۱: إسنادہ علی شرط الشیخین]

اور حافظ ابن حجرؒ نے تین وتروں کے جواز والی احادیث اور منع والی احادیث کے درمیان تطبیق یوں دی ہے کہ جواز والی احادیث اس بات پر محمول کی جائیں گی کہ تینوں رکعات ایک ہی تشہد کے ساتھ پڑھی جائیں، اور منع والی احادیث اس بات پر محمول کی جائیں گی کہ انہیں دو تشہد کے ساتھ پڑھا جائے، کیونکہ اس سے اس کی مغرب

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کے ساتھ مشابہت لازم آتی ہے. [فتح الباری:۲/ ۴۸۱، نیل الأوطار:۲/۲۱۴]

اور تین وتروں کے جواز کی ایک اور دلیل حضرت القاسمؒ کی روایت ہے، وہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(صَلاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى ، فَإِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَنْصَرِفَ فَارْكَعْ رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَكَ مَا صَلَّيْتَ)

ترجمہ: ''رات کی نفل نماز دو دو رکعات ہے، لہذا جب تم نماز ختم کرنا چاہو تو ایک رکعت ادا کرلو جو تمہاری نماز کو وتر (طاق) بنادے گی''

یہ حدیث ذکر کرکے حضرت القاسمؒ کہتے ہیں: ہم نے سنِ شعور سے اب تک بہت سارے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھا ہے جو تین وتر پڑھتے تھے، اور نمازِ وتر کا معاملہ وسعت رکھتا ہے، اس لئے مجھے امید ہے کہ ثابت شدہ کیفیات میں سے جس کیفیت کے ساتھ اسے ادا کرلیا جائے، اس میں کوئی حرج نہیں . [البخاری:۹۹۳، مسلم:۷۴۹]

اور میں نے اپنے استاذ امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ سے الروض المربع ۲/ ۱۸۸ کی شرح کے دوران سنا تھا کہ نمازی جب تین وتر ایک ہی سلام کے ساتھ پڑھے تو اسے اس طرح نہ پڑھے جیسا کہ مغرب کی نماز پڑھی جاتی ہے، بلکہ دوسری رکعت کے اختتام پر تشہد کیلئے نہ بیٹھے اور آخری رکعت کے اختتام پر ایک ہی تشہد کے ساتھ پڑھے.

⑩ ایک رکعت، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **(اَلْوِتْرُ رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ)**

''نمازِ وتر رات کے آخری حصے میں ایک ہی رکعت ہے''. [مسلم:۷۵۲]

اور حضرت ابو مجلز کہتے ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے وتر کے متعلق

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.muhazaran.org

پوچھا تو انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ ارشاد سنا تھا کہ (رَكْعَةٌ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ) ''نمازِ وتر رات کے آخری حصے میں ایک ہی رکعت ہے''. پھر میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی جواب دیا. [مسلم:۷۵۳]

اور امام نوویؒ نے ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ نمازِ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھنا درست ہے، اور اسے رات کے آخری حصے میں پڑھنا مستحب ہے. [شرح صحیح مسلم:۶/ ۲۷۷]

اور میں نے امام عبدالعزیز بن عبداللہ بن بازؒ سے الروض المربع :۲/ ۱۸۵ کی شرح کے دوران یہ سنا تھا کہ ''نمازِ وتر ایک رکعت سے زیادہ پڑھی جائے تو وہ افضل ہے، اور اگر وہ صرف ایک ہی رکعت پڑھے تو اس میں بھی کوئی کراہت نہیں ہے''.

نیز ایک رکعت کے جواز پر ایک اور دلیل حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے' جس کا تذکرہ پہلے بھی ہو چکا ہے' اس میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(اَلْوِتْرُ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ، فَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتِرَ بِخَمْسٍ فَلْيَفْعَلْ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتِرَ بِثَلَاثٍ فَلْيَفْعَلْ ، وَمَنْ أَحَبَّ أَنْ يُوْتِرَ بِوَاحِدَةٍ فَلْيَفْعَلْ)

ترجمہ: ''نمازِ وتر ہر مسلمان پر حق ہے، لہذا جو شخص پانچ وتر پڑھنا چاہے وہ پانچ پڑھ لے، اور جو شخص تین وتر پڑھنا چاہے وہ تین پڑھ لے، اور جو شخص ایک وتر پڑھنا چاہے وہ ایک پڑھ لے' [ابوداود: ۱۴۲۲، النسائی: ۱۷۱۲، ابن ماجہ: ۱۱۹۰۔ وصححہ الألبانی]

⑤ نمازِ وتر میں قراءت

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ وتر میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلٰى﴾ اور ﴿قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ﴾ اور ﴿قُلْ هُوَ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

﴿اللّٰہُ أَحَدٌ﴾ ایک ایک رکعت میں پڑھتے تھے۔[الترمذی:۴۶۲، النسائی:۱۷۰۲، ابن ماجہ:۱۱۷۲۔ وصححہ الألبانی]

امام ترمذیؒ یہ حدیث روایت کر کے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ان سورتوں میں سے ایک ایک سورت ہر رکعت میں پڑھتے تھے۔[الترمذی:۲/۳۲۶]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب سوال کیا گیا کہ نبی کریم ﷺ نمازِ وتر میں کیا پڑھتے تھے، تو انہوں نے بیان کیا کہ آپ ﷺ پہلی رکعت میں ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْأَعْلٰی﴾ اور دوسری میں ﴿قُلْ یَا أَیُّهَا الْکَافِرُوْنَ﴾ اور تیسری میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ﴾ اور معوذتین پڑھتے تھے۔

[الترمذی:۴۶۳، ابوداود:۱۴۲۴، ابن ماجہ:۱۱۷۳۔ وصححہ الألبانی، اور بہت سارے اہلِ علم نے اسے ضعیف کہا ہے: نیل الأوطار:۲/۲۱۱، ۲۱۲۔ ورواہ الحاکم:۱/۳۰۵ أیضا وصححہ ووافقہ الذہبی، وصححہ الأرناؤط فی جامع الأصول:۶/۵۲، وقال محقق سبل السلام:۳/۵۴: وقال الحافظ ابن حجر فی نتائج الأفکار: ۱/۵۱۳ : **وهو حدیث حسن**]

اور میں نے اپنے استاذ امام عبدالعزیز بن بازؒ سے بلوغ المرام کی حدیث نمبر ۳۰۹ کی شرح کے دوران سنا کہ (**زیادة المعوذتین ضعیفة والمحفوظ ﴿قُلْ هُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ﴾ ولکن لو صح حدیث عائشة هذا فتارة فتارة**)

”اس حدیث میں معوذتین کا اضافہ ضعیف ہے اور محفوظ روایت میں صرف ﴿قُلْ هُوَ اللّٰہُ أَحَدٌ﴾ کا ذکر ہے، اور اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت صحیح بھی ہو تو کبھی سورۃ الاخلاص پڑھ لی جائے اور کبھی اس کے ساتھ معوذتین کو بھی پڑھ لیا جائے“۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

❻ قنوتِ وتر

نمازِ وتر میں دعائے قنوت کا پڑھنا مشروع ہے، جیسا کہ حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے قنوتِ وتر کیلئے یہ کلمات سکھلائے:

(اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ ، وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ ، وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ ، وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا أَعْطَيْتَ ، وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ ، فَإِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ ، وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ ، [وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ] ، [سُبْحَانَكَ] تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ)

ترجمہ: "اے اللہ! مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے ہدایت دی ہے، اور مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جنہیں تو نے عافیت اور تندرستی دی ہے، اور مجھے ان لوگوں میں شامل فرما جن کے تمام امور کا تو ذمہ دار ہے، اور تو نے مجھے جو کچھ عطا کیا ہے اس میں برکت دے، اور تو نے جو فیصلہ فرمایا ہے اس کے شر سے مجھے محفوظ فرما، کیونکہ تو ہی ہے فیصلہ کرنے والا، اور تیرے خلاف کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، اور جسے تو دوست بنا لے وہ ذلیل نہیں ہوتا، اور جس سے تو دشمنی کر لے اسے عزت نہیں مل سکتی، تو پاک ہے، بابرکت ہے اور ہمارے رب! تو بلند و بالا ہے"

[احمد: ۱/ ۱۹۹، ابوداؤد: ۱۴۲۵، النسائی: ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، الترمذی: ۴۶۴، وابن ماجہ: ۱۱۷۹۔ وصححہ الألبانی فی إرواء الغلیل ۲/ ۱۷۲: ۴۲۹۔ اس دعا کے الفاظ **[ولا یعز من عادیت]** **المعجم الکبیر للطبرانی**: ۳/ ۷۳: ۲۷۰۱، ۲۷۰۳ اور **السنن الکبری للبیہقی**: ۲/ ۲۰۹ میں مروی ہیں، اور حافظ ابن حجر نے **التلخیص الحبیر**: ۱/ ۲۴۹ : ۳۷۱ میں کہا ہے کہ یہ الفاظ حدیث میں ثابت اور متصل ہیں، اور انہوں نے امام نووی ؒ پر تردید کی ہے جو کہ اس کے ضعیف ہونے کے قائل

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہیں. نیز دیکھئے: نیل الأوطار: ۲/ ۲۲۴، إرواء الغلیل: ۲/ ۱۷۲۔ اور [سبحانک] کے الفاظ سنن الترمذی: ۴۶۴ میں موجود ہیں]

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نمازِ وتر کے آخر میں یہ الفاظ پڑھتے تھے: (**اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ ، وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ ، وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْکَ ، لَا أُحْصِيْ ثَنَاءً عَلَيْکَ ، أَنْتَ كَمَا أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِکَ**)

ترجمہ: ”اے اللہ! میں تیری ناراضگی سے تیری رضا کی پناہ چاہتا ہوں، اور تیری سزا سے تیری عافیت کی پناہ کا طلبگار ہوں، اور تیرے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، میں اس طرح تیری تعریف نہیں کرسکتا جیسا کہ خود تو نے اپنی تعریف کی ہے“

[احمد: ۱/ ۹۶، النسائی: ۱۷۴۷، ابوداود: ۱۴۲۷، الترمذی: ۳۵۶۶، ابن ماجہ: ۱۱۷۹۔ وصححہ الألبانی فی إرواء الغلیل: ۲/ ۱۷۵ برقم: ۴۳۰]

اور دعا کے آخر میں (**وَصَلَّى اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ**) کا پڑھنا بعض صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے. [إرواء الغلیل: ۲/ ۱۷۷]

❼ دعائے قنوت رکوع سے پہلے اور اس کے بعد پڑھی جاسکتی ہے،

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح ثابت ہے، لیکن افضل یہ ہے کہ رکوع کے بعد پڑھی جائے، کیونکہ زیادہ تر احادیث میں اسی کا ذکر ہے.

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے جب قنوت کے بارے میں سوال کیا گیا کہ رکوع سے پہلے پڑھی جائے یا رکوع کے بعد؟ تو انہوں نے جواب دیا: رکوع سے پہلے .... پھر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

انہوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے رکوع کے بعد تو صرف بنی سلیم کے بعض قبائل کے خلاف ایک ماہ تک بددعا کی تھی. [البخاری:۱۰۰۲، مسلم:۶۷۷]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب فجر کی نماز میں قراءت سے فارغ ہو کر تکبیر کہتے ہوئے رکوع میں جاتے اور پھر (**سمع اللہ لمن حمدہ**) کہتے ہوئے سر اٹھاتے تو (**ربنا ولک الحمد**) کہتے، پھر حالتِ قیام میں ہی یوں دعا فرماتے: (**اَللّٰھُمَّ اَنْجِ الْوَلِیْدَ بْنَ الْوَلِیْدِ**.....) ''اے اللہ! ولید بن ولید کو نجات دے...'' [مسلم:۶۷۵]

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسلسل ایک ماہ تک ظہر، عصر، مغرب، عشاء، اور فجر کی نمازوں کی آخری رکعت میں (**سمع اللہ لمن حمدہ**) کہتے تو بنی سلیم کے قبائل (رعل، ذکوان، عصیہ) پر بددعا کرتے، اور جو لوگ آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے وہ آمین کہتے. [ابوداود:۱۴۴۳، والحاکم:۱/۲۲۵۔ شیخ البانی'' نے اس کی سند کو صحیح سنن ابی داود میں حسن قرار دیا ہے، اور انہوں نے ذکر کیا ہے کہ رکوع کے بعد قنوت پڑھنا حضرت ابوبکر، حضرت عمر، اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم سے ثابت ہے، ارواء الغلیل:۲/۱۶۴]

اور حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ وتر میں رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے. [ابوداود:۱۴۲۷، ابن ماجہ:۱۱۸۲۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے جب نمازِ فجر میں قنوت کے بارے میں سوال کیا گیا تو انہوں نے کہا: ہم رکوع سے پہلے بھی قنوت پڑھتے تھے اور اس کے بعد بھی.

[ابن ماجہ:۱۱۸۳۔ وصححہ الألبانی]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کا کہنا ہے کہ ''قنوت کے مسئلہ میں بہت سارے لوگ دو انتہاؤں کو پہنچ گئے ہیں، اور کئی لوگوں نے اعتدال کی راہ اختیار کی ہے، چنانچہ ان میں سے بعض کا خیال یہ ہے کہ قنوت رکوع سے پہلے ہی پڑھنی چاہئے، اور بعض اس بات کے قائل ہیں کہ قنوت رکوع کے بعد ہی پڑھی جائے، لیکن فقہاءِ اہل حدیث (جیسے امام احمدؒ وغیرہ) دونوں کو جائز قرار دیتے ہیں، کیونکہ دونوں کے بارے میں صحیح احادیث وارد ہیں، ہاں البتہ انہوں نے رکوع کے بعد قنوت پڑھنے کو افضل قرار دیا ہے کیونکہ زیادہ تر روایات اسی بارے میں وارد ہیں'' [الفتاوی:۲۳/۱۰۰]

اور میں نے امام عبدالعزیز بن بازؒ سے مورخہ ۸/۱۱/۱۴۱۹ھ کو الروض المربع:۲/۱۸۹ کی شرح کے دوران سنا تھا کہ قنوت آخری رکعت میں رکوع کے بعد پڑھی جائے گی، کیونکہ نبی کریم ﷺ سے قنوتِ نازلہ کا رکوع کے بعد پڑھنا ثابت ہے، اور رکوع سے پہلے کا ذکر بھی آیا ہے، لہذا اس مسئلے میں وسعت موجود ہے، ہاں البتہ زیادہ صحیح اور افضل رکوع کے بعد ہی ہے، کیونکہ احادیث میں یہی غالب ہے، اور ابن قدامہؒ نے المغنی میں ذکر کیا ہے کہ چاروں خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم سے بھی یہی بات مروی ہے، اور امام احمدؒ کے بارے میں انہوں نے نقل کیا ہے کہ وہ بھی رکوع کے بعد قنوت پڑھنے کے قائل ہیں، اور ان کے نزدیک رکوع سے پہلے بھی جائز ہے۔

[المغنی:۲/۵۸۱، زاد المعاد:۱/۲۸۲، فتح الباری:۲/۴۹۱]

یاد رہے کہ وتر میں دعائے قنوت کا پڑھنا سنت ہے، بعض کے نزدیک پورا سال قنوت پڑھنا مسنون ہے، اور بعض کے نزدیک رمضان المبارک کے آخری پندرہ دنوں میں پڑھنا سنت ہے، اور بعض قنوت نہ پڑھنے کے قائل ہیں۔ اور امام احمدؒ کے اکثر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

شاگردوں نے پہلے قول کو اختیار کیا ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہ ؒ کہتے ہیں:

''نمازِ وتر میں دعائے قنوت کا پڑھنا جائز ہے، لازم نہیں ہے، کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے بعض نے سرے سے قنوت پڑھی ہی نہیں، اور بعض نے رمضان المبارک کے آخری پندرہ دنوں میں پڑھی، اور بعض نے پورا سال پڑھی، اور یہی وجہ ہے کہ ائمہ کرام ؒ نے بھی اس مسئلے میں اختلاف کیا ہے، چنانچہ مذکورہ تین آراء میں سے پہلی رائے کو امام مالک ؒ نے، دوسری کو امام شافعی ؒ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد ؒ نے، اور تیسری کو امام ابوحنیفہ ؒ اور ایک روایت کے مطابق امام احمد ؒ نے اختیار کیا ہے، اور یہ تینوں آراء جائز ہیں، کوئی شخص ان میں سے جس رائے پر عمل کر لے اس پر کوئی ملامت نہیں ہے''.

[الفتاوی: ۲۳/۹۹، نیز دیکھئے: المغنی لابن قدامہ: ۲/۵۸۰، شرح صحیح مسلم للنووی: ۵/۱۸۳، نیل الأوطار للشوکانی: ۲/۲۲۶]

❶ دعائے قنوت میں ہاتھ اٹھانا اور مقتدیوں کا آمین کہنا

حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ حَيِيٌّ كَرِيمٌ ، يَسْتَحْيِي مِنْ عَبْدِهِ إِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ أَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا)

ترجمہ: ''بے شک تمہارا رب' جو کہ بابرکت اور بلند و بالا ہے' حیاء اور کرم والا ہے، اور جب اس کا کوئی بندہ اپنے ہاتھ بلند کرتا ہے تو اسے شرم آتی ہے کہ وہ انہیں خالی لوٹا دے''. [ابوداؤد: ۱۴۸۸، الترمذی: ۳۵۵۶، ابن ماجہ: ۳۸۶۵، والبغوی فی شرح السنۃ: ۵/۱۸۵۔ وصححہ الألبانی]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

یہ حدیث عام ہے اور اس میں دعائے قنوت بھی شامل ہے.

اور یہ عمل حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی ثابت ہے، چنانچہ ابو رافع بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، تو انہوں نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی اور اس میں ہاتھ اٹھائے اور دعا بلند آواز سے مانگی.

[البیہقی :۲/۲۱۲۔ وقال : وھذا عن عمر رضی اللہ عنہ صحیح]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ' جنہوں نے شہید ہونے والے قراء کا قصہ بیان کیا ہے' وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ ہر دن فجر کی نماز میں ہاتھ اٹھا کر قاتلوں کے خلاف بددعا کرتے تھے. [البیہقی :۲/۲۱۱۔ وھو حدیث صحیح]

اور امام بیہقی ؒ نے ذکر کیا ہے کہ متعدد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم قنوت میں ہاتھ اٹھاتے تھے. [السنن الکبریٰ:۲/ ۲۱۱، نیز دیکھئے: المغنی لابن قدامہ:۲/۵۸۴، شرح صحیح مسلم:۵/۸۳، الشرح الممتع :۴/۲۶]

اور جہاں تک مقتدیوں کا آمین کہنا ہے تو اس کی دلیل حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے' جس کا تذکرہ پہلے بھی ہو چکا ہے' اور اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلسل ایک ماہ تک ظہر، عصر، مغرب، عشاء، اور فجر کی نمازوں کی آخری رکعت میں (سمع الله لمن حمده) کہتے تو بنی سلیم کے قبائل (رعل، ذکوان، عصیہ) پر بددعا کرتے، اور جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ہوتے وہ آمین کہتے. [ابوداؤد:۱۴۴۳، والحاکم: ۱/۲۲۵۔ شیخ البانی ؒ نے اس کی سند کو صحیح سنن ابی داؤد میں حسن قرار دیا ہے]

❾ نمازِ وتر رات کی آخری نماز

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

(اِجْعَلُوْا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا) یعنی ''تم نمازِ وتر' رات کی نماز کے آخر میں پڑھا کرو'' [البخاری:۹۹۸،مسلم:۷۵۱]

اور مسلم کی روایت میں یہ الفاظ ہیں:(مَنْ صَلّٰی مِنَ اللَّیْلِ فَلْیَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهٖ وِتْرًا [قَبْلَ الصُّبْحِ])

''جو شخص رات کو نفل نماز پڑھے وہ وتر سب سے آخر میں (فجر سے پہلے) پڑھے'' کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس کا حکم دیا کرتے تھے.[مسلم:۷۵۱]

⑩ نمازِ وتر سے سلام پھیرنے کے بعد دعا

سلام پھیرنے کے بعد یہ دعا پڑھنی چاہیئے:

(سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ، سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ،سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ ، رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ)

جیسا کہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ وتر کی تین رکعات پڑھتے تھے، پہلی رکعت میں ﴿ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰی ﴾ اور دوسری میں ﴿ قُلْ يٰاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ﴾ اور تیسری میں ﴿قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ پڑھتے تھے، اور آپ رکوع سے پہلے قنوت پڑھتے تھے، اور جب آپ فارغ ہوتے تو یہ دعا تین بار پڑھتے:(سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ)، آخری مرتبہ اس کے ساتھ اپنی آواز لمبی کرتے اور فرماتے:(رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوْحِ) .

[النسائی:۱۶۹۹۔وصححہ الألبانی]

⑪ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں

حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:(لاَ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ) ''ایک رات میں دو وتر نہیں''

[ابوداود:۱۴۳۹، الترمذی:۴۷۰، النسائی:۱۶۷۹، احمد:۴/۲۳، ابن حبان:۴/۷۴ برقم ۲۴۴۰۔ وصححہ الألبانی فی صحیح الترمذی]

اور وتر کو توڑنا درست نہیں ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ وتر کے بعد بھی دو رکعات پڑھتے تھے. [مسلم:۷۳۸]

لہذا کوئی مسلمان جب رات کے ابتدائی حصے میں وتر پڑھ لے، پھر سو جائے، پھر اللہ تعالی رات کے آخری حصے میں اسے اٹھنے کی توفیق دے تو وہ دو دو رکعات پڑھ سکتا ہے، اور اسے وتر توڑنے کی ضرورت نہیں ہے بلکہ وہ پہلے وتر پر ہی اکتفا کر سکتا ہے. [المغنی:۲/۵۹۸]

اور میں نے امام عبدالعزیز ابن بازؒ سے بلوغ المرام کی حدیث:۴۰۷ کی شرح کے دوران سنا تھا کہ ''وتر کو مؤخر کرنا سنت ہے، لیکن اگر کوئی شخص اسے رات کے ابتدائی حصے میں پڑھ لے تو دوبارہ رات کے آخری حصے میں نہ پڑھے، کیونکہ نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے کہ **(لاَ وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَۃٍ)** ''ایک رات میں دو وتر نہیں''، اور رہا وہ شخص جو وتر کو توڑنے کا قائل ہے تو وہ درحقیقت وتر تین مرتبہ پڑھتا ہے، لہذا درست بات یہ ہے کہ رات کے ابتدائی حصے میں وتر پڑھنے کے بعد رات کے آخری حصے میں وہ نفل نماز پڑھ سکتا ہے، اور اسے وتر دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں''.

[نیز دیکھئے: مجموع فتاوی ابن باز:۱۱/۳۱۰۔۳۱۱]

⓬ وتر کیلئے گھر والوں کو بیدار کرنا مشروع ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ رات کی نماز پڑھتے تھے اور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

میں آپ کے سامنے آپ کے بستر پر سوئی ہوئی ہوتی تھی، پھر جب آپ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے بھی بیدار کر دیتے، پھر میں بھی وتر ادا کر لیتی. اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وتر پڑھتے تو مجھے کہتے: (قُومِي، فَأَوْتِرِي يَا عَائِشَةُ) ''اے عائشہ! اٹھو اور وتر پڑھ لو'' [البخاری: ۹۹۷، مسلم: ۷۴۴]

امام نوویؒ کہتے ہیں:

''یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ وتر رات کے آخری حصے میں پڑھنا مستحب ہے، چاہے انسان تہجد پڑھتا ہو یا نہ پڑھتا ہو، بشرطیکہ اسے رات کے آخری حصے میں بیدار ہونے کا یقین ہو، چاہے خود بخود بیدار ہو یا کوئی اور اسے بیدار کر دے، اور جہاں تک سونے سے پہلے وتر پڑھنے کے حکم کا تعلق ہے تو وہ اس شخص کے حق میں ہے جسے سو کر بیدار ہونے کا یقین نہ ہو'' [شرح صحیح مسلم: ۲/۲۷۰، فتح الباری: ۲/۴۸۷]

⑬ وتر فوت ہو جائے تو اسے قضا کرنا چاہیئے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب کوئی نماز شروع فرماتے تو اسے ہمیشہ جاری رکھتے، اور جب آپ ﷺ پر نیند غالب آ جاتی یا آپ کو کوئی تکلیف ہوتی جس سے آپ قیامِ لیل نہ کر پاتے تو دن کے وقت آپ ﷺ بارہ رکعات پڑھ لیتے، اور مجھے نہیں معلوم کہ اللہ کے نبی ﷺ نے کبھی ایک ہی رات میں پورا قرآن مجید پڑھا ہو، اور نہ ہی آپ ﷺ نے کبھی پوری رات نماز پڑھی، اور نہ ہی کبھی پورا مہینہ روزے رکھے سوائے ماہِ رمضان کے.... [مسلم: ۷۴۶]

اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ نَامَ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ بَيْنَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ)

ترجمہ: ''جو شخص اپنا ورد یا اس کا کچھ حصہ نیند کی وجہ سے نہ پڑھ سکے، اور اسے نمازِ فجر اور نمازِ ظہر کے درمیان پڑھ لے تو وہ اس کیلئے ایسے ہی لکھ دیا جاتا ہے جیسا کہ اس نے اسے رات کو پڑھا'' [مسلم: ۷۴۷]

اور حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(مَنْ نَامَ عَنِ الْوِتْرِ أَوْ نَسِيَهُ فَلْيُصَلِّ إِذَا أَصْبَحَ أَوْ ذَكَرَهُ)

ترجمہ: ''جو شخص نیند کی بناء پر یا بھول کر وتر نہ پڑھ سکے وہ صبح اٹھ کر یا جب اسے یاد آئے تو پڑھ لے'' [ابوداؤد: ۱۴۳۱، ابن ماجہ: ۱۱۸۸، الترمذی: ۴۶۵، الحاکم: ۱/۳۰۲، وصححہ ووافقہ الذہبی، واحمد: ۳/۴۴۔ وصححہ الألبانی فی إرواء الغلیل: ۲/۱۵۳]

لہٰذا بہتر یہ ہے کہ جب کوئی شخص وتر بھول جائے یا اس سے سو جائے، تو وہ سورج کے بلند ہونے کے بعد اسے اپنی عادت کے مطابق جفت عدد میں قضا کر لے، مثلاً اگر وہ گیارہ رکعات پڑھتا تھا تو دن کے وقت بارہ رکعات پڑھ لے، اور اگر وہ نو رکعات پڑھتا تھا تو دن کے وقت دس رکعات پڑھ لے... وعلیٰ ہذا القیاس

اور میں نے امام ابن بازؒ سے بلوغ المرام کی حدیث ۴۱۲ کی شرح کے دوران سنا تھا کہ ''بہتر یہ ہے کہ وہ وتر کو قضا کرے، لیکن طاق عدد میں نہیں بلکہ جفت عدد میں، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند یا بیماری کی بناء پر وتر نہیں پڑھ سکتے تھے تو دن کے وقت بارہ رکعات پڑھ لیتے تھے''.

⓬ فرض نمازوں میں قنوتِ نازلہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات ثابت ہے کہ آپ نے ایک مرتبہ مصیبت کے موقعہ پر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ایک ماہ تک ایک قوم کے خلاف بددعا کی، اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے ان صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کیلئے دعا فرمائی جنہیں کمزور سمجھ کر کچھ لوگوں نے قیدی بنالیا تھا، اور انہیں ہجرت کرنے سے منع کر دیا تھا، لیکن جب یہ صورتحال ختم ہوگئی تو آپ ﷺ نے قنوتِ نازلہ بھی چھوڑ دی، اور کبھی آپ ﷺ نے اور نہ ہی آپ کے خلفاءِ راشدین رضی اللہ عنہم نے نمازِ فجر یا اس کے علاوہ کسی اور نماز میں قنوتِ نازلہ پر ہمیشگی نہیں فرمائی، بلکہ جیسے ہی اس کا سبب ختم ہوتا، وہ اسے ترک کر دیتے، اور ہمیشہ جاری نہ رکھتے، لہذا سنت یہ ہے کہ جب کوئی مصیبت نازل ہو تو اس کے مطابق دعا کی جائے، چاہے دعا کسی کے حق میں ہو یا کسی کے خلاف ہو.

[دیکھئے: فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ: ۲۱/۱۵۱، ۲۳/ ۹۸، زاد المعاد: ۱/ ۱۷۲]

اور نبی کریم ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء تمام نمازوں میں قنوتِ نازلہ پڑھی، تاہم مغرب اور فجر میں اس کی زیادہ تاکید پائی جاتی ہے، اور جیسے ہی اس کا سبب ختم ہوا، آپ ﷺ نے اسے ترک کر دیا، حتی کہ فجر میں بھی اسے چھوڑ دیا، اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ نمازِ فجر میں ہمیشہ قنوت کو جاری رکھنا بدعت ہے، ہاں اگر اس کا سبب جاری رہے تو قنوت بھی جاری رکھی جاسکتی ہے.

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے ذکر کیا ہے کہ قنوت کے مسئلے میں مسلمانوں کے تین مختلف نظریات پائے جاتے ہیں:

ایک یہ ہے کہ قنوت منسوخ ہے اور ہر قسم کی قنوت بدعت ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے قنوت پڑھی، پھر اسے چھوڑ دیا، اور چھوڑ دینا اس کے منسوخ ہونے کی دلیل ہے.

دوسرا یہ ہے کہ قنوت مشروع ہے اور اسے نمازِ فجر میں ہمیشہ جاری رکھنا سنت ہے.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور تیسرا یہ ہے کہ قنوت بوقت ضرورت مسنون ہے، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم نے قنوت پڑھی، پھر اس کے اسباب کے ختم ہونے پر اسے چھوڑ دیا، لہذا مصائب کے وقت ہی قنوت کا پڑھنا مشروع ہے. اور یہ فقہاء الحدیث کا مذہب ہے، اور یہی درست ہے [فتاوی ابن تیمیہ: ۲۳/۹۹، ۱۰۵۔۱۰۸]

نیز ان کا کہنا ہے کہ ''وتر کے علاوہ کسی اور نماز میں قنوت کا پڑھنا مشروع نہیں، الا یہ کہ مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو تمام نمازی تمام نمازوں میں خصوصا فجر اور مغرب میں اس مصیبت کے مطابق قنوت پڑھ سکتے ہیں''. [الاختیارات الفقہیہ: ۹۷]

قنوتِ نازلہ کے بارے میں مختلف احادیث

(۱) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک ماہ تک رعل اور ذکوان نامی قبائل پر بددعا کرتے رہے.

اور صحیح مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے تیس دن تک ان لوگوں پر بددعا کی جنہوں نے بئرِ معونہ کے مقام پر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو شہید کیا تھا.

اور تیسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ کو اتنا غم کبھی نہیں ہوا جتنا ان ستر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شہادت پر ہوا جنہیں قراء کہا جاتا تھا اور انہیں بئرِ معونہ کے مقام پر شہید کردیا گیا تھا، اس لئے رسول اللہ ﷺ پورا مہینہ ان کے قاتلوں پر بددعا کرتے رہے.

[البخاری: ۱۰۰۴، مسلم: ۶۷۷]

(۲) حضرت خفاف بن ایماء الغفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے رکوع کیا، پھر سر اٹھایا اور فرمایا:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

(غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا ، وَأَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ ، وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْ بَنِيْ لِحْيَانَ ، وَالْعَنْ رِعْلاً وَذَكْوَانَ)

ترجمہ: ''قبیلہ (غفار) کی اللہ تعالی نے مغفرت کردی، اور قبیلہ (اسلم) کو اللہ تعالی نے محفوظ رکھا، اور قبیلہ (عصیہ) نے اللہ تعالی اور اس کے رسول (ﷺ) کی نافرمانی کی، اے اللہ ! بنی لحیان پر لعنت بھیج، اور رعل اور ذکوان پر بھی لعنت بھیج''

اس کے بعد نبی کریم ﷺ سجدہ ریز ہو گئے. [مسلم:٦٧٩]

(۳) حضرت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے نمازِ فجر اور نمازِ مغرب میں قنوت پڑھی. [مسلم:٦٧٨]

(۴) حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مغرب اور فجر کی نماز میں قنوت پڑھی جاتی تھی. [البخاری:۷۹۸، ۱۰۰۴]

(۵) ابو سلمہ ؒ کا بیان ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''میں رسول اللہ ﷺ کی نماز تمہارے قریب کرونگا، پھر وہ (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نمازِ ظہر، نمازِ عشاء اور نمازِ فجر کی آخری رکعت میں جب **سمع اللہ لمن حمدہ** کہتے تو مومنوں کیلئے دعا کرتے، اور کافروں پر لعنت بھیجتے. [البخاری:۷۹۷، مسلم:٦٧٦]

(٦) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسلسل ایک ماہ تک ظہر، عصر، مغرب، عشاء، اور فجر کی نمازوں کی آخری رکعت میں (سمع اللہ لمن حمدہ) کہتے تو بنی سلیم کے قبائل (رعل، ذکوان، عصیہ) پر بددعا کرتے، اور جو لوگ آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے وہ آمین کہتے. [ابوداود:۱۴۴۳، والحاکم:۱/ ۲۲۵۔ شیخ البانیؒ نے اس کی سند کو صحیح سنن ابی داؤد میں حسن قرار دیا ہے. إرواء الغلیل:۲/۱٦۴]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

(۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نماز کی آخری رکعت
ں سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد قنوت پڑھتے، اور دعا کرتے ہوئے یوں
ماتے: (اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ بْنَ الْوَلِيْدِ ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِيْ
بِيْعَةَ ، وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَکَ عَلٰی مُضَرَ ،
هُمَّ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِيْنَ كَسِنِيْ يُوْسُفَ)

ترجمہ: ''اے اللہ! ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام، عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مومنوں
نجات دے، اے اللہ! مضر پر اپنا سخت عذاب نازل فرما، اے اللہ! انہیں قحط سالی میں
ا فرما جیسا کہ یوسف (علیہ السلام) کے زمانے کی قحط سالی تھی''۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: پھر میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ نے
ت چھوڑ دی ہے، تو میں نے کہا: میں دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کیلئے دعا
ڑ دی ہے؟ تو مجھے جواب دیا گیا کہ آپ دیکھتے نہیں کہ وہ (جن کیلئے دعا کرتے
) واپس آچکے ہیں! [البخاری:۸۰۴، مسلم:۶۷۵]

اور بخاری کی ایک اور روایت میں یہ الفاظ ہیں:
رسول اللہ ﷺ جب کسی پر بددعا، یا کسی کے حق میں دعا کرنا چاہتے تو رکوع کے بعد
تے۔ [البخاری:۴۵۶۰]

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز میں، اور بخاری کی
اور روایت میں ہے کہ عشاء کی نماز کے دوران قنوت پڑھتے تھے۔
[البخاری:۴۵۹۸، مسلم:۶۷۵]

(۸) عبدالرحمٰن بن ابزی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کے پیچھے فجر کی نماز پڑھی، تو میں نے انہیں قراءت کے بعد اور رکوع سے پہلے یہ دعا پڑھتے ہوئے سنا:

(اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ ، وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ ، وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ، نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ ، وَنَخْشٰى عَذَابَكَ ، إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ ، وَنَسْتَغْفِرُكَ ، وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ ، وَلَا نَكْفُرُكَ ، وَنُؤْمِنُ بِكَ ، وَنَخْضَعُ لَكَ ، وَنَخْلَعُ مَنْ يَّكْفُرُ)

ترجمہ: ''اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں، اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے اور سجدہ کرتے ہیں، اور ہم تیری طرف ہی جدوجہد کرتے اور لپکتے ہیں، ہم تیری رحمت کے امیدوار اور تیرے عذاب سے ڈرنے والے ہیں، یقیناً تیرا عذاب کافروں کو ملنے والا ہے، اے اللہ! ہم تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں، اور تیری مغفرت کے طلبگار ہیں، اور تجھ پر خیر و بھلائی کی تعریف کرتے ہیں، اور تیری ناشکری نہیں کرتے، اور تجھ پر ایمان لاتے اور تیرے لئے جھکتے ہیں، اور جو کفر کرتا ہے اسے چھوڑ دیتے ہیں''.

[رواه البيهقي : ٢/٢١١ وصحح إسناده ، وصححه الألباني : إرواء الغليل:٢/١٧٠]

اور دوسری روایت میں ہے کہ انہوں نے رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر، اور اونچی آواز کے ساتھ قنوت پڑھی .[البیہقی :۲/۲۱۲ وصحہ ، الشیخ الألبانی'' کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے قنوت کا رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد دونوں طرح پڑھنا ثابت ہے. ارواء الغلیل:۲/۱۷۱]

(۹) حضرت سعد بن طارق الأشجعی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سے کہا: ابا جان! آپ نے رسول اللہ ﷺ کے پیچھے، پھر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ، اور پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز پڑھی، اور پھر یہاں کوفہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پیچھے تقریباً پانچ سال نماز پڑھتے رہے ہیں، تو کیا یہ تمام حضرات نمازِ فجر میں قنوت پڑھتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا: پیارے بیٹے! یہ ایسا عمل ہے جو پہلے نہیں تھا، اب وجود میں آیا ہے! [الترمذی: ۴۰۲، النسائی: ۱۰۸۰، ابن ماجہ: ۱۲۴۱، احمد: ۶/۳۹۴ـ وصححہ الألبانی فی إرواء الغلیل: ۴۳۵]

لہٰذا عام حالات میں نمازِ فجر میں قنوت کا پڑھنا بدعت ہے، ہاں اگر ہنگامی حالات ہوں، اور عام مسلمانوں پر کوئی مصیبت نازل ہو تو مخصوص حالات میں نمازِ فجر میں قنوت پڑھی جاسکتی ہے، اسی لئے حضرت سعد بن طارق رضی اللہ عنہ نے اسے (مُحْدَث ۔ نیا کام) قرار دیا، اور ان کے اس اثر سے ' جس میں سنتِ رسول ﷺ اور سنتِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کا ذکر کیا گیا ہے' معلوم ہوتا ہے کہ قنوتِ نازلہ کا سبب موجود ہو تو اس کا پڑھنا مشروع ہے، ورنہ یہ نماز کی کوئی دائمی سنت نہیں، نیز یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قنوتِ نازلہ کی کوئی خاص دعا نہیں، بلکہ سببِ قنوتِ نازلہ کے مطابق کوئی بھی دعا کی جاسکتی ہے، جیسا کہ نبی کریم ﷺ اور ان کے خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کرتے تھے.

[فتاوی ابن تیمیہ: ۲۳/ ۱۰۹، زاد المعاد: ۱/ ۲۸۲]

درج بالا تمام احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ مخصوص ہنگامی/ اضطراری حالات میں قنوتِ نازلہ مسنون ہے، اور یہ تمام نمازوں میں پڑھی جاسکتی ہے، تاہم مغرب اور فجر میں اس کی زیادہ تاکید کی گئی ہے، اور بہتر یہ ہے کہ قنوت رکوع سے اٹھنے کے بعد ہاتھ اٹھا کر جہراً کی جائے، اور مقتدیوں کیلئے مشروع ہے کہ وہ امام کی دعا پر آمین کہیں.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تنبیہ : حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک ضعیف حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز میں مسلسل قنوت پڑھتے رہے یہاں تک کہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے . [احمد: ۳/۱۶۲، الدارقطنی : ۲/۳۹ ۔ وضعفہ الألبانی فی السلسلۃ الضعیفۃ : ۱۲۳۸ ۔ اور میں نے امام ابن بازؒ سے بھی بلوغ المرام کی حدیث: ۳۲۵ کی شرح کے دوران سنا تھا کہ یہ روایت ہر حال میں ضعیف ہے اور حضرت سعد بن طارق رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کے ضعیف ہونے کی دلیل ہے]

دائمی سنتوں میں تیسری قسم نمازِ چاشت ہے

❶ نمازِ چاشت سنتِ مؤکدہ ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ خود بھی اسے پڑھتے رہے، اور آپ نے اپنے بعض صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو بھی اس کا تاکیدی حکم دیا، اور ایک آدمی کو تاکیدی حکم پوری امت کیلئے تاکیدی حکم ہوتا ہے، الا یہ کہ کسی شخص کیلئے اس کے خاص ہونے کی دلیل ثابت ہو، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

(أَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ ﷺ بِثَلَاثٍ [لَا أَدَعُهُنَّ حَتّٰی أَمُوْتَ] ، صِیَامِ ثَلَاثَةِ أَیَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ، وَرَكْعَتَیِ الضُّحٰی ، وَأَنْ أُوْتِرَ قَبْلَ أَنْ أَنَامَ)

" مجھے میرے خلیل حضرت محمد ﷺ نے تین باتوں کا تاکیدی حکم دیا ہے، جنہیں میں مرتے دم تک نہیں چھوڑوں گا، ہر مہینے میں تین دن کے روزے، چاشت کی دو رکعات، اور یہ کہ میں نمازِ وتر سونے سے پہلے پڑھوں "۔ [البخاری: ۱۹۸۱، ۱۱۷۸، مسلم: ۷۲۱]

اور بعینہ یہی وصیت رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ کو بھی فرمائی . [مسلم: ۷۲۲]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور میں نے امام عبدالعزیز بن بازؒ سے سنا تھا کہ

''یہ دونوں صحیح حدیثیں اس بات کی قطعی دلیل ہیں کہ نمازِ چاشت سنتِ مؤکدہ ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ جب کسی ایک شخص کو کسی عمل کا تاکیدی حکم دیں تو وہ پوری امت کیلئے ہوتا ہے، اور وہ صرف اس شخص کیلئے خاص نہیں ہوتا، الا یہ کہ آپ ﷺ کسی عمل کے متعلق خود فرمائیں کہ یہ حکم تمہارے لئے ہی خاص ہے تو وہ یقیناً خاص ہوگا، ورنہ آپ ﷺ کا ہر حکم عام ہوتا ہے، اور آپ ﷺ کا اس پر ہمیشہ عمل نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ وہ مسنون نہیں، کیونکہ آپ ﷺ بعض اوقات ایک عمل شروع کرتے تاکہ اس کا مسنون ہونا ثابت ہو جائے، اور پھر اسے چھوڑ دیتے تاکہ یہ ثابت ہو کہ وہ واجب نہیں.

[یہ بات انہوں نے بلوغ المرام کی حدیث: ۴۱۵ کی شرح کے دوران بیان کی]

اور امام نوویؒ نے بھی مذکورہ احادیث ذکر کرنے کے بعد اسی بات کو ترجیح دی ہے کہ نمازِ چاشت سنتِ مؤکدہ ہے.

[شرح صحیح مسلم: ۲۳۷/۵، نیز دیکھئے: فتح الباری: ۵۷/۳]

لہذا درست یہ ہے کہ نمازِ چاشت پر ہمیشگی کرنا سنتِ مؤکدہ ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے اس کا تاکیدی حکم دیا، اور اس کی فضیلت کو بیان فرمایا، اور خود اس پر عمل کیا، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب یہ سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ چاشت کی کتنی رکعات پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: چار رکعات پڑھتے تھے، اور کبھی کبھی زیادہ بھی پڑھ لیتے جتنی اللہ چاہتا. [مسلم: ۷۱۹]

تاہم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس کی نفی بھی مروی ہے، چنانچہ وہ بیان کرتی ہیں کہ

(مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ، وَإِنِّي لَأُسَبِّحُهَا،

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وَإِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ)

ترجمہ: ''میں نے نبی کریم ﷺ کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا، لیکن میں خود پڑھتی ہوں، کیونکہ نبی کریم ﷺ ایک عمل کو' باوجودیکہ آپ اسے جاری رکھنا پسند فرماتے' صرف اس لئے ترک کردیتے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ بھی اس پر عمل کرنا شروع کردیں اور پھر وہ ان پر فرض کردیا جائے''. [البخاری:۱۱۲۸، مسلم:۷۱۸]

اور دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ کیا نبی کریم ﷺ نمازِ چاشت پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے کہا:

(لاَ إِلاَّ أَنْ يَجِيْءَ مِنْ مَغِيْبِهِ) ''نہیں، الا یہ کہ آپ کچھ عرصہ باہر رہے ہوں تو واپس آکر اسے پڑھتے تھے'' [مسلم:۷۱۷]

لیکن اثبات اور نفی میں کوئی تعارض نہیں، کیونکہ انہوں نے نمازِ چاشت کا اثبات اُس خبر کی بنیاد پر کیا جو کہ ان تک پہنچی تھی کہ آپ ﷺ چار رکعات پڑھتے تھے، اور انہوں نے نفی اپنے نہ دیکھنے کی کی ہے، یعنی انہوں نے آپ ﷺ کو نمازِ چاشت پڑھتے ہوئے نہیں دیکھا تھا الا یہ کہ آپ ﷺ باہر رہنے کے بعد واپس آئے ہوں تو تب آپ ﷺ یہ نماز پڑھتے تھے، اور جہاں تک حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اپنے فعل کا تعلق ہے کہ وہ چاشت کی نماز پڑھتی تھیں، تو یہ اس بناء پر تھا کہ انہیں نمازِ چاشت کی فضیلت میں نبی کریم ﷺ کی احادیث پہنچ چکی تھیں، اور دوسرا یہ کہ انہیں یہ بھی معلوم ہوگیا تھا کہ خود آپ ﷺ بھی نمازِ چاشت پڑھتے تھے. [سبل السلام:۳/۶۰]

اور امام الشوکانی ؒ کہتے ہیں:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

”حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں محض اتنی بات ہے کہ انہوں نے اپنے علم کے مطابق خبر دی ہے، جبکہ ان کے علاوہ دیگر کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ نمازِ چاشت سنتِ مؤکدہ ہے اور اس پر ہیشگی کرنی چاہئیے، اور جس کو علم حاصل ہے وہ حجت ہے اس پر جس کو علم حاصل نہیں، خاص طور پر یہ بات مدنظر رہے کہ نمازِ چاشت ان اوقات میں نہیں پڑھی جاتی کہ جن میں عموماً عورتوں کے ساتھ خلوت ہوتی ہے“.

[نیل الأوطار: ۲/۲۵۶]

اور میں نے امام عبدالعزیز بن بازؒ سے بلوغ المرام کی حدیث: ۴۱۵۔۴۱۷ کی شرح کے دوران سنا تھا کہ ان روایات میں تطبیق اس طرح دی جا سکتی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے پہلے اس نماز کے اثبات کی خبر دی، پھر شاید وہ بھول گئیں، یا یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے پہلے نفی کی ہو، پھر انہیں یاد آ گیا ہو، بہر حال اثبات نفی پر حجت ہے، جیسا کہ اثبات اور نفی اگر الگ الگ صحابی سے مروی ہوتے تو ثابت کرنے والے کو نفی کرنے والے پر مقدم کیا جاتا.

❷ نمازِ چاشت کی فضیلت

پہلی حدیث: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (**يُصْبِحُ عَلٰى كُلِّ سُلَامَىٰ مِنْ أَحَدِكُمْ صَدَقَةٌ، فَكُلُّ تَسْبِيحَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَحْمِيدَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَهْلِيلَةٍ صَدَقَةٌ، وَكُلُّ تَكْبِيرَةٍ صَدَقَةٌ، وَأَمْرٌ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيٌ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ، وَيُجْزِئُ مِنْ ذٰلِكَ رَكْعَتَانِ يَرْكَعُهُمَا مِنَ الضُّحٰى**)

ترجمہ: ”تم میں سے ہر شخص کے ہر جوڑ پر ہر دن صدقہ کرنا ضروری ہے، پس ہر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

(سبحان اللہ) صدقہ ہے، اور ہر (الحمدللہ) صدقہ ہے، اور ہر (لا إلہ إلا اللہ) صدقہ ہے، اور ہر (اللہ اکبر) صدقہ ہے، اور نیکی کا ہر حکم صدقہ ہے، اور برائی سے روکنا صدقہ ہے، اور ان سب سے چاشت کی دو رکعات ہی کافی ہو جاتی ہیں''. [مسلم:۷۲۰]

دوسری حدیث: حضرت بریدۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: **(فِیْ الْإِنْسَانِ ثَلَاثُمِائَةٍ وَسِتُّوْنَ مِفْصَلاً ، فَعَلَیْهِ أَنْ یَّتَصَدَّقَ عَنْ کُلِّ مِفْصَلٍ بِصَدَقَةٍ)**

ترجمہ: ''ہر انسان میں تین سو ساٹھ جوڑ ہیں، اور اس پر لازم ہے کہ وہ ہر جوڑ کی جانب سے ایک صدقہ کرے''

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا: اے اللہ کے نبی! کون اس کی طاقت رکھتا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے جواب دیا:

(اَلنُّخَاعَةُ فِیْ الْمَسْجِدِ تَدْفِنُهَا ، وَالشَّیْءُ تُنَحِّیْهِ عَنِ الطَّرِیْقِ ، فَإِنْ لَّمْ تَجِدْ فَرَکْعَتَا الضُّحٰی تُجْزِئُکَ)

ترجمہ: ''مسجد میں پڑی تھوک کو دفن کردو، اور راستے پر پڑی چیز کو ہٹا دو، اگر تم یہ نہ پاؤ تو چاشت کی دو رکعتیں کافی ہو جائیں گی''

[ابوداود:۵۲۴۲، احمد:۵/۳۵۴۔ وصححہ الألبانی]

اور انسان کے جسم میں تین سو ساٹھ جوڑ ہونے کا ثبوت حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی ملتا ہے، جس میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: **(إِنَّهُ خُلِقَ کُلُّ إِنْسَانٍ مِنْ بَنِیْ آدَمَ عَلٰی سِتِّیْنَ وَثَلَاثِمِائَةِ مِفْصَلٍ ....)** [مسلم:۱۰۰۷]

ترجمہ: ''بنی آدم میں سے ہر انسان کی خلقت تین سو ساٹھ جوڑوں پر کی گئی ہے...''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تیسری حدیث: حضرت نعیم بن ھمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:(يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ : يَا ابْنَ آدَمَ ! لَا تُعْجِزْنِيْ مِنْ أَرْبَعِ رَكْعَاتٍ فِيْ أَوَّلِ النَّهَارِ ، أَكْفِكَ آخِرَهُ)

ترجمہ: ''اللہ تعالی فرماتا ہے: اے ابن آدم! تم دن کے اول حصے میں چار رکعات مت چھوڑو، میں دن کے آخری حصے میں تمہیں کافی ہوجاؤنگا''

[ابوداؤد:۱۲۸۹۔وصححہ الألبانی]

چوتھی حدیث: حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

(ابْنَ آدَمَ ! ارْكَعْ لِيْ أَرْبَعَ رَكْعَاتٍ مِنْ أَوَّلِ النَّهَارِ ، أَكْفِكَ آخِرَهُ)

ترجمہ: ''اے ابن آدم! تم دن کے اول حصے میں چار رکعات پڑھا کرو، میں دن کے آخری حصے میں تمہیں کافی ہوجاؤنگا''.[الترمذی:۴۷۵۔وصححہ الألبانی]

پانچویں حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ فجر کے بعد مسجد میں بیٹھے رہنے اور سورج کے بلند ہونے کے بعد نمازِ چاشت کے پڑھنے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشادفرمایا:

(مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ ، ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ، ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ، كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ)

ترجمہ: ''جس شخص نے نمازِ فجر باجماعت ادا کی، پھر طلوع آفتاب تک بیٹھا اللہ کا ذکر کرتا رہا، پھر دو رکعتیں پڑھیں، تو اسے یقینی طور پر مکمل حج وعمرہ کا ثواب ملے گا''.

[الترمذی:۵۸٦۔وصححہ الألبانی، اور میں نے امام ابن بازؒ سے سنا کہ انہوں نے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اسے حسن قرار دیا]

اور یہ بات صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ فجر کی نماز کے بعد اپنی جائے نماز پر بیٹھے رہتے یہاں تک کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو جاتا .

[مسلم: ۶۷۰ عن جابر بن سمرة رضی اللہ عنہ]

③ نمازِ چاشت کا وقت ایک نیزے کے برابر سورج کے بلند ہونے سے لے کر زوالِ آفتاب سے کچھ پہلے تک جاری رہتا ہے، تاہم بہتر یہ ہے کہ اسے سورج کی دھوپ کی گرمی کے وقت پڑھا جائے.

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(صَلَاةُ الْاَوَّابِيْنَ حِيْنَ تَرْمَضُ الْفِصَالُ) [مسلم: ۷۴۸]

ترجمہ: ''اوابین کی نماز اس وقت پڑھی جائے جب دھوپ سخت گرم ہو جائے''.

لہذا جو شخص اسے نیزے کے برابر سورج کے بلند ہونے کے بعد پڑھے اس پر کوئی حرج نہیں، اور جو اسے سخت گرمی کے وقت زوال کا ممنوع وقت شروع ہونے سے پہلے پڑھے تو وہ زیادہ بہتر ہے. [مجموع فتاوی ابن باز: ۱۱/ ۳۹۵]

④ نمازِ چاشت کی کم از کم رکعات دو ہیں، اور زیادہ سے زیادہ رکعات کی کوئی حد نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے دو رکعات کے پڑھنے کا تاکیدی حکم دیا ہے اور اس کی فضیلت بھی بیان فرمائی ہے، جیسا کہ اس حوالے سے چند احادیث پہلے گذر چکی ہیں، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت کا ذکر بھی سابقہ سطور میں کیا جا چکا ہے، جس میں یہ ہے کہ جب ان سے یہ سوال کیا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نمازِ چاشت کی کتنی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

رکعات پڑھتے تھے؟ تو انہوں نے جواب دیا: چار رکعات پڑھتے تھے، اور کبھی کبھی زیادہ بھی پڑھ لیتے جتنی اللہ چاہتا۔ [مسلم:۷۱۹]

جبکہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ دونوں نے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ چاشت کی چھ رکعات پڑھیں۔ [الطبرانی فی الأوسط: ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، الترمذی فی الشمائل: ۲۴۵، وصححہ الألبانی فی الإرواء: ۴۶۳]

اور حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتحِ مکہ کے دن سورج کے بلند ہونے کے بعد ان کے گھر میں آٹھ رکعات پڑھیں، اور ان کا بیان ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اتنی ہلکی نماز پڑھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا، تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم رکوع وسجود مکمل کرتے تھے۔ [البخاری: ۱۱۰۳، مسلم: ۳۳۶]

اور حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اس بات کی دلیل ہے کہ نمازِ چاشت کی زیادہ سے زیادہ رکعات کی کوئی تعداد متعین نہیں، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(.. صَلِّ صَلاَةَ الصُّبْحِ ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلاَةِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰی تَرْتَفِعَ ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِينَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ، ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلاَةَ مَشْهُودَةٌ مَحْضُورَةٌ ، حَتّٰی يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلاَةِ فَإِنَّ حِينَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ...)

ترجمہ: ''تم فجر کی نماز پڑھنے کے بعد نماز پڑھنا بند کردو یہاں تک کہ سورج طلوع ہوکر بلند ہوجائے، کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے، اور اسی وقت کفار اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں، پھر نماز پڑھو کیونکہ اس وقت نماز میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

فرشتے حاضر ہوتے ہیں، یہاں تک کہ جب (سورج آسمان کے عین وسط تک پہنچ جائے اور) تیر کا سایہ بالکل سیدھا کھڑا ہو (نہ دائیں ہو اور نہ بائیں)، تو اس وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ عین اسی وقت جہنم کو بھڑکایا جاتا ہے''۔[مسلم:۸۳۲]

اور سنن ابی داؤد میں اس کے الفاظ یوں ہیں: ''...پھر نماز نہ پڑھو یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے اور وہ ایک تیر یا دو تیروں کے برابر اونچا چلا جائے'' [ابوداؤد:۱۲۷۷]

دوسری قسم: نمازِ نفل کی دوسری قسم وہ نماز ہے جس کیلئے جماعت مشروع کی گئی ہے

وہ نفل نماز جسے باجماعت ادا کرنا مشروع ہے اس میں سے ایک 'نمازِ تراویح ہے:

❶ **تراویح کا مفہوم:** نماز تراویح کو تراویح اس لئے کہتے ہیں کہ لوگ ہر چار رکعات کے بعد کچھ دیر کیلئے آرام کرتے تھے۔

[القاموس المحیط :ص۲۸۲،لسان العرب:۲/۴۶۲]

اور تراویح ماہِ رمضان کے دوران اس قیام کا نام ہے جو رات کے ابتدائی حصے میں ادا کیا جائے، اور اسے ترویحہ بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ لوگ ہر دو رکعات کے بعد کچھ دیر آرام کرتے تھے، اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسے تھی؟ تو انہوں نے کہا:

(مَا كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلاَ فِيْ غَيْرِهِ عَلٰى إِحْدٰى عَشـرَةَ رَكْعَةً : يُصَلِّيْ أَرْبَعًا فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّيْ أَرْبَعًا ، فَلاَ تَسْأَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ، ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلاَثًا ....)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

یعنی "رسول اللہ ﷺ رمضان میں اور اس کے علاوہ باقی تمام مہینوں میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے، پہلے چار رکعات یوں ادا فرماتے کہ ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں مت پوچھو، پھر چار رکعات اس طرح ادا فرماتے کہ ان کی خوبصورتی اور طوالت کے بارے میں بھی مت پوچھو، پھر تین رکعات ادا فرماتے...."

[البخاری:۱۱۴۷، مسلم:۷۳۸]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ کہنا کہ آپ ﷺ پہلے چار رکعات پڑھتے، پھر چار رکعات اور پھر تین رکعات پڑھتے .... یہ اس بات کی دلیل ہے کہ پہلی چار اور دوسری چار کے درمیان کچھ فاصلہ ہوتا، اور اسی طرح دوسری چار اور ان کے بعد تین رکعات کے درمیان بھی فاصلہ ہوتا، اور یہ بات معلوم ہے کہ نبی کریم ﷺ ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی روایت کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے تھے اور آخر میں ایک رکعت کے ساتھ وتر پڑھتے.

[مسلم:۷۳۶، نیز دیکھئے: الشرح الممتع لابن عثیمین:۴/۶۶]

گویا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت پہلی روایت کی تفسیر کر رہی ہے، اور خود نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد کہ

(صَلاۃُ اللَّیْلِ مَثْنٰی مَثْنٰی) "رات کی نفل نماز دو دو رکعات ہے"

[البخاری:۹۹۰، مسلم:۷۴۹] بھی اسی بات کو واضح کر رہا ہے.

❷ نمازِ تراویح سنتِ مؤکدہ ہے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرمان سے بھی اس کی فضیلت بیان فرمائی اور اپنے عمل سے بھی اس کی تاکید کی، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قیامِ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

رمضان کی ترغیب دیتے تھے، لیکن انہیں سختی کے ساتھ اس کا حکم نہیں دیتے تھے، اور آپ ﷺ ارشاد فرماتے:

(مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)

ترجمہ: ''جس شخص نے ایمان کے ساتھ اور اللہ تعالی سے اجر وثواب طلب کرتے ہوئے قیامِ رمضان کیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں''.

[البخاری: ۳۷، مسلم: ۷۵۹]

امام نوویؒ کہتے ہیں کہ تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ نمازِ تراویح مستحب ہے، جبکہ امام ابن قدامہؒ نے ذکر کیا ہے کہ یہ سنتِ مؤکدہ ہے. [شرح صحیح مسلم: ۲۸۶/۶، المغنی لابن قدامہ: ۶۰۱/۲]

③ حدیثِ مذکور میں نمازِ تراویح کی بڑی فضیلت ذکر کی گئی ہے، لہذا جو شخص اسے برحق سمجھتے ہوئے اور اللہ تعالی کی شریعت تصور کرتے ہوئے، اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی جو فضیلت بیان فرمائی اس کی تصدیق کرتے ہوئے، اور پورے اخلاص کے ساتھ اللہ تعالی سے اس کا اجر وثواب اور اس کی رضا کو طلب کرتے ہوئے ادا کرے اسے یہ عظیم فضیلت حاصل ہو سکتی ہے.

[فتح الباری لابن حجر: ۹۲/۱، نیل الأوطار: ۲۳۳/۲]

④ نمازِ تراویح اور قیامِ رمضان کیلئے جماعت مشروع ہے، اور جب تک امام پوری نماز ختم نہ کرلے اس وقت تک اس کے ساتھ نماز جاری رکھنی چاہئے، جیسا کہ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

روزے رکھے، آپ ﷺ نے اس دوران ہمیں قیام نہیں کرایا، یہاں تک کہ صرف سات روزے باقی رہ گئے، چنانچہ آپ ﷺ نے ۲۳ کی رات کو ہمارے ساتھ قیام کیا، اور اتنی لمبی قراءت کی کہ ایک تہائی رات گزر گئی، پھر چوبیسویں رات کو آپ ﷺ نے قیام نہیں پڑھایا، پھر پچیسویں رات کو آپ ﷺ نے قیام پڑھایا، یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی، تو ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول! کاش کہ آپ رات کا بقیہ حصہ بھی قیام ہی پڑھاتے! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ قِيَامَ لَيْلَةٍ)

ترجمہ: " جو شخص امام کے ساتھ قیام کرے یہاں تک کہ امام قیام سے فارغ ہو جائے تو اللہ تعالی اس کیلئے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھ دیتا ہے"

پھر چھبیسویں رات گذر گئی اور آپ ﷺ نے قیام نہیں پڑھایا، پھر ستائیسویں رات کو آپ ﷺ نے اپنے گھر والوں اور ازواجِ مطہرات اور دیگر لوگوں کو جمع کر کے اتنا لمبا قیام پڑھایا کہ ہمیں سحری کے فوت ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے ماہِ رمضان کے باقی ایام میں ہمارے ساتھ قیام نہیں فرمایا".

[احمد : ۱۵۹/۵ ، الترمذی : ۸۰۶، وقال : حسن صحیح ، ابوداؤد : ۱۳۷۵، النسائی : ۱۶۰۵، ابن ماجہ: ۱۳۲۷، ابن خزیمہ: ۲۲۰۶، ابن حبان: ۲۵۳۸۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ آدھی رات کے وقت نکلے اور مسجد میں نماز پڑھنا شروع کر دی، چنانچہ کچھ لوگوں نے بھی آپ ﷺ کی اقتداء میں نماز پڑھی، اور جب صبح ہوئی تو لوگوں نے ایک دوسرے کو اس نماز کے متعلق بتایا، اس لئے دوسری رات کو اور زیادہ لوگ جمع ہو گئے، اور انہوں نے رسول

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اللہ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی، اور جب صبح ہوئی تو تمام لوگوں میں اس نماز کا چرچا ہونے لگا، چنانچہ تیسری رات کو نمازیوں کی تعداد بہت زیادہ تھی، نبی کریم ﷺ ان کی طرف گئے اور انہیں نماز پڑھائی، پھر جب چوتھی رات آئی تو مسجد لوگوں کو اپنے اندر سمونے سے عاجز آ گئی، لیکن رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز تک ان کی طرف نہ نکلے، اس دوران بعض لوگ ''نماز، نماز'' کہتے رہے، لیکن آپ ﷺ فجر تک گھر ہی میں ٹھہرے رہے، پھر باہر گئے، فجر کی نماز پڑھائی، اور پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ پڑھا اور فرمایا:

(أَمَّا بَعْدُ! فَإِنَّهُ لَمْ يَخْفَ عَلَيَّ شَأْنُكُمْ، وَلٰكِنِّيْ خَشِيْتُ أَنْ تُفْرَضَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ فَتَعْجِزُوْا عَنْهَا) وَذٰلِكَ فِيْ رَمَضَانَ .

ترجمہ: ''حمد وثناء کے بعد! مجھ پر تمہارا معاملہ مخفی نہ تھا، بلکہ مجھے صرف اس بات کا اندیشہ تھا کہ کہیں رات کی نماز تم پر فرض نہ کر دی جائے، اور پھر تم اس سے عاجز آ جاؤ''.

اور یہ رمضان المبارک کا واقعہ ہے. [البخاری:۹۲۴ ، مسلم:۷۶۱]

اور حضرت عبد الرحمٰن بن عبد القاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ رمضان المبارک میں رات کے وقت حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ مسجد کی طرف گیا تو ہم نے دیکھا کہ لوگ مختلف ٹولیوں میں منقسم ہیں، کہیں ایک شخص اکیلا نماز پڑھ رہا ہے، اور کہیں ایک شخص اکیلے نماز پڑھنا شروع کرتا ہے تو کچھ لوگ اس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھنا شروع کر دیتے ہیں، یہ منظر دیکھ کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا:

(إِنِّيْ أَرَى لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰى قَارِئٍ وَاحِدٍ لَكَانَ أَمْثَلَ)

''میں خیال کرتا ہوں کہ اگر میں انہیں ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو یہ زیادہ مناسب ہوگا''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

پھر انہوں نے پختہ عزم کرلیا، اور انہیں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پیچھے جمع کردیا، پھر میں دوسری رات کو بھی ان کے ساتھ نکلا تو تمام لوگ ایک ہی قاری کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

(نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ ، وَالَّتِيْ يَنَامُوْنَ عَنْهَا أَفْضَلُ مِنَ الَّتِيْ يَقُوْمُوْنَ . يُرِيْدُ آخِرَ اللَّيْلِ . وَكَانَ النَّاسُ يَقُوْمُوْنَ أَوَّلَهُ)

''یہ ایک اچھا 'نیا' کام ہے، اور یہ جس نماز سے سوئے رہتے ہیں وہ اُس نماز سے بہتر ہے جسے یہ اب پڑھ رہے ہیں''، یعنی رات کے آخری حصے میں، اور لوگ رات کے ابتدائی حصے میں نماز پڑھتے تھے. [البخاری: ۲۰۱۰]

اور یہ تمام احادیث باجماعت نمازِ تراویح اور قیامِ رمضان کی مشروعیت پر دلالت کرتی ہیں، اور یہ کہ جو شخص امام کے ساتھ آخر تک نماز پڑھتا ہے اس کیلئے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھا جاتا ہے.

اور رہا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا یہ قول کہ (**نِعْمَ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ**) یعنی ''یہ ایک اچھا 'نیا' کام ہے'' تو اس سے مراد شرعی بدعت نہیں بلکہ لغوی طور پر نیا کام ہے کیونکہ یہ عمل اس سے پہلے اس صورت میں انجام نہیں دیا جاتا تھا، اس لئے اسے نیا کام قرار دیا، ورنہ شریعت میں اس نماز کیلئے چند اصول موجود تھے جن کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے، اور وہ یہ ہیں:

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیامِ رمضان کی ترغیب دیتے تھے، اور خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کچھ راتیں یہ نماز پڑھاتے رہے، پھر اسے باجماعت پڑھنا اس لئے ترک کردیا کہ کہیں یہ ان پر فرض نہ کردی جائے اور وہ اس سے عاجز آجائیں، اور یہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

خدشہ نبی کریم ﷺ کی وفات کے بعد ختم ہوگیا تھا!

(۲) نبی کریم ﷺ نے سنتِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کی اتباع کرنے کا حکم دیا، اور یہ عمل بھی اسی کا ایک حصہ تھا.

اور میں نے امام عبدالعزیز بن بازؒ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ روایت کی شرح کے دوران سنا تھا کہ یہاں بدعتِ لغویہ مراد ہے، اور مقصود یہ ہے کہ انہوں نے یہ عمل بایں طور شروع کیا تھا کہ پورے ماہِ رمضان المبارک میں اسے باجماعت پڑھتے، اور اس کی ماضی میں کوئی مثال نہیں ملتی تھی، اسی لئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے اچھی بدعت قرار دیا، ورنہ یہ ایک سنت ہے جس پر خود نبی کریم ﷺ نے بعض راتیں عمل کیا.

❺ آخری عشرے میں قیامِ رمضان کا خصوصی اہتمام کرنا چاہئے،

کیونکہ اسی عشرے میں لیلۃ القدر آتی ہے جس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)

ترجمہ: ''جو شخص ایمان کے ساتھ اور طلبِ اجر وثواب کی خاطر لیلۃ القدر کا قیام کرتا ہے اس کے سابقہ گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں'' [البخاری:۲۰۱۴، مسلم:۷۶۰]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب آخری عشرہ شروع ہوتا تو رسول اللہ ﷺ رات بھر جاگتے، اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے، اور کمربستہ ہوکر خوب عبادت کرتے''. [البخاری:۲۰۲۴، مسلم:۱۱۷۴]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عبادات میں جتنی محنت آخری عشرے میں کرتے تھے اتنی کبھی نہیں کرتے تھے. [مسلم:۱۱۷۵]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور حضرت النعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تیئیسویں رات کو تہائی رات تک قیام کیا، پھر پچیسویں رات کو آدھی رات تک کیا، اور ستائیسویں رات کو اتنا لمبا قیام کیا کہ ہمیں یہ گمان ہونے لگا کہ شاید آج ہم سحری نہیں کر سکیں گے. [النسائی:۱۶۰۶۔وصححہ الألبانی]

اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اسی سے ملتی جلتی ہے جس کا تذکرہ سابقہ سطور میں ہو چکا ہے.

❻ نماز تراویح کا وقت نمازِ عشاء کی سنتوں کے بعد شروع ہوتا ہے.

[الشرح الممتع لابن عثیمین:۸۲/۴]

❼ رکعاتِ تراویح کی تعداد

رکعاتِ تراویح کی تعداد کا تعین نہیں کیا گیا ہے کہ جس کے سوا کوئی اور تعداد جائز ہی نہ ہو، بلکہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

(صَلاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى ، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى)

ترجمہ: ''رات کی نفل نماز دو دو رکعات ہے، لہذا تم میں سے کسی شخص کو جب صبح کے طلوع ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت ادا کرلے جو اس کی نماز کو وتر (طاق) بنادے گی''. [البخاری:۹۹۰،مسلم:۷۴۹]

لہذا کوئی شخص اگر بیس رکعات پڑھ کر تین وتر پڑھ لے، یا چھتیس رکعات پڑھ کر تین وتر پڑھ لے، یا اکتالیس رکعات پڑھ لے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے.

[سنن الترمذی : ۱۶۱/۳ ، المغنی لابن قدامۃ : ۶۰۴/۲ ، فتاوی ابن تیمیہ :

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

۲۳/۱۱۲/۲۳۔۱۱۳، سبل السلام للصنعانی: ۳/۲۰۔۲۳]

لیکن افضل تعداد وہ ہے جو خود رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے، اور وہ ہے تیرہ یا گیارہ رکعات، جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ **(كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلَاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً)** یعنی "رسول اللہ ﷺ رات کو تیرہ رکعات پڑھتے تھے". [مسلم: ۷۶۴]

اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسے تھی؟ تو انہوں نے کہا:

(مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى إِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً .....)

یعنی "رسول اللہ ﷺ رمضان میں اور اس کے علاوہ باقی تمام مہینوں میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے...." [البخاری: ۱۱۴۷، مسلم: ۷۳۸]

لہذا یہی تیرہ یا گیارہ رکعات ہی افضل ہیں، اور کامل ثواب بھی اسی تعداد میں ہے۔

[الشرح الممتع لابن عثیمین: ۴/۷۲، فتاوی ابن باز: ۱۱/۳۲۰۔۳۲۴]

اور اگر وہ اس سے زیادہ پڑھنا چاہے تو اس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے، جیسا کہ پہلی حدیث میں اس کی دلیل موجود ہے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تیسری قسم: نماز نفل کی تیسری قسم عمومی نفل نماز ہے، جو کہ دن اور رات میں ہر وقت مشروع ہے سوائے ممنوعہ اوقات کے.

اور اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) نماز تہجد

❶ تہجد کا مفہوم: لفظ تہجد '' **هجد** '' سے ہے، اور اس کا معنی ہے رات کے وقت سونا اور پھر اٹھ کر نماز پڑھنا، اور **متهجد** اس شخص کو کہتے ہیں جو نیند سے بیدار ہو کر نماز کیلئے کھڑا ہو جائے. [لسان العرب: ۴۳۲/۳، القاموس المحیط: ۴۱۸]

❷ نمازِ تہجد سنت مؤکدہ ہے، اور کتاب اللہ، سنتِ رسول ﷺ اور اجماعِ امت سے ثابت ہے.

اور نمازِ تہجد کی عظمت کی بناء پر اللہ تعالی نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ کو حکم دیا: ﴿ **يَا أَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ☆ قُمِ اللَّيْلَ إِلَّا قَلِيلًا ☆ نِصْفَهُ أَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيلًا ☆ أَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا** ﴾[**المزمل**:۱۔۴]

ترجمہ: '' اے کپڑا اوڑھنے والے! رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی قیام کیجئے، رات کا آدھا حصہ یا اس سے کچھ کم کر لیجئے، اس سے زیادہ کیجئے اور قرآن کو خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھا کیجئے''.

اسی طرح فرمایا: ﴿ **وَمِنَ اللَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهِ نَافِلَةً لَّكَ عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا** ﴾[**الإسراء**:۷۹]

ترجمہ: ''اور رات کو تہجد ادا کیجئے، یہ آپ کیلئے زائد کام ہے، ممکن ہے کہ آپ کا رب

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

آپ کو مقامِ محمود پر فائز کردے"۔

نیز فرمایا: ﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْآنَ تَنْزِيلًا ☆ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ آثِمًا أَوْ كَفُورًا ☆ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلًا ☆ وَمِنَ اللَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهُ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيلًا﴾

[الانسان:۲۳-۲۶]

ترجمہ:"ہم نے ہی آپ پر یہ قرآن تھوڑا تھوڑا کر کے نازل کیا ہے، لہذا آپ اپنے رب کے حکم کے مطابق صبر کیجئے، اور ان میں سے کسی گنہگار یا ناشکرے کی بات نہ مانیے، اور صبح و شام اپنے رب کا نام ذکر کیجئے، اور رات کو بھی اس کے حضور سجدہ کیجئے، اور رات کے طویل اوقات میں اس کی تسبیح کیجئے"۔

اور فرمایا: ﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَأَدْبَارَ السُّجُودِ﴾[ق:۴۰]

ترجمہ:"اور رات کو اور سجدے کے بعد بھی اس کی تسبیح کیجئے"

اور دوسرے مقام پر یوں ارشاد فرمایا:

﴿وَمِنَ اللَّيْلِ فَسَبِّحْهُ وَإِدْبَارَ النُّجُومِ﴾[الطور:۴۹]

ترجمہ:"اور رات کو اس کی تسبیح کیجئے اور ستاروں کے غروب ہونے کے بعد بھی"۔

نیز فرمایا: ﴿يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ﴾

[آل عمران:۱۱۳]

ترجمہ:"وہ رات کے اوقات میں اللہ کی آیات کی تلاوت کرتے اور سجدہ ریز رہتے ہیں"۔ اسی طرح اللہ تعالی کا فرمان ہے:

﴿وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ﴾[آل عمران:۱۷]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ترجمہ: ''اور رات کے آخری حصے میں استغفار کرنے والے ہیں''.

❸ رات کے قیام کی فضیلت انتہائی عظیم ہے کیونکہ:

① نبی کریم ﷺ اس کا اتنا اہتمام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک پر ورم آ جاتا، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو (اتنا طویل) قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹنے لگتے، میں عرض کرتی، اے اللہ کے رسول! آپ ایسا کیوں کرتے ہیں، حالانکہ اللہ تعالی نے آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف فرما دی ہیں؟ تو آپ ﷺ ارشاد فرماتے: (**أَفَلاَ أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا**)

''کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں؟'' [البخاری:۴۸۳۷، مسلم:۲۸۲۰]

اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اتنا لمبا قیام فرمایا کہ آپ کے پاؤں مبارک پر ورم ہو گیا، آپ سے کہا گیا کہ اللہ تعالی نے آپ کی اگلی پچھلی تمام خطائیں معاف کر دی ہیں، پھر بھی آپ اتنا لمبا قیام کرتے ہیں! تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (**أَفَلاَ أَكُوْنُ عَبْدًا شَكُوْرًا**) ''کیا میں شکر گذار بندہ نہ بنوں؟'' [البخاری:۴۸۳۶، مسلم:۲۸۱۹]

اور حضرت عبد اللہ بن رواحۃ رضی اللہ عنہ نے چند اشعار میں آپ کے قیام کی کیفیت یوں بیان کی:

وفينا رسول الله يتلو كتابه   إذا انشق معروف من الفجر ساطع

يبيت يجافي جنبه عن فراشه   إذا استثقلت بالكافرين المضاجع

ترجمہ: ''اور ہم میں ایک ایسے اللہ کے رسول ﷺ ہیں جو اس وقت کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں جب صبح صادق کی روشنی پھیلتی ہے، اور آپ رات اس حالت میں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

گذارتے ہیں کہ آپ کا پہلو بستر سے دور رہتا ہے، جبکہ کافر اس وقت اپنی گہری نیند میں مست ہوتے ہیں''.

④ نمازِ تہجد دخولِ جنت کے بڑے اسباب میں سے ایک ہے

حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو لوگ بڑی تیزی کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بڑھے (اور آپ کا استقبال کیا)، اور ہر جانب یہ آواز لگائی گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں، چنانچہ میں بھی لوگوں میں شامل ہو گیا تا کہ آپ کو دیکھ سکوں، پھر جب میں نے آپ کا چہرۂ انور دیکھا تو مجھے یقین ہو گیا کہ یہ چہرہ کسی جھوٹے آدمی کا نہیں ہو سکتا، اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو سب سے پہلی حدیث سنی وہ یہ تھی:

(یٰا أَیُّهَا النَّاسُ ! أَفْشُوْا السَّلَامَ ، وَأَطْعِمُوْا الطَّعَامَ ، وَصِلُوْا الْأَرْحَامَ ، وَصَلُّوْا بِاللَّیْلِ وَالنَّاسُ نِیَامٌ ، تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ)

ترجمہ: ''اے لوگو! سلام کو پھیلاؤ، کھانا کھلاؤ، صلہ رحمی کرو، اور رات کو اس وقت نماز پڑھا کرو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں، (اگر یہ کام کرو گے تو) جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے''.

[ابن ماجہ: ۱۳۳۴، ۳۲۵۱، الترمذی: ۲۴۸۵، ۱۹۸۴ والحاکم: ۱۳/۳، واحمد: ۴۵۱/۵۔ وصححه الألباني في الصحيحة: ۵۶۹ وإرواء الغليل: ۲۳۹/۳]

اور کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

ألهتک لذة نومة عن خير عيش　　مع الخيرات في غرف الجنان

تعيش مخلدا لا موت فيها　　وتنعم في الجنان مع الحسان

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تیقظ من منامک إن خیرا من النوم التھجد بالقرآن

ترجمہ: ''تجھے نیند کی لذت نے اس بہترین زندگی سے غافل کر دیا ہے جو جنت کے بالا خانوں میں خوب سیرت عورتوں کے ساتھ ہوگی، تم وہاں ہمیشہ رہو گے، اور وہاں موت نہیں آئے گی، اور تم جنت میں خوبصورت عورتوں کے ساتھ عیش کرو گے، (لہذا) اپنی نیند سے بیدار ہو جاؤ، کیونکہ نمازِ تہجد میں قرآن پڑھنا سونے سے کہیں بہتر ہے''.

[قیام اللیل للمروزی: ۹۰، التہجد وقیام اللیل لابن ابی الدنیا: ۳۱۷]

③ قیام اللیل جنت کے بالا خانوں میں درجات کی بلندی کا ایک سبب ہے، جیسا کہ حضرت ابو مالک الأشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا يُرٰى ظَاهِرُهَا مِنْ بَاطِنِهَا ، وَبَاطِنُهَا مِنْ ظَاهِرِهَا ، أَعَدَّهَا اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَنْ أَطْعَمَ الطَّعَامَ ، وَأَلَانَ الْكَلَامَ ، وَتَابَعَ الصِّيَامَ ، وَأَفْشَى السَّلَامَ ، وَصَلّٰى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ)

ترجمہ: ''بے شک جنت میں ایسے بالا خانے ہیں کہ جن کا بیرونی منظر اندر سے اور اندرونی منظر باہر سے دیکھا جا سکتا ہے، انھیں اللہ تعالی نے اس شخص کیلئے تیار کیا ہے جو کھانا کھلاتا ہو، بات نرمی سے کرتا ہو، مسلسل روزے رکھتا ہو، اور رات کو اس وقت نماز پڑھتا ہو جب لوگ سوئے ہوئے ہوں''. [احمد: ۳۴۳/۵، ابن حبان (موارد الظمآن): ۶۴۱، الترمذی (عن علی رضی اللہ عنہ): ۲۵۲۷، وحسنہ الألبانی فی صحیح سنن الترمذی وصحیح الجامع: ۲۱۱۹]

④ قیام اللیل پر ہمیشگی کرنے والے متقین اور محسنین میں سے ہیں جو کہ اللہ کی رحمت اور اس کی جنت کے مستحق ہیں، فرمان الہی ہے:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

﴿كَانُوْا قَلِيْلاً مِّنَ اللَّيْلِ مَا يَهْجَعُوْنَ ☆ وَبِالْأَسْحَارِ هُمْ يَسْتَغْفِرُوْنَ﴾

[الذاریات:۱۷،۱۸]

ترجمہ: ''رات کو کم سویا کرتے تھے، اور سحری کے وقت مغفرت مانگا کرتے تھے''.

⑤ اللہ تعالی نے عباد الرحمٰن کی صفات کے ضمن میں قیام اللیل کرنے والوں کی یوں تعریف فرمائی: ﴿وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِيَامًا﴾[الفرقان:۶۴]

ترجمہ: ''اور جو اپنے رب کے حضور سجدہ اور قیام میں رات گذارتے ہیں''.

⑥ اور اللہ تعالی نے قیام اللیل کرنے والوں کے ایمانِ کامل کی شہادت یوں دی:

﴿إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا الَّذِيْنَ إِذَا ذُكِّرُوْا بِهَا خَرُّوْا سُجَّدًا وَسَبَّحُوْا بِحَمْدِ رَبِّهِمْ وَهُمْ لاَ يَسْتَكْبِرُوْنَ ☆ تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُوْنَ ☆ فَلاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا أُخْفِيَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾[السجدہ:۱۵،۱۶،۱۷]

ترجمہ: ''ہماری آیات پر تو وہی ایمان لاتے ہیں کہ جب انہیں ان کے ساتھ نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدہ میں گر جاتے ہیں، اور اپنے رب کی تعریف کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے، ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں، اور ہم نے انہیں جو رزق دیا ہے اس سے خرچ کرتے ہیں، پس کوئی نہیں جانتا کہ ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک کیلئے کیا چیزیں ان کیلئے چھپا کر رکھی گئی ہیں، یہ ان کاموں کا بدلہ ہوگا جو وہ کیا کرتے تھے''.

⑦ اللہ تعالی نے قیام کرنے والوں کو ان لوگوں کے برابر قرار نہیں دیا جو قیام نہیں کرتے، اور اس نے ان ایمان والوں کو اصحابِ علم قرار دیا ہے جو کہ رات کو قیام کرتے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہیں، اور اللہ تعالی نے ان کا مرتبہ دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ بڑا بیان کیا ہے، فرمان الٰہی ہے: ﴿ أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَّقَائِمًا يَّحْذَرُ الْآخِرَةَ وَيَرْجُوْ رَحْمَةَ رَبِّهٖ قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ أُولُوا الْأَلْبَابِ ﴾ [الزمر:۹]

ترجمہ: ''کیا (یہ بہتر ہے) یا جو شخص رات کے اوقات سجدہ اور قیام کی حالت میں عبادت کرتے گذارتا ہے، آخرت سے ڈرتا اور اپنے رب کی رحمت کا امیدوار ہے، ان سے پوچھئے کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟ مگر ان باتوں سے سبق تو وہی حاصل کرتے ہیں جو عقل والے ہیں''.

⑧ قیام اللیل گناہوں کو مٹاتا اور برائیوں سے روکتا ہے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(عَلَيْكُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَإِنَّهُ دَأْبُ الصَّالِحِيْنَ قَبْلَكُمْ ، وَهُوَ قُرْبَةٌ إِلٰى رَبِّكُمْ ، وَمُكَفِّرٌ لِلسَّيِّئَاتِ ، وَمَنْهَاةٌ لِلْآثَامِ)

ترجمہ: ''تم قیام اللیل ضرور کیا کرو کیونکہ یہ تم سے پہلے نیک لوگوں کی عادت تھی، اور اس سے تمہیں تمہارے رب کا تقرب حاصل ہوتا ہے، اور یہ گناہوں کو مٹانے والا، اور برائیوں سے روکنے والا ہے''.

[الترمذی: ۳۵۴۹، الحاکم: ۱/ ۳۰۸، البیہقی: ۲/ ۵۰۲، وحسنہ الألبانی فی صحیح سنن الترمذی، وإرواء الغلیل: ۴۵۲]

⑨ فرض نماز کے بعد قیام اللیل سب سے افضل نماز ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے نمازِ تہجد کی ترغیب دیتے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہوئے ارشاد فرمایا:

(أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ رَمَضَانَ : شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ ، وَأَفْضَلُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ : صَلَاةُ اللَّيْلِ)

ترجمہ: ''رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے ہیں، اور فرض نماز کے بعد سب سے افضل رات کی نماز ہے''. [مسلم:۱۱۶۳]

⑩ مومن کا شرف قیام اللیل میں ہے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے:

(يَا مُحَمَّدُ ! عِشْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ ، وَأَحْبِبْ مَنْ شِئْتَ فَإِنَّكَ مُفَارِقُهُ ، وَاعْمَلْ مَا شِئْتَ فَإِنَّكَ مَجْزِيٌّ بِهِ) ثُمَّ قَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! شَرَفُ الْمُؤْمِنِ قِيَامُ اللَّيْلِ ، وَعِزُّهُ اِسْتِغْنَاؤُهُ عَنِ النَّاسِ)

ترجمہ: ''اے محمد! آپ جتنا عرصہ چاہیں زندہ رہیں، آخر کار آپ پر موت ہی آنی ہے، اور جس سے چاہیں محبت کرلیں، آخر کار آپ اس سے جدا ہونے والے ہیں، اور آپ جو چاہیں عمل کریں، آپ کو اس کا بدلہ ضرور دیا جائے گا''

پھر انہوں نے کہا: ''اے محمد! مومن کا شرف قیام اللیل میں ہے، اور اس کی عزت لوگوں سے بے نیاز ہونے میں ہے''.

[الحاکم : ۳۲۵/۴ ۔ وصححہ ووافقہ الذہبی ، وحسن إسنادہ المنذری فی الترغیب والترہیب:۶۴۰/۱ وحسنہ الألبانی فی الصحیحۃ:۸۳۱]

⑪ قیام اللیل کے عظیم ثواب کی بناء پر قیام کرنے والا قابلِ رشک ہے، کیونکہ قیام

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

دنیا اور اس کے اندر جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (**لاَ حَسَدَ إِلاَّ فِي اثْنَتَيْنِ : رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ يَقُومُ بِهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَهُوَ يُنْفِقُهُ آنَاءَ اللَّيْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ**)

ترجمہ: ''صرف دو آدمی ہی قابلِ رشک ہیں، ایک وہ جسے اللہ تعالی نے قرآن دیا (اسے حفظ کرنے کی توفیق دی) اور وہ اس کے ساتھ دن اور رات کے اوقات میں قیام کرتا ہے، اور دوسرا وہ جسے اللہ تعالی نے مال عطا کیا اور وہ اسے دن اور رات کے اوقات میں خرچ کرتا ہے'' [مسلم:۸۱۵]

④ قیام اللیل میں قراءتِ قرآن کرنا بہت بڑی غنیمت ہے

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(**مَنْ قَامَ بِعَشْرِ آيَاتٍ لَمْ يُكْتَبْ مِنَ الْغَافِلِيْنَ ، وَمَنْ قَامَ بِمِائَةِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْقَانِتِيْنَ ، وَمَنْ قَامَ بِأَلْفِ آيَةٍ كُتِبَ مِنَ الْمُقَنْطِرِيْنَ**)

ترجمہ: ''جو شخص دس آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے وہ غافلوں میں نہیں لکھا جاتا، اور جو شخص سو آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے وہ فرمانبرداروں میں لکھ دیا جاتا ہے، اور جو شخص ایک ہزار آیات کے ساتھ قیام کرتا ہے اسے اجر وثواب کے خزانے حاصل کرنے والوں میں لکھ دیا جاتا ہے''. [ابوداود: ۱۳۹۸، وابن خزیمہ: ۲/۱۸۱:۱۱۴۲، وصححہ الألبانی فی صحیح سنن ابی داود والصحیحۃ:۶۴۳]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(**أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ إِذَا رَجَعَ إِلٰى أَهْلِهِ أَنْ يَجِدَ فِيْهِ ثَلاَثَ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ**

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سِمَانٍ ؟ قُلْنَا : نَعَمْ ، قَالَ : ثَلاَثُ آيَاتٍ يَقْرَأُ بِهِنَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ ثَلاَثِ خَلِفَاتٍ عِظَامٍ سِمَانٍ)

ترجمہ: ''کیا تم میں سے کسی شخص کو یہ بات پسند ہے کہ جب وہ اپنے گھر کو واپس لوٹے تو اس میں تین حاملہ اور بڑی ہی موٹی اور صحتمند اونٹنیاں پائے ؟ ہم نے کہا: جی ہاں، آپ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص اگر تین آیات اپنی نماز میں پڑھ لے تو یہ اسے کیلئے تین حاملہ اور صحتمند اونٹنیوں سے بہتر ہے''. [مسلم:۸۰۲]

اور نبی کریم ﷺ نے قرآن مجید کے ختم کیلئے کم از کم مدت تین دن مقرر فرمائی ہے، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے فرمایا: ''چالیس دن'' ، پھر آپ نے فرمایا: ''ایک ماہ '' ، پھر آپ نے فرمایا: ''بیس دن''، پھر آپ نے فرمایا: ''پندرہ دن''، پھر آپ نے فرمایا: ''دس دن''، پھر آپ نے فرمایا: ''ایک ہفتہ ''، انہوں نے کہا: میں اس سے بھی کم مدت میں قرآن مجید ختم کرنے کی طاقت رکھتا ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: (لاَ يَفْقَهُ مَنْ قَرَأَهُ فِي أَقَلَّ مِنْ ثَلاَثٍ) ''جو شخص اسے تین دن سے کم مدت میں پڑھتا ہے وہ اسے سمجھ نہیں سکتا''. [ابوداود:۱۳۹۵،۱۳۹۰۔وصححہ الألبانی]

❹ قیام اللیل کا سب سے افضل وقت رات کا آخری تہائی حصہ ہے

نمازِ تہجد کا سب سے افضل وقت رات کا آخری تہائی حصہ ہے، تاہم رات کے ابتدائی حصے میں، درمیانے حصے میں اور اس کے آخری حصے میں بھی تہجد پڑھنا جائز ہے، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینے میں اس قدر روزے چھوڑتے کہ ہم یہ گمان کرتے کہ آپ نے اس میں سرے سے روزے رکھے ہی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نہیں، اور کسی مہینے میں اتنے روزے رکھتے کہ ہم یہ گمان کرتے کہ آپ نے کبھی روزہ چھوڑا ہی نہیں، اور رات کے جس حصہ میں آپ نبی کریم ﷺ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھنا چاہتے' ضرور دیکھ لیتے، اور جس حصہ میں آپ کو سوئے ہوئے دیکھنا چاہتے دیکھ لیتے. [البخاری:۱۱۴۱]

اور یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اس مسئلہ میں آسانی ہے، اور کوئی مسلمان رات کے کسی حصے میں جب بآسانی قیام اللیل کرسکتا ہو تو وہ کر لے، تاہم رات کے آخری تہائی حصے میں کرنا افضل ہے، جیسا کہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْآخِرِ، فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَّذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ)

ترجمہ: ''اللہ تعالی اپنے بندے کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب رات کے آخری حصے کا وسط ہوتا ہے، لہذا اگر تم اس بات کی طاقت رکھو کہ اس وقت اللہ کا ذکر کرنے والوں میں شامل ہو جاؤ تو ایسا ضرور کرنا''.

[الترمذی:۳۵۷۹، ابوداود:۱۲۷۷، النسائی:۵۷۲۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَتَعَالٰى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِيْنَ يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ، فَيَقُوْلُ: مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَأَسْتَجِيْبَ لَهُ؟ مَنْ يَّسْأَلُنِيْ فَأُعْطِيَهُ؟ مَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَأَغْفِرَ لَهُ) وفي رواية لمسلم: (فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِيْءَ الْفَجْرُ)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ترجمہ: ''ہمارا رب' جو بابرکت اور بلند وبالا ہے' جب ہر رات کا آخری تہائی حصہ باقی ہوتا ہے تو وہ آسمانِ دنیا کی طرف نازل ہوتا ہے، پھر کہتا ہے: کون ہے جو مجھ سے دعا مانگے تو میں اس کی دعا کو قبول کروں؟ اور کون ہے جو مجھ سے سوال کرے تو میں اسے عطا کروں؟ اور کون ہے جو مجھ سے معافی طلب کرے تو میں اسے معاف کردوں؟''

اور مسلم کی ایک روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: ''پھر وہ بدستور اسی طرح رہتا ہے یہاں تک کہ فجر روشن ہو جائے''. [البخاری: ۱۱۴۵، ۶۳۲۱، ۷۴۹۴، مسلم: ۷۵۸]

اور حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (**إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِّنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ**)

ترجمہ: ''بے شک ہر رات کو ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جس میں کوئی مسلمان بندہ جب اللہ تعالی سے دنیا وآخرت کی کوئی بھلائی طلب کرے تو اللہ تعالی اسے وہ بھلائی ضرور عطا کرتا ہے''. [مسلم: ۷۵۷]

اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (**أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، وَأَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ، وَكَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيَقُومُ ثُلُثَهُ، وَيَنَامُ سُدُسَهُ، وَيَصُومُ يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا، وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى**)

ترجمہ: ''اللہ تعالی کو سب سے محبوب نماز حضرت داود علیہ السلام کی نماز ہے، اور اللہ تعالی کو سب سے محبوب روزے حضرت داود علیہ السلام کے روزے ہیں، وہ آدھی رات سوتے تھے، اور اس کا تیسرا حصہ قیام کرتے تھے، اور اس کا چھٹا حصہ سو جاتے تھے، اور ایک دن

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

روزہ رکھتے تھے اور ایک دن روزہ چھوڑ دیتے تھے، اور جب (دشمن سے) ملاقات کرتے تو راہِ فرار اختیار نہ کرتے''. [البخاری:۱۱۳۱، ۱۹۷۹، مسلم:۱۱۵۹]

اور مسروقؒ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ کونسا عمل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبوب تھا؟ تو انہوں نے جواب دیا: وہ عمل جو ہمیشہ جاری رہے، میں نے کہا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیام کیلئے کب بیدار ہوتے تھے؟ تو انہوں نے کہا: جب مرغے کی آواز سنتے. [البخاری۱۱۳۲، مسلم:۷۴۱]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی بیان کرتی ہیں کہ اللہ تعالی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو رات کے کسی حصے میں بیدار کر دیتا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم طلوعِ فجر سے پہلے ہی اپنا ورد مکمل کر لیتے. [ابوداؤد:۱۳۱۶۔ وحسنہ الألبانی]

❺ رکعاتِ قیام اللیل کی تعداد

قیام اللیل کیلئے کوئی ایک عدد خاص نہیں کیا گیا، جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: **(صَلاةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى ، فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً وَّاحِدَةً تُوْتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلّٰى)**

ترجمہ: ''رات کی نفل نماز دو دو رکعات ہے، لہذا تم میں سے کسی شخص کو جب صبح کے طلوع ہونے کا اندیشہ ہو تو وہ ایک رکعت ادا کر لے جو اس کی نماز کو وتر (طاق) بنا دے گی''. [البخاری:۹۹۰، مسلم:۷۴۹]

تاہم افضل یہ ہے کہ گیارہ یا تیرہ رکعات سے زیادہ نہ پڑھی جائیں، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا عمل یہی تھا، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عشاء سے (جسے لوگ العتمۃ۔ رات کی نماز۔ کہتے ہیں) فارغ ہو کر فجر کی نماز تک

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

گیارہ رکعات پڑھتے تھے، ہر دو رکعات کے بعد سلام پھیرتے، اور آخر میں ایک رکعت وتر پڑھ لیتے..... [مسلم:۷۳۶]

اور جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا گیا کہ رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسے تھی؟ تو انہوں نے کہا:

(مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَزِیْدُ فِیْ رَمَضَانَ وَلاَ فِیْ غَیْرِہٖ عَلٰی إِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً ....)

یعنی ''رسول اللہ ﷺ رمضان میں اور اس کے علاوہ باقی تمام مہینوں میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے ....'' [البخاری:۱۱۴۷، مسلم:۷۳۸]

❻ قیام اللیل کے آداب

① سوتے وقت قیام اللیل کی نیت کرے، اور نیند کے ذریعے اطاعت کیلئے طاقت کے حصول کا ارادہ کرے تاکہ اس کی نیند پر بھی اسے ثواب حاصل ہو، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَا مِنْ امْرِیءٍ تَکُوْنُ لَہٗ صَلَاۃٌ بِلَیْلٍ فَغَلَبَہٗ عَلَیْھَا نَوْمٌ إِلاَّ کَتَبَ اللّٰہُ لَہٗ أَجْرَ صَلَاتِہٖ، وَکَانَ نَوْمُہٗ صَدَقَۃً عَلَیْہِ)

ترجمہ: ''جو شخص رات کو نماز پڑھنے کا عادی ہو، لیکن (کسی رات) اس پر نیند غالب آجائے تو اس کیلئے اس کی نماز کا ثواب لکھ دیا جاتا ہے اور اس کی نیند اس کیلئے صدقہ ہوتی ہے''۔ [النسائی:۱۷۸۴، ابوداود:۱۳۱۴، الموطأ:۱/۱۱۷۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (مَنْ أَتٰی فِرَاشَہٗ وَھُوَ یَنْوِیْ أَنْ یَّقُوْمَ یُصَلِّیْ مِنَ اللَّیْلِ فَغَلَبَتْہُ عَیْنَاہُ حَتّٰی أَصْبَحَ،

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

كُتِبَ لَهُ مَا نَوٰى ، وَكَانَ نَوْمُهُ صَدَقَةً عَلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ عَزَّ وَجَلَّ)

ترجمہ: ''جو شخص اپنے بستر پر اس نیت کے ساتھ آئے کہ وہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھے گا، پھر اس پر نیند غالب آ گئی یہاں تک کہ اس نے صبح کر لی، تو اس کیلئے اس کی نیت کے مطابق اجر لکھ دیا جاتا ہے، اور اس کی نیند اللہ تعالی کی طرف سے اس کیلئے صدقہ ہوتی ہے''. [النسائی: ۱۷۸۷۔ وصححہ الألبانی]

② بیدار ہوتے وقت نیند کے آثار ختم کرنے کی غرض سے اپنا ہاتھ منہ پر پھیرے، پھر (بیدار ہونے کی) دعا پڑھے اور اس کے بعد مسواک کر کے یہ دعا پڑھے:

(لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيْكَ لَهُ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَسُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ)

ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے ساری بادشاہت ہے اور اسی کیلئے تمام تعریفیں ہیں، اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، تمام تعریفیں اللہ کیلئے ہیں، اور اللہ پاک ہے، اور اللہ سب سے بڑا ہے، اور اللہ کی توفیق کے بغیر نہ کسی برائی سے بچنے کی طاقت ہے اور نہ کچھ کرنے کی، اے میرے اللہ! مجھے معاف کر دے''.

کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ''جو شخص رات کو بیدار ہو، پھر یہ دعا پڑھے، تو اس کے بعد وہ جو دعا بھی کرتا ہے، اسے قبول کیا جاتا ہے''. [البخاری: ۱۱۵۴]

اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدا رہوئے، پھر نیند کے آثار ختم کرنے کیلئے اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا، پھر آل عمران کی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

آخری دس آیات کی تلاوت فرمائی...[مسلم:۷۶۳]

اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نیند سے بیدار ہوتے تو اپنا منہ مسواک سے صاف کرتے.[البخاری:۲۴۵، مسلم:۲۵۴]

اس کے بعد وہ نیند سے بیدار ہونے کے دیگر اذکار پڑھے اور اس طرح وضو کرے جیسا کہ اسے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے.[حصن المسلم:۱۲-۱۶]

③ رات کی نفل نماز کا آغاز ہلکی پھلکی دو رکعات سے کرے، کیونکہ یہ نبی کریم ﷺ کے قول وفعل سے ثابت ہے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو نماز پڑھنے کی غرض سے کھڑے ہوتے تو اپنی نماز کا آغاز دو ہلکی پھلکی رکعات سے کرتے.[مسلم:۷۶۷]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَفْتَتِحْ صَلَاتَهُ بِرَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ)

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص جب رات کے قیام کیلئے کھڑا ہو تو دو ہلکی پھلکی رکعات سے اپنی نماز کا افتتاح کرے'' [مسلم:۷۶۸]

④ نمازِ تہجد گھر میں پڑھنا مستحب ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ اپنے گھر میں ہی تہجد پڑھتے تھے، اور حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:(... **فَعَلَيْكُمْ بِالصَّلَاةِ فِي بُيُوتِكُمْ ، فَإِنَّ خَيْرَ صَلَاةِ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الصَّلَاةُ الْمَكْتُوبَةُ**)

ترجمہ: '' لہذا تم پر لازم ہے کہ تم اپنے گھروں میں ہی نماز پڑھا کرو کیونکہ آدمی کی بہترین نماز وہ ہے جسے وہ اپنے گھر میں ادا کرے سوائے فرض نماز کے''

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

[البخاری:۷۱۳۱، مسلم:۷۸۱]

⑤ قیام اللیل بغیر انقطاع کے ہمیشہ جاری رکھنا چاہیئے، اور بہتر یہ ہے کہ مسلمان چند معلوم رکعات پر ہمیشگی کرے، اگر وہ ہشاش بشاش ہو تو ان میں لمبا قیام کرے، اور اگر اس میں سستی ہو تو ہلکا قیام کرے، اور اگر وہ رکعات اس سے فوت ہو جائیں تو وہ انہیں قضا کرے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (**خُذُوْا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ ، فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا ، وَإِنَّ أَحَبَّ الْأَعْمَالِ إِلَى اللّٰهِ مَا دُوْوِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ**)

ترجمہ: ''تم اپنی طاقت کے مطابق ہی عمل کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالی اس وقت تک نہیں اکتا تا جب تک تم خود نہ اکتا جاؤ، اور اللہ تعالی کو سب سے محبوب عمل وہ ہے جس پر ہمیشگی کی جائے چاہے وہ کم کیوں نہ ہو''. [البخاری: ۱۹۷۰، مسلم:۷۸۲ ۔ واللفظ لہ]

اور حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا:

(**يَا عَبْدَ اللّٰهِ ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ ، كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ**)

ترجمہ: ''اے عبد اللہ! تم فلاں آدمی کی طرح نہ بنو کہ وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے قیام اللیل کو چھوڑ دیا''. [البخاری:۱۱۵۲، مسلم:۱۱۵۹]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نماز شروع فرماتے تو اسے ہمیشہ جاری رکھتے، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نیند غالب آجاتی یا آپ کو کوئی تکلیف ہوتی جس سے آپ قیام لیل نہ کر پاتے تو دن کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارہ رکعات پڑھ لیتے.... [مسلم:۷۴۶]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرما

(مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِهِ أَوْ نَامَ عَنْ شَيْءٍ مِنْهُ فَقَرَأَهُ بَيْنَ صَلاةِ الْفَجْرِ وَصَلا الظُّهْرِ كُتِبَ لَهُ كَأَنَّمَا قَرَأَهُ مِنَ اللَّيْلِ)

ترجمہ: ''جو شخص اپنا ورد یا اس کا کچھ حصہ نیند کی وجہ سے نہ پڑھ سکے، اور اسے نماز اور نمازِ ظہر کے درمیان پڑھ لے تو وہ اس کیلئے ایسے ہی لکھ دیا جاتا ہے جیسا کہ اس۔ اسے رات کو پڑھا'' [مسلم: ۷۴۷]

⑥ اگر اس پر اونگھ طاری ہو تو اسے قیام اللیل ترک کر کے سو جانا چاہئیے یہاں تک اس سے اونگھ کے آثار ختم ہو جائیں اور وہ ہشاش بشاش ہو جائے، جیسا کہ حضرت عا رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إِذَا نَعِسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاةِ فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ ، فَإِ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لَعَلَّهُ يَذْهَبُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ)

ترجمہ: ''تم میں سے کسی شخص کو جب حالتِ نماز میں اونگھ آئے تو وہ سو جائے یہ تک کہ اس سے نیند کے آثار ختم ہو جائیں، کیونکہ تم میں سے کوئی شخص جب حالتِ ا میں نماز جاری رکھے تو ہو سکتا ہے کہ وہ استغفار کرنا چاہتا ہو لیکن وہ اپنے آپ کو برا کہنا شروع کر دے''. [البخاری: ۲۱۲، مسلم: ۷۸۶]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَاسْتَعْجَمَ الْقُرْآنُ عَلَى لِسَانِهِ فَلَمْ يَدْرِ يَقُولُ ، فَلْيَضْطَجِعْ)

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص جب رات کو قیام کرے، پھر (اونگھ کی وجہ سے)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کی زبان سے قرآن کی قراءت مشکل ہو جائے، اور اسے کچھ پتہ نہ ہو کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، تو وہ لیٹ جائے''۔ [مسلم: ۷۸۷]

⑦ اس کیلئے مستحب ہے کہ وہ قیام اللیل کیلئے اپنے اہلِ خانہ کو بھی بیدار کرے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو قیام کرتے، پھر جب وتر پڑھنا چاہتے تو مجھے بھی ارشاد فرماتے:

(قُوْمِیْ ، فَأَوْتِرِیْ یَا عَائِشَةُ) ''اے عائشہ! اٹھو اور وتر پڑھ لو''

[البخاری: ۹۹۷، مسلم: ۷۴۴]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً قَامَ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلّٰی ، ثُمَّ أَیْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّتْ ، فَإِنْ أَبَتْ نَضَحَ فِیْ وَجْهِهَا الْمَاءَ ، وَرَحِمَ اللّٰهُ امْرَأَةً قَامَتْ مِنَ اللَّیْلِ فَصَلَّتْ ، ثُمَّ أَیْقَظَتْ زَوْجَهَا ، فَإِنْ أَبٰی نَضَحَتْ فِیْ وَجْهِهِ الْمَاءَ)

ترجمہ: ''اللہ تعالی اس آدمی پر رحمت فرمائے جو رات کو بیدار ہوا اور اس نے نماز پڑھی، پھر اس نے اپنی بیوی کو بھی جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی، اور اگر اس نے انکار کیا تو اس نے اس کے چہرے پر پانی چھڑکا، اور اللہ تعالی اس عورت پر رحمت فرمائے جو رات کو بیدار ہوئی اور اس نے نماز پڑھی، پھر اس نے اپنے خاوند کو بھی جگایا اور اس نے بھی نماز پڑھی، اور اگر اس نے انکار کیا تو اس نے اس کے چہرے پر پانی چھڑکا''۔

[النسائی: ۱۶۱۰، ابن ماجہ: ۱۳۳۶، ابوداؤد: ۱۳۰۸۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دونوں روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

(إِذَا اسْتَيْقَظَ الرَّجُلُ مِنَ اللَّيْلِ وَأَيْقَظَ امْرَأَتَهُ فَصَلَّيَا رَكْعَتَيْنِ ، كُتِبَا مِنَ الذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا وَالذَّاكِرَاتِ)

ترجمہ: ''جب ایک شخص رات کو بیدار ہو اور وہ اپنی بیوی کو بھی جگائے، پھر وہ دو رکعات ادا کریں، تو انہیں اللہ تعالی کا زیادہ ذکر کرنے والوں اور ذکر کرنے والیوں میں لکھ دیا جاتا ہے''۔ [ابن ماجہ:۱۳۳۵،ابوداود:۱۳۰۹۔وصححہ الألبانی]

اور حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے پاس رات کے وقت آئے ، اور آپ نے فرمایا: (أَلَا تُصَلِّيَانِ ؟) ''تم دونوں نماز نہیں پڑھتے؟'' میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جب چاہے گا تو ہمیں اٹھا دے گا! میں نے جب یہ بات کہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے گئے، اور مجھے کوئی جواب نہ دیا، اور جب آپ پیٹھ پھیر رہے تھے تو اس وقت میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ اپنی ران پر مارا اور فرمایا (وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلاً) ''انسان اکثر باتوں میں جھگڑالو واقع ہو ہے''۔ [البخاری:۱۱۲۷،مسلم:۷۷۵]

ابن بطالؒ کا کہنا ہے کہ اس حدیث میں قیام اللیل کی اور اس کیلئے اپنے اہلِ خانہ اور رشتہ داروں کو بیدار کرنے کی فضیلت ذکر کی گئی ہے ۔ [فتح الباری لابن حجر:۳/۱۱]

اور امام طبریؒ کہتے ہیں کہ اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو قیام اللیل کی عظیم فضیلت معلوم نہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی صاحبزادی اور اپنے چچا زاد کو ایسے وقت میں پریشان نہ کرتے جسے اللہ تعالی نے مخلوق کے آرام کیلئے بنایا ہے، لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے آرام وسکون پر قیام اللیل کی فضیلت کو ترجیح دی تا کہ وہ دونوں اسے حاصل کر سکیں ، اور ایہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

انہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان پر عمل کرتے ہوئے کیا:

﴿ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى ﴾ [طہ:۱۳۲]

ترجمہ: ''اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے، اور خود بھی اس پر ڈٹ جایئے، ہم آپ سے رزق نہیں مانگتے، وہ تو ہم خود آپ کو دیتے ہیں، اور انجام (اہلِ) تقویٰ ہی کیلئے ہے''. [المرجع السابق]

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ ''ہماری جانیں اللہ کے ہاتھ میں ہیں، وہ جب چاہے گا تو ہمیں اٹھا دے گا'' یہ بات انہوں نے دراصل اللہ تعالیٰ کے اس فرمان سے لی ہے: ﴿ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا وَالَّتِي لَمْ تَمُتْ فِي مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِي قَضَى عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأُخْرَى إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِقَوْمٍ يَتَفَكَّرُونَ ﴾ [الزمر:۴۲]

ترجمہ: ''اللہ ہی ہے جو موت کے وقت روحیں قبض کر لیتا ہے، اور جو مرا نہ ہو اس کی روح نیند کی حالت میں قبض کر لیتا ہے، پھر جس کی موت کا فیصلہ ہو چکا ہو اس کی روح کو روک لیتا ہے، اور دوسری روحیں ایک مقررہ وقت تک کیلئے واپس بھیج دیتا ہے، غور وفکر کرنے والے لوگوں کیلئے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں''.

اور جہاں تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے ہاتھوں کو اپنی رانوں پر مارنے کا تعلق ہے تو اس کا سب سے بہتر معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حاضر جوابی اور ان کی طرف سے معذرت نہ کرنے پر ایسا کیا.

اور اس حدیث میں قیام اللیل کی ترغیب کے علاوہ یہ بھی ہے کہ ایک انسان اپنے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ساتھی کو اس کا حکم دے سکتا ہے، اور یہ کہ حاکمِ وقت کو اور ہر ذمہ دار کو چاہئیے کہ وہ اپنی رعایا اور اپنے ماتحت لوگوں کی خبر گیری کرے، اور ان کی دینی اور دنیاوی مصلحتوں کا خیال رکھے، اور اس میں یہ بھی ہے کہ نصیحت کرنے والے کو چاہئیے کہ اگر اس کی نصیحت کو قبول نہ کیا جائے یا اس سے ایسی معذرت کر لی جائے جو اسے قبول نہ ہو تو وہ نہ اسے اپنے لئے عار سمجھے اور نہ ہی تشدد اور سختی کرے.

[شرح مسلم للنووی:٦/٣١١، فتح الباری:٣/١١]

اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گھبراہٹ کی حالت میں بیدار ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا:

(سُبْحَانَ اللّٰهِ ! مَاذَا أَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ الْخَزَائِنِ ! وَمَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْفِتَنِ ! أَيْقِظُوْا صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ . يُرِيْدُ أَزْوَاجَهُ حَتّٰى يُصَلِّيْنَ . ، رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ)

ترجمہ: ''سبحان اللہ! اللہ تعالی نے کتنے خزانے نازل فرمائے ہیں! اور کتنے فتنے اتارے ہیں! ان حجروں والیوں کو جگا دو۔ یعنی آپ کی ازواج مطہرات کو تا کہ وہ نماز پڑھ لیں۔ دنیا میں لباس پہننے والی کئی عورتیں قیامت کے دن برہنہ ہونگی!''

[البخاری:١١٥،١١٢٦،٦٢١٨]

الحافظ ابن حجرؒ کا کہنا ہے کہ اس حدیث میں قیام اللیل کی ترغیب دی گئی ہے، اسے واجب نہیں قرار دیا گیا، اور اس میں یہ بھی ہے کہ بیدار ہوتے وقت اللہ تعالی کا ذکر کرنا چاہئیے، اور اپنے گھر والوں کو بھی عبادت کیلئے جگانا چاہئیے، خاص طور پر اس وقت جب قدرتِ الٰہی کی کوئی نشانی ظاہر ہو. [فتح الباری:٣/١١]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور حدیث کے الفاظ ''دنیا میں کئی لباس پہننے والی عورتیں قیامت کے دن برہنہ ہونگی'' کے بارے میں ابن الأثیرؒ کا کہنا ہے کہ یہ دراصل انسان کے اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال صالحہ سے کنایہ ہے، اور گویا آپ ﷺ یوں فرما رہے ہیں کہ کئی مالدار لوگ جنہوں نے دنیا میں کوئی خیر کا کام نہیں کیا، وہ روزِ قیامت فقراء ہونگے، اور لباس پہننے والے اور عیش وعشرت میں زندگی بسر کرنے والے کئی لوگ آخرت کے دن برہنہ اور بدحال ہونگے. [جامع الأصول فی أحادیث الرسول ﷺ :٦/٦٨]

اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ رات کو نماز پڑھتے جتنی اللہ چاہتا، یہاں تک کہ جب رات کا آخری حصہ ہوتا تو آپ اپنے گھر والوں کو بھی بیدار کر دیتے اور فرماتے: اٹھو نماز پڑھو، اٹھو نماز پڑھو، پھر یہ آیت تلاوت فرماتے: ﴿ وَأْمُرْ أَهْلَكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا لَا نَسْأَلُكَ رِزْقًا نَحْنُ نَرْزُقُكَ وَالْعَاقِبَةُ لِلتَّقْوَى ﴾ [طہ:١٣٢]

ترجمہ: ''اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم دیجئے، اور خود بھی اس پر ڈٹ جایئے، ہم آپ سے رزق نہیں مانگتے، وہ تو ہم خود آپ کو دیتے ہیں، اور انجام (اہلِ) تقوی ہی کیلئے ہے''. [الموطأ :٥۔ صححہ الأرناؤط فی جامع الأصول :٦/٦٩، والألبانی فی تحقیق المشکاۃ:١٢٤٠]

⑧ نماز تہجد پڑھنے والا شخص حسب طاقت اس میں قرآن مجید کی قراءت کرے، اور غور وفکر کے ساتھ کرے، اور اسے اختیار ہے، چاہے تو اونچی آواز سے کرے اور چاہے تو پست آواز سے کرے، تاہم اگر اونچی آواز سے قراءت کرنا اسے چست رکھنے کا باعث ہو، یا اس کے پاس کوئی ایسا شخص ہو جو اس کی قراءت سن رہا ہو، یا اس سے فائدہ اٹھا رہا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہوتو پھر قراءت جہرا کرنا افضل ہے، اور اگر اس کے قریب کوئی اور شخص بھی تہجد پڑھ رہا ہو، یا اس کی اونچی آواز سے کسی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتو اس حالت میں قراءت سرا (پست آواز کے ساتھ) کرنا افضل ہے، اور اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو وہ جیسے چاہے قراءت کرے. [المغنی لابن قدامہ:۲/۵۶۲]

اور اس بارے میں احادیث موجود ہیں، چنانچہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا لمبا قیام کیا کہ میں نے ایک برا ارادہ کرلیا ۔ ان سے پوچھا گیا: کس چیز کا ارادہ؟ تو انہوں نے کہا: میں نے یہ ارادہ کرلیا تھا کہ بیٹھ جاؤں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دوں. [البخاری:۱۱۳۵، مسلم:۷۷۳واللفظ لہ]

اور حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک رات میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی، تو آپ نے سورۃ البقرۃ شروع کردی، میں نے دل میں کہا: شاید آپ سو آیات پڑھ کر رکوع کریں گے، لیکن آپ نے قراءت جاری رکھی، میں نے دل میں کہا: شاید آپ اسے دو رکعات میں مکمل کریں گے، لیکن آپ نے قراءت جاری رکھی، میں نے دل میں کہا: شاید اسے مکمل کرکے رکوع میں چلے جائیں گے، لیکن آپ نے اسے ختم کرکے سورۃ النساء شروع کردی، اور اسے بھی ختم کردیا، پھر آپ نے سورۃ آل عمران شروع کردی، اور اسے بھی ختم کردیا، اور آپ ٹھہر ٹھہر کر قراءت کررہے تھے، جب کسی تسبیح والی آیت سے گذرتے تو وہاں تسبیح پڑھتے، اور جب سوال والی آیت سے گذرتے تو وہاں سوال کرتے، اور جب پناہ والی آیت سے گذرتے تو وہاں پناہ طلب کرتے... [مسلم:۷۷۲]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں نبی کریم ﷺ کے ساتھ (نماز میں) کھڑا ہوا، آپ نے سورۃ البقرۃ کی قراءت فرمائی، اور آپ جب رحمت والی آیت سے گذرتے تو رک جاتے اور (رحمت کا) سوال کرتے، اور جب عذاب والی آیت سے گذرتے تو رک کر اللہ تعالی کی پناہ طلب کرتے، پھر آپ ﷺ نے رکوع کیا، اور وہ بھی اتنا ہی لمبا تھا جتنا قیام تھا، آپ رکوع میں یہ دعا بار بار پڑھتے رہے: (**سُبْحَانَ ذِیْ الْجَبَرُوْتِ ، وَالْمَلَکُوْتِ ، وَالْکِبْرِیَاءِ ، وَالْعَظَمَةِ**)، پھر آپ ﷺ نے قیام ہی کے بقدر سجدہ کیا، اور سجدے میں بھی یہی دعا پڑھتے رہے، پھر آپ دوسری رکعت کیلئے کھڑے ہوئے تو اس میں سورۃ آل عمران کی تلاوت فرمائی، اس کے بعد ہر رکعت میں ایک ایک سورت پڑھتے رہے. [ابو داؤد: ۸۷۳، النسائی: ۱۰۴۹۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک رات نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے چار رکعات پڑھیں، اور ان میں سورۃ البقرۃ، سورۃ آل عمران، سورۃ النساء، سورۃ المائدۃ اور سورۃ الأنعام کو پڑھا.

[ابو داؤد: ۸۷۴۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ایک شخص نے بتایا کہ وہ ایک ہی رکعت میں پوری مفصل سورتوں کو پڑھتا ہے، تو انہوں نے کہا: تم اشعار کی طرح قرآن کو انتہائی تیزی کے ساتھ پڑھتے ہو! میں ان ملتی جلتی سورتوں کو جانتا ہوں جن کو ملا کر نبی کریم ﷺ پڑھا کرتے تھے، پھر انہوں نے بیس سورتیں ذکر کیں. [البخاری: ۷۷۵، مسلم: ۸۲۲]

اور ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ان سورتوں میں سے دو دو سورتیں ملا کر

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only. From Islamic Research Center Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ایک رکعت میں پڑھتے تھے. [البخاری:۴۹۹۶]

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: تم قرآن مجید کو شعروں کی طرح انتہائی تیزی کے ساتھ پڑھتے ہو! بے شک کئی لوگ ایسے ہیں جو قرآن مجید کو پڑھتے ہیں لیکن قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترتا، اور جب قرآن دل میں اتر جائے اور اس میں راسخ ہو جائے تو وہ اس کیلئے نفع بخش ہوتا ہے، اور نماز کا سب سے افضل حصہ رکوع وسجود والا حصہ ہے... [مسلم:۸۲۲]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی ایک ہی آیت کو پوری رات قیام کے دوران پڑھتے رہے. [الترمذی:۴۴۸۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم قیام میں صبح ہونے تک ایک ہی آیت بار بار پڑھتے رہے اور وہ ہے: ﴿ **إِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَإِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ** ﴾ [ابن ماجہ:۱۳۵۰۔ وحسنہ الألبانی]

اور یہ تمام احادیث مبارکہ اس بات کی دلیل ہیں کہ رات کی نفل نماز میں اپنی جسمانی اور ایمانی طاقت کے مطابق اور جتنی اللہ تعالی بندے کو توفیق دے، اسے مختلف سورتوں کو پڑھنا چاہیئے.

اور رہی یہ بات کہ قیام اللیل میں قراءت جہرا ہو یا سرا، تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کی نماز میں قراءت کے بارے میں سوال کیا گیا کہ آپ جہرا پڑھتے یا سرا؟ تو انہوں نے جواب دیا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں عمل کیا کرتے تھے، کبھی جہرا اور کبھی سرا. [احمد:۶/ ۱۴۹، ابوداود:۱۴۳۷، الترمذی:۲۹۲۴، النسائی:۱۶۶۲، ابن ماجہ: ۱۳۵۴۔ وصححہ الألبانی]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا: ''اے ابو بکر! آپ نماز پڑھ رہے تھے تو میں آپ کے پاس سے گذرا، اور آپ کی آواز پست تھی!''

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں جس سے سرگوشی کر رہا تھا بس اسی کو سنا رہا تھا!

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اِرْفَعْ قَلِيْلاً) ''اپنی آواز تھوڑی سی اونچی کرلیا کرو''

اور آپ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا: میں آپ کے پاس سے گذرا، آپ نماز پڑھ رہے تھے، اور آپ کی آواز اونچی تھی!

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں سوئے ہوئے لوگوں کو جگا رہا تھا اور شیطان کو بھگا رہا تھا!

تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: (اِخْفِضْ قَلِيْلاً) ''اپنی آواز ذرا پست رکھا کرو''.

[ابوداؤد:۱۳۲۹، الترمذی:۴۴۷۔وصححہ الألبانی]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی کو رات کی نماز میں قراءت کرتے ہوئے سنا تو آپ نے فرمایا:

(يَرْحَمُهُ اللّٰهُ ، لَقَدْ أَذْكَرَنِيْ كَذَا وَكَذَا آيَةً كُنْتُ أَسْقَطْتُهَا مِنْ سُوْرَةِ كَذَا وَكَذَا)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے، اس نے مجھے کتنی آیات یاد کرادی ہیں جنہیں میں فلاں فلاں سورت سے بھول چکا تھا''.

اور دوسری روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مسجد میں ایک آدمی کی قراءت سنی تو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

آپ نے فرمایا: (رَحِمَهُ اللّٰهُ ، لَقَدْ أَذْكَرَنِيْ آيَةً كُنْتُ أُنْسِيْتُهَا)

ترجمہ: ''اللہ تعالیٰ اس پر رحم فرمائے ، اس نے مجھے ایک آیت یاد کرادی ہے جو کہ میں بھول چکا تھا''. [البخاری: ۵۰۳۷، مسلم: ۷۸۸]

اور قرآن مجید کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ جب حافظِ قرآن دن اور رات کی نماز میں اس کی قراءت کرے تو وہ اسے یاد رکھتا ہے، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّمَا مَثَلُ صَاحِبِ الْقُرْآنِ كَمَثَلِ صَاحِبِ الْإِبِلِ الْمُعَقَّلَةِ، إِنْ عَاهَدَ عَلَيْهَا أَمْسَكَهَا ، وَإِنْ أَطْلَقَهَا ذَهَبَتْ)

ترجمہ: ''بے شک حافظِ قرآن کی مثال باندھے ہوئے اونٹ کی طرح ہے، اگر (اس کا مالک) اس کا خیال رکھے تو اسے اپنے قابو میں رکھتا ہے، اور اگر اسے چھوڑ دے تو وہ بھاگ جاتا ہے''.

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے: (وَإِذَا قَامَ صَاحِبُ الْقُرْآنِ فَقَرَأَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ذَكَرَهُ ، وَإِذَا لَمْ يَقُمْ بِهِ نَسِيَهُ)

ترجمہ: ''اور جب حافظِ قرآن قرآن مجید کو برابر دن رات پڑھتا رہے تو وہ اسے یاد رکھتا ہے، اور اگر وہ اس کے ساتھ قیام نہ کرے تو وہ اسے بھول جاتا ہے''.

[البخاری: ۵۰۳۱، مسلم: ۷۸۹]

⑨ قیام اللیل کبھی کبھی با جماعت پڑھنا جائز ہے

کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے با جماعت بھی پڑھا ہے اور اکیلے بھی، تاہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اکثر و بیشتر عادت یہ تھی کہ آپ نفل نماز اکیلے ہی پڑھتے تھے، اور جن صحابۂ کرام

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

رضی اللہ عنہم کا آپ کے ساتھ باجماعت قیام کرنا ثابت ہے ان میں حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ، حضرت انس رضی اللہ عنہ، ان کی والدہ اور ایک یتیم، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ، حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ، حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی خالہ) شامل ہیں جنہوں نے مختلف مواقع پر نفل نماز کم از کم ایک ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ باجماعت پڑھی، اور ان کے بارے میں تمام احادیث اس رسالے میں پہلے گذر چکی ہیں، اسی طرح حضرت عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی ایک ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل نماز پڑھائی۔ [البخاری:۱۱۸۶، مسلم:۳۳]۔

اور اسی طرح یہ بھی ثابت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر میں اپنے کئی صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو نفل نماز باجماعت پڑھائی۔ [المغنی:۲/۵۶۷]

تاہم اسے دائمی سنت بنانا درست نہیں ہے، کبھی کبھار نفل نماز باجماعت پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، سوائے نمازِ تراویح کے کہ جسے ہمیشہ باجماعت پڑھنا سنت ہے۔

[الاختیارات الفقہیہ لابن تیمیہ:۹۸]

⑩ نمازِ تہجد کا اختتام نمازِ وتر کے ساتھ کرے، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(اِجْعَلُوْا آخِرَ صَلاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا)

ترجمہ: ''تم رات کی آخری نماز وتر بناؤ''۔

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ

(مَنْ صَلّٰى مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا (قَبْلَ الصُّبْحِ) فَإِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ بِذٰلِكَ)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

یعنی ''جو شخص رات کو نفل نماز پڑھے وہ اس کے آخر میں (صبح ہونے سے پہلے) نمازِ وتر پڑھے، کیونکہ رسول اللہ ﷺ اس کا حکم دیا کرتے تھے''.

[البخاری:۹۹۸، مسلم:۷۵۱]

⑪ اپنی نینداور اپنے قیام دونوں پر اللہ تعالی سے اجر وثواب کا طلبگار رہو

ایک مرتبہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو موسی الأشعری رضی اللہ عنہ نے آپس میں اعمال صالحہ کا مذاکرہ کیا، تو حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: اے عبد اللہ (ابو موسی الأشعری رضی اللہ عنہ کا نام)! آپ قرآن کیسے پڑھتے ہیں؟ انہوں نے کہا: میں ہمیشہ دن رات پڑھتا رہتا ہوں، اور اے معاذ! آپ کیسے پڑھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: میں رات کے ابتدائی حصے میں سوتا ہوں، پھر بیدار ہو کر قرآن پڑھتا ہوں جتنا اللہ تعالی چاہتا ہے، اور یوں میں اپنی نیند پر بھی اللہ تعالی سے اجر کی امید رکھتا ہوں اور اپنے قیام پر بھی.

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابو موسی رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ قرآن کیسے پڑھتے ہیں؟ تو انہوں نے کہا: میں بیٹھے ہوئے، کھڑے ہوئے، اپنی سواری پر ہر حال میں اور دن اور رات میں ہر وقت پڑھتا رہتا ہوں، اس پر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا: میں رات کو سوتا بھی ہوں اور قیام بھی کرتا ہوں، اور یوں میں نینداور قیام دونوں پر اللہ تعالی سے اجر وثواب کی امید رکھتا ہوں. [البخاری:۴۳۴۱، مسلم:۱۷۳۳]

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں:

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ وہ اپنے آرام پر بھی اسی طرح ثواب کے طلبگار رہتے جیسا کہ تھکاوٹ پر طلبگار رہتے، کیونکہ اگر آرام اس نیت سے کیا جائے کہ تا کہ عبادت آسانی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سے کی جا سکے، تو اس پر بھی ثواب ملتا ہے۔ [فتح الباری: ۸/۶۲]

اور میں نے امام ابن بازؒ سے سنا تھا کہ اس حدیث میں صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کی سیرتِ طیبہ کا ذکر ہے، اور یہ کہ وہ آپس میں عبادات کے متعلق مذاکرہ کرتے تھے، اور نیند اور قیام دونوں پر ثواب کے طلبگار رہتے تھے، لہذا مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے اوقات کو منظّم کرے، کچھ وقت قرآن کیلئے، اور کچھ وقت اپنے دیگر امور کیلئے، اور کچھ وقت اپنے گھر والوں کیلئے خاص کرے.... [یہ بات انہوں نے ریاض شہر کی مسجد (الجامع الکبیر) میں مورخہ ۲۲/ ۷/ ۱۴۱۶ بروز جمعرات کی صبح کو صحیح بخاری کی حدیث ۴۳۴۱ کی شرح کے دوران ذکر کی]

④ قیام اللیل میں کثرتِ رکوع وسجود کے ساتھ لمبا قیام کرنا افضل ہے، بشرطیکہ اپنی طاقت کے مطابق ہو اور اکتائے بغیر ہو، جیسا کہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(أَفْضَلُ الصَّلَاةِ طُوْلُ الْقُنُوْتِ)

'' بہترین نماز وہ ہے جس میں قیام لمبا ہو''. [مسلم: ۷۵۶]

اس حدیث میں (**اَلْقُنُوْت**) کا ذکر ہے اور اس کے کئی معانی ہیں، مثلا: اطاعت، خشوع وخضوع، دعا، نماز، عبادت، قیام، خاموشی، سکون وغیرہ. [النهاية في غريب الحديث والأثر: ۴/ ۱۱۱، مشارق الأنوار: ۲/ ۱۸۶، اور حافظ ابن حجر نے ابن العربی سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے القنوت کے دس معانی ذکر کئے ہیں. فتح الباری: ۲/ ۴۹۱]

اور امام نوویؒ کہتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق تمام علماء کے نزدیک اس حدیث میں قنوت سے مراد قیام ہے. [شرح مسلم: ۶/ ۲۸۱]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre R...

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے کسی شخص نے سوال کیا کہ اللہ تعالی کو سب سے محبوب عمل کونسا ہے، یا یہ سوال کیا کہ ایسا عمل بتائیں جو انہیں جنت میں داخل کردے، تو انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے یہی سوال رسول اللہ ﷺ سے کیا تھا تو انہوں نے ارشاد فرمایا:

(عَلَيْكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ ، فَإِنَّكَ لَا تَسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً إِلَّا رَفَعَكَ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً ، وَحَطَّ عَنْكَ بِهَا خَطِيْئَةً)

ترجمہ: ''تم زیادہ سے زیادہ سجدے کیا کرو، کیونکہ تم اللہ تعالی کی رضا کیلئے ایک سجدہ کرو گے تو وہ اس کے بدلے میں تمہارا ایک درجہ بلند کردے گا اور تمہارا ایک گناہ مٹا دے گا'' [مسلم:۴۸۸]

اور حضرت ربیعہ بن کعب الأسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس رات گذارتا تھا، ایک رات میں آپ کے پاس وضو کا پانی اور آپ کی ضرورت کی اشیاء لایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم سوال کرو'' میں نے کہا: میں آپ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ میں جنت میں آپ کے ساتھ داخل ہوں! آپ ﷺ نے فرمایا: کوئی اور سوال؟ میں نے کہا: بس یہی ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

(فَأَعِنِّيْ عَلٰى نَفْسِكَ بِكَثْرَةِ السُّجُوْدِ)

''تم کثرتِ سجود کے ذریعے اپنے نفس پر میری مدد کرو'' [مسلم:۴۸۹]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(أَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهِ وَهُوَ سَاجِدٌ ، فَأَكْثِرُوا الدُّعَاءَ)

ترجمہ: ''بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ حالتِ سجدہ میں ہوتا ہے، لہذا تم سجدے میں دعا زیادہ کیا کرو'' [مسلم:۴۸۲]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(أَمَّا الرُّكُوعُ فَعَظِّمُوا فِيهِ الرَّبَّ ، وَأَمَّا السُّجُودُ فَاجْتَهِدُوا فِي الدُّعَاءِ، فَقَمِنٌ أَنْ يُسْتَجَابَ لَكُمْ)

ترجمہ: ''تم رکوع میں رب تعالی کی عظمت بیان کیا کرو، اور سجدے میں دعا زیادہ سے زیادہ کیا کرو، کیونکہ عین قریب ہے کہ تمہاری دعا قبول کرلی جائے''. [مسلم: ۴۷۹]

اور علماء کرام رحمہم اللہ کے درمیان اس مسئلہ میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ سجدے کم اور قیام لمبا کرنا افضل ہے یا سجدے زیادہ اور قیام مختصر کرنا افضل ہے؟ چنانچہ ان میں سے بعض علماء کا موقف یہ ہے کہ لمبے قیام کی بہ نسبت رکوع وسجود زیادہ کرنا افضل ہے، اور یہ امام احمدؒ کے شاگردوں کا موقف ہے، اوران کی دلیل سجدے کی فضیلت میں وارد مذکورہ احادیث ہیں.

جبکہ کئی علماء کا کہنا ہے کہ دونوں برابر ہیں.

اور بعض اہل علم نے پہلی رائے کو اختیار کیا ہے، یعنی یہ کہ کثرتِ رکوع وسجود کی بہ نسبت لمبا قیام کرنا افضل ہے، اوران کی دلیل حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی مذکورہ حدیث ہے جس میں بہترین نماز اس نماز کو قرار دیا گیا ہے جس میں لمبا قیام ہو.

[المغنی لابن قدامہ: ۲/۵۶۴، فتاوی ابن تیمیہ: ۲۳/۶۹، نیل الأوطار: ۲/۲۷۰]

اور امام طبریؒ اللہ تعالی کے اس فرمان ﴿ أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا ﴾[الزمر: ۹]

ترجمہ: ''کیا (یہ بہتر ہے) یا جو شخص رات کے اوقات سجدہ اور قیام کی حالت میں عبادت کرتے ہوئے گذارتا ہے''.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only. From

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کے متعلق لکھتے ہیں کہ یہاں (قـانـت) سے مراد نماز میں بحالتِ قیام قراءتِ قرآن کرنا ہے...جبکہ کئی علماء نے کہا ہے کہ اس سے مراد اطاعت ہے.

[جامع البیان:۱/ ۲۶۷]

اور حافظ ابن کثیرؒ کہتے ہیں: ﴿أَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ آنَاءَ اللَّيْلِ سَاجِدًا وَقَائِمًا﴾ [الزمر:۹] یعنی حالتِ سجدہ اور حالتِ قیام میں، اور اسی آیت سے بعض اہل علم نے استدلال کیا ہے کہ قنوت کا معنی صرف قیام ہی نہیں، بلکہ اس کا ایک معنی نماز میں خشوع وخضوع بھی ہے، اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (قـانـت) بمعنی مطیع ہے، یعنی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فرمانبردار. [تفسیر ابن کثیر:۴/ ۴۸]

اور شیخ الإسلام ابن تیمیہؒ نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ رکوع وسجود اور قیام میں نماز لمبی کرنا اس سے بہتر ہے کہ مختصر رکوع وسجود اور قیام کے ساتھ زیادہ رکعات پڑھی جائیں. [فتاوی ابن تیمیہ:۲۳/ ۷۱ اور انہوں نے ذکر کیا ہے کہ جنسِ سجدہ بارہ وجوہات کی بناء پر جنسِ قیام سے افضل ہے]

اور میں نے امام ابن بازؒ سے سنا تھا، انہوں نے فرمایا:

''اہل علم کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے کہ کیا کم سجدے اور لمبا قیام افضل ہے، یا زیادہ سجدے اور مختصر قیام؟ چنانچہ ان میں سے بعض نے پہلی رائے اور بعض نے دوسری رائے کو اختیار کیا ہے، اور جہاں تک نبی کریم ﷺ کی نماز کا تعلق ہے تو آپ کی نماز معتدل تھی، اگر آپ لمبا قیام فرماتے تو رکوع وسجود بھی لمبا فرماتے، اور اگر آپ مختصر قیام فرماتے تو رکوع وسجود بھی مختصر فرماتے، اور یہی سب سے افضل ہے''.

اور انہوں نے ذکر کیا کہ ''سب سے افضل یہ ہے کہ مسلمان اپنی استطاعت کے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

مطابق نمازِ تہجد پڑھے، تاکہ اس میں اکتاہٹ پیدا نہ ہو، لہذا اگر اسے لمبا قیام کرنے میں راحت محسوس ہو تو وہ لمبا قیام کرلے، اور اگر اسے مختصر قیام کرنے میں راحت محسوس ہو، اور وہ یہ سمجھے کہ اس طرح اسے زیادہ خشوع حاصل ہوگا، اور اسے عبادت کی لذت محسوس ہوگی، تو وہ مختصر قیام کرلے، اور سجدے جس قدر زیادہ ہونگے اتنا ہی بہتر ہوگا، لہذا اگر مسلمان لمبا قیام اور زیادہ رکوع وسجود کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو اس کے حق میں یہی افضل ہے کہ وہ دونوں امور کو جمع کرلے، اور یہی معتدل نماز ہے کہ اگر وہ لمبا قیام کرے تو رکوع وسجود بھی لمبے کرے، اور اگر وہ مختصر قیام کرے تو رکوع وسجود بھی مختصر کرے .

[یہ بات انہوں نے منتقی الأخبار کی حدیث ۱۲۶۱ کی شرح کرتے ہوئے ذکر کی]

اور نبی کریم ﷺ عبادت میں انتہائی مشقت اٹھاتے تھے، اور انہیں اس کی لذت محسوس ہوتی تھی، اور آپ بعض اوقات اتنا لمبا قیام فرماتے کہ آپ کے پاؤں مبارک پھٹنے لگتے، جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث سے ثابت ہے جس کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے، اور یہ بھی ثابت ہے کہ آپ نے ایک ہی رکعت میں سورۃ البقرۃ، سورۃ النساء اور سورۃ آل عمران کی تلاوت فرمائی، جیسا کہ صحیح مسلم کی حدیث (۷۷۲) پہلے گذر چکی ہے، اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ آپ ﷺ نے چار رکعات میں سورۃ البقرۃ، سورۃ آل عمران، سورۃ النساء، سورۃ المائدۃ اور سورۃ الأنعام کی قراءت فرمائی.

[ابوداود: ۸۷۳، النسائی: ۱۰۴۹۔ یہ حدیث بھی پہلے گذر چکی ہے]

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ رات کو گیارہ رکعات پڑھتے تھے، اور آپ کا ایک سجدہ پچاس آیات کی قراءت کے برابر ہوتا.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

[البخاری:۹۹۴]

اور آپ ﷺ نمازِ تہجد سے اکتانے کی بجائے اس سے راحت محسوس فرماتے تھے، اور نماز آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک تھی، جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(حُبِّبَ إِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ ، وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلاَةِ)

ترجمہ: ''میرے دل میں عورتوں کی اور خوشبو کی محبت ڈال دی گئی ہے، اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں رکھی گئی ہے'' [احمد:۳/ ۱۲۸، النسائی:۳۹۴۰۔ وصححہ الألبانی]

اور سالم بن ابی الجعد بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا: کاش میں نماز پڑھتا اور مجھے راحت محسوس ہوتی، تو لوگوں نے اسے گویا برا بھلا کہا، تو اس نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا تھا، آپ نے فرمایا:

(يَا بِلاَلُ ! أَقِمِ الصَّلاَةَ ، أَرِحْنَا بِهَا) ''اے بلال! نماز کی اقامت کہو اور ہمیں اس کے ذریعے راحت پہنچاؤ''۔ [ابوداود:۴۹۸۵، ۴۹۸۶۔ وصححہ الألبانی]

تاہم امت کیلئے نبی کریم ﷺ کا فرمان یہ ہے کہ

(خُذُوْا مِنَ الْأَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ ، فَإِنَّ اللّٰهَ لاَ يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوْا)

یعنی ''تم اپنی طاقت کے مطابق ہی عمل کیا کرو، کیونکہ اللہ تعالی اس وقت تک نہیں اکتاتا جب تک تم خود نہ اکتا جاؤ''۔ [البخاری :۱۹۷۰، مسلم:۷۸۲]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّ الدِّيْنَ يُسْرٌ ، وَلَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ أَحَدٌ إِلاَّ غَلَبَهُ ، فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا ، وَأَبْشِرُوْا ، وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ ، وَالْقَصْدَ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

الْقَصْدَ تَبْلُغُوا)

ترجمہ: ''دین (اسلام) یقیناً آسان ہے، اور جو شخص دین میں سختی کرے گا دین اس پر غالب آ جائے گا، لہذا تم (افراط وتفریط سے بچتے ہوئے) درمیانی راہ اختیار کرو، قریب رہو، اور خوش ہو جاؤ، اور صبح، شام اور کچھ رات کے حصے میں عبادت کر کے مدد طلب کرو، اور میانہ روی اور اعتدال سے کام لو، تم یقیناً منزلِ مقصود تک پہنچ جاؤ گے ''.

[البخاری: ۳۹، ۶۴۶۳، مسلم: ۲۸۱۶]

اور میں نے امام ابن بازؒ سے سنا تھا، انہوں نے کہا: ''اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہمارے حق میں بہتر یہ ہے کہ ہم میانہ روی اختیار کریں اور ایسی طوالت سے بچیں جو ہمارے لئے مشقت کا باعث بنے تا کہ ہمارے اندر اکتاہٹ اور عبادت سے سستی پیدا نہ ہو، لہذا مومن کو نمازِ تہجد تو پڑھنی چاہیئے اور عبادت میں محنت بھی کرنی چاہیئے لیکن بغیر کسی مشقت کے، اور اعتدال کی راہ اپناتے ہوئے تا کہ وہ عبادت سے اکتا نہ جائے''.

[یہ بات انہوں نے منتقی الأخبار کی احادیث (۱۲۵۷۔۱۲۶۲) کی شرح کرتے ہوئے ذکر کی]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

۷ قیام اللیل کیلئے معاون اسباب

① فضائلِ قیام اللیل کی معرفت ، اور اللہ تعالی کے ہاں قیام کرنے والوں کے اونچے مقام ومرتبہ کی پہچان

جی ہاں! قیام اللیل کے عظیم فضائل ذہن نشین کیے جائیں اور یہ بات اپنے سامنے رکھی جائے کہ اللہ تعالی نے قیام کرنے والوں کیلئے دنیا وآخرت میں سعادتمندی رکھی ہے، اور اس نے ان سے جنت کا وعدہ کیا ہے، اور ان کے ایمانِ کامل کی شہادت دی ہے، اور یہ کہ وہ اور قیام نہ کرنے والے برابر نہیں ہو سکتے ، اور یہ کہ وہی صحیح معنوں میں اہلِ علم ہیں ، اور قیام اللیل جنت کے بالا خانوں میں درجات کی بلندی اور جنت میں داخلے کا ایک اہم سبب ہے، اور قیام اللیل اللہ تعالی کے نیک بندوں کی صفات میں سے ایک صفت ہے، اور مومن کا شرف اس میں ہے کہ وہ قیام اللیل کرے، اور صرف وہ بندۂ مومن قابلِ رشک ہے جو قیام کرتا ہو..... یہ تمام فضائل' جن کے دلائل گذشتہ صفحات میں گذر چکے ہیں' اگر ہر وقت مدِ نظر رہیں تو مسلمان کے دل میں قیام اللیل کی رغبت پیدا ہوتی ہے اور وہ ان کے حصول کیلئے کوشاں رہتا ہے.

② شیطان کے مکر کو پہچاننا کہ وہ قیام اللیل سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے، حالانکہ قیام اللیل بالکل نہ کرنے سے ہمیں ڈرایا گیا ہے، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہاں ایک آدمی کا ذکر کیا گیا جو رات بھر سویا رہتا ہے، تو آپ نے فرمایا:

(ذَاکَ رَجُلٌ بَالَ الشَّیْطَانُ فِیْ أُذُنِہٖ) أَوْ قَالَ (فِیْ أُذُنَیْہِ)

یعنی'' وہ ایسا شخص ہے جس کے کان (یا کانوں) میں شیطان پیشاب کر کے چلا جاتا

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہے“ [البخاری:۱۱۴۴، ۳۲۷۰، مسلم:۷۷۴]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

﴿ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلٰى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلَاثَ عُقَدٍ ، يَضْرِبُ عَلٰى مَكَانِ كُلِّ عُقْدَةٍ : عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيْلٌ فَارْقُدْ ، فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ ، فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ ، فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقَدُهُ ، فَأَصْبَحَ نَشِيْطًا طَيِّبَ النَّفْسِ ، وَإِلَّا أَصْبَحَ خَبِيْثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ ﴾

ترجمہ: ”تم میں سے کوئی شخص جب سو جاتا ہے تو شیطان اس کی گدی پر تین گرہیں لگا دیتا ہے، اور ہر گرہ کی جگہ پر مارتے ہوئے کہتا ہے: لمبی رات ہے، مزے سے سوئے رہو، پھر اگر وہ بیدار ہو جائے اور اللہ کا ذکر کرے تو ایک گرہ کھل جاتی ہے، اور اگر اٹھ کر وضو کرے تو دوسری گرہ بھی کھل جاتی ہے، اور اگر نماز بھی پڑھے تو تمام گرہیں کھل جاتی ہیں، پھر وہ اس حال میں صبح کرتا ہے کہ وہ ہشاش بشاش اور خوش مزاج ہوتا ہے، ورنہ بد مزاج اور سست ہوتا ہے“۔[البخاری:۱۱۴۲، مسلم:۷۷۶]

اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے فرمایا:﴿ يَا عَبْدَ اللّٰهِ! لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ ، كَانَ يَقُوْمُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ ﴾

ترجمہ: ”اے عبداللہ! تم فلاں آدمی کی طرح نہ بنو کہ وہ رات کو قیام کرتا تھا پھر اس نے قیام اللیل چھوڑ دیا“۔[البخاری:۱۱۵۲، مسلم:۱۱۵۹]

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے ایک خواب دیکھا جسے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

انہوں نے اپنی بہن حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے سامنے ذکر کیا، اور انہوں نے وہ خواب رسول اللہ ﷺ کے سامنے بیان کیا، تو آپ نے ارشاد فرمایا: (**نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُ اللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّيْ بِاللَّيْلِ**) یعنی ''عبداللہ اچھا آدمی ہے، اگر وہ رات کو نماز پڑھتا'' اس کے بعد وہ رات کا کم حصہ سوتے تھے (اور زیادہ حصہ نمازِ تہجد میں گذارتے تھے). [البخاری: ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، مسلم: ۲۴۷۹]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(**إِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ كُلَّ جَعْظَرِيٍّ ، جَوَّاظٍ ، سَخَّابٍ بِالْأَسْوَاقِ ، جِيْفَةٍ بِاللَّيْلِ حِمَارٍ بِالنَّهَارِ ، عَالِمٍ بِأَمْرِ الدُّنْيَا جَاهِلٍ بِأَمْرِ الْآخِرَةِ**)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالی ہر ایسے شخص کو ناپسند کرتا ہے جو انتہائی سخت مزاج، بہت زیادہ کھانے والا ہو، بازاروں میں چیخنے والا ہو، رات کو مردہ پڑا رہتا ہو اور دن کو گدھا بنا رہتا ہو، دنیاوی معاملات کو جاننے والا اور اخروی امور سے ناواقف ہو''.

[ابن حبان ۔ الإحسان ۔: ۷۲ وصححہ الأرناؤط فی تحقیق ابن حبان: ۱/۲۷۴، والألبانی فی الصحیحۃ: ۱۹۵ وصحیح الترغیب والترہیب: ۶۴۵]

④ موت کو یاد کرنا اور کم امیدیں رکھنا، کیونکہ یہ چیز انسان کو عمل صالح پر مجبور کرتی ہے اور اس کی سستی ختم کر دیتی ہے.

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا: (**كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيْبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيْلٍ**)

یعنی ''دنیا میں ایک اجنبی یا مسافر کی طرح رہو''

اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: (**إِذَا أَمْسَيْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الصَّبَاحَ ،**

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

وَإِذَا أَصْبَحْتَ فَلَا تَنْتَظِرِ الْمَسَاءَ ، وَخُذْ مِنْ صِحَّتِكَ لِمَرَضِكَ ، وَمِنْ حَيَاتِكَ لِمَوْتِكَ)

ترجمہ: ''جب تم شام کرلو تو صبح کا انتظار مت کرو، اور جب تم صبح کرلو تو شام کا انتظار مت کرو، اور اپنی صحت کے دوران اپنی بیماری کے دنوں کیلئے اور اپنی زندگی کے دوران اپنی موت کیلئے عمل کرلو'' [البخاری:٦٤١٦]

امام بخاریؒ نے کیا خوب کہا ہے:

اغتنم فی الفراغ فضل رکوع　　فعسی أن یکون موتک بغتة

کم صحیح رأیت من غیر سقم　　ذهبت نفسه الصحیحة فلتة

ترجمہ: ''فراغت کے اوقات میں رکوع کی فضیلت کو غنیمت سمجھو، کیونکہ عین ممکن ہے کہ تمہاری موت اچانک آجائے، اور میں نے کتنے صحتمند دیکھے ہیں جن کی صحتمند جانیں اچانک رخصت ہوگئیں'' [ہدی الساری لابن حجر:٤٨١]

اور جب امام بخاریؒ کو امام عبداللہ بن عبدالرحمٰن الدارمی الحافظؒ کی وفات کی خبر ملی تو انہوں نے کہا:

إن عشت تفجع بالأحبة کلهم　　وبقاء نفسک لا أبا لک أفجع

ترجمہ: ''اگر آپ زندہ رہتے تو تمام احباب کے صدمے آپ کو سہنے پڑتے، اور تمہاری بقاء اللہ نہ کرے اور بھی صدمے کا باعث ہے''.

اور ایک اور شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

صلاتک نور والعباد رقود　　ونومک ضد للصلاة عنید

وعمرک غنم إن عقلت ومهلة　　یسیر ویفنی دائبا ویبید

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ترجمہ: ''تمہاری نماز نور ہے اور بندے سوئے ہوئے ہیں، اور تمہاری نیند نماز کی مخالف ہے، اور اگر تم سمجھو تو تمہاری عمر غنیمت اور تمہارے لئے مہلت ہے، اور وہ آہستہ آہستہ ختم ہوتی جارہی ہے''.

[قیام اللیل۔محمد بن نصر:۴۲، التہجد وقیام اللیل۔ابن ابی الدنیا:۳۲۹]

اور بعض صلحاءِ امت کا کہنا ہے:

عجبت من جسم ومن صحة	ومن فتى نام إلى الفجر
فالموت لا تؤمن خطفاته	في ظلم الليل إذا يسرى
من بين منقول إلى حفرة	يفترش الأعمال في القبر
وبين ماخوذ على غرة	بات طويل الكبر والفجر
عاجله الموت على غفلة	فمات محسورا إلى الحشر

ترجمہ: ''مجھے حیرت ہوتی ہے کسی نوجوان کے جسم پر، اور اس کی صحت پر جو کہ فجر تک سویا رہ جائے، کیونکہ رات جب شروع ہوتی ہے تو اس کے اندھیروں میں موت کے اچانک آجانے سے وہ محفوظ نہیں ہوتا، کتنے لوگوں کو قبر کے گڑھے کی طرف منتقل کردیا گیا جہاں وہ اپنے اعمال ہی کو بستر بناتے ہیں، اور کتنے ایسے لوگ ہیں جن کی اچانک پکڑ کی گئی، اور وہ رات بھر تکبر اور فخر کی حالت میں رہتے تھے، موت نے انہیں غفلت کی حالت میں آلیا، اور وہ حشر تک حسرت وندامت کی حالت میں مر گئے'' [قیام اللیل۔محمد بن نصر:۹۲، التہجد وقیام اللیل۔ابن ابی الدنیا:۳۳]

④ انسان صحت اور فراغت کو غنیمت تصور کرے، تاکہ وہ صحت اور فراغت کے دنوں میں جو عمل کرے وہ اس کیلئے بیماری اور سفر کے دنوں میں بھی لکھا جائے، جیسا کہ حضرت

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ابوموسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:(**إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا**)[البخاری:۲۹۹۶]

ترجمہ:''جب ایک بندہ بیمار ہو جائے یا سفر پر روانہ ہو جائے تو اس کیلئے اس کا عمل اسی طرح لکھا جاتا ہے جیسا کہ وہ اقامت اور صحتمندی کے دنوں میں کیا کرتا تھا''.

لہذا عقلمند کو چاہیئے کہ وہ یہ عظیم فضیلت فوت نہ ہونے دے، اور صحت، فراغت اور اقامت کے دنوں میں زیادہ سے زیادہ عبادت کرے، تا کہ جب وہ مشغول ہو جائے یا (بیماری کی بناء پر) عاجز آ جائے تو اس کیلئے وہ عبادت بدستور لکھی جاتی رہے، اور اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(**نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيهِمَا كَثِيرٌ مِّنَ النَّاسِ : اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ**)

ترجمہ:''دو نعمتیں ایسی ہیں جن میں بہت سارے لوگ خسارے میں رہتے ہیں: صحت اور فراغت''[البخاری:۶۴۱۲]

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:(**اِغْتَنِمْ خَمْسًا قَبْلَ خَمْسٍ : شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ ، وَصِحَّتَكَ قَبْلَ سَقَمِكَ ، وَغِنَاكَ قَبْلَ فَقْرِكَ ، وَفَرَاغَكَ قَبْلَ شُغْلِكَ ، وَحَيَاتَكَ قَبْلَ مَوْتِكَ**)

ترجمہ:''پانچ چیزوں کو پانچ چیزوں سے پہلے غنیمت سمجھو، جوانی کو بڑھاپے سے پہلے، صحت کو بیماری سے پہلے، دولتمندی کو غربت سے پہلے، فراغت کو مشغولیت سے پہلے اور زندگی کو موت سے پہلے''.[الحاکم:۴/۳۰۶۔ وصححہ ووافقہ الذہبی، وابن المبارک فی الزہد من حدیث عمرو بن میمون مرسلا:۱/۱۰۴: برقم:۲، وصححہ الحافظ ابن حجر فی الفتح:۱۱/

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

۲۳۵، وصححہ الألبانی فی صحیح الجامع: ۱۰۸۸]

⑤ رات کو جلدی سونے کی کوشش کرے، تاکہ نیند پوری کرنے کے بعد اسے قوت اور نشاط حاصل ہو اور اسے اس کے ساتھ قیام اللیل اور نمازِ فجر کیلئے مدد مل سکے۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عشاء سے پہلے سونا اور عشاء کے بعد گفتگو کرنا ناپسند کرتے تھے۔ [البخاری: ۵۶۸، مسلم: ۶۴۷]

⑥ آدابِ نیند کا لحاظ کرنا، اور وہ یہ ہیں:

وہ باوضو ہو کر سوئے، اور اگر تحیۃ الوضو کی دو رکعات بھی پڑھ لے تو اور بہتر ہے، اس کے بعد سونے کے اذکار پڑھے، اور اپنی دونوں ہتھیلیوں کو جمع کر کے آخری تین سورتیں پڑھے اور ان میں پھونک مار کر جہاں تک ہو سکے اپنے پورے جسم پر ہاتھوں کو پھیر لے، اپنے سر اور چہرے سے شروع کرے اور اپنے جسم کے سامنے والے حصے پر انہیں پھیر لے، اور یہ عمل تین مرتبہ کرے، پھر آیۃ الکرسی اور سورۃ البقرۃ کی آخری دو آیات پڑھے، اور نیند کے باقی اذکار مکمل کرے۔ [حصن المسلم للمؤلف: ۶۸-۷۸]

یہ اذکار اسے قیام اللیل کی خاطر بیدار ہونے کیلئے مددگار ثابت ہو سکتے ہیں، نیز اس کے علاوہ وہ اپنے قریب ٹائم پیس بھی رکھ لے، یا اپنے گھر والوں، یا رشتہ داروں، یا پڑوسیوں، یا اپنے ساتھیوں میں سے کسی ایک کو تاکید کر دے کہ وہ اسے جگا دیں۔

⑦ قیام اللیل کیلئے معاون دیگر اسباب کو اختیار کرنا، مثلاً یہ کہ وہ کم کھائے، دن کے وقت اپنے آپ کو بے فائدہ کاموں میں مت تھکائے، اور اپنے اوقات کو نفع بخش کاموں کیلئے منظم کرے، اور دن کے وقت قیلولہ کرنا نہ چھوڑے کیونکہ قیلولہ قیام اللیل کیلئے مددگار ثابت ہوتا ہے، اور گناہوں سے اجتناب کرے، کیونکہ امام سفیان ثوریؒ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا:

''میں ایک گناہ کرنے کی بناء پر پانچ ماہ تک قیام اللیل سے محروم رہا''

لہذا گناہوں کی وجہ سے بندہ بہت ساری غنیمتوں سے محروم ہو جاتا ہے، اور قیام اللیل کے لئے سب سے بڑا معاون سبب یہ ہے کہ انسان کا دل مسلمانوں کے متعلق (بغض، کینہ اور حسد وغیرہ) سے، اور اس کا دامن بدعات سے پاک ہو، اور وہ دنیا کے فضول کاموں سے اعراض کرنے والا ہو، اور تمام اسباب میں سب سے بڑا سبب اللہ تعالی سے محبت اور اس پر مضبوط ایمان ہے، جو کہ اسے اس بات پر آمادہ کرتا ہے کہ وہ رات کو اٹھ کر اپنے رب تعالی سے سرگوشی کرے جو کہ اس کے قریب ہوتا ہے اور اسے دیکھ رہا ہوتا ہے، اور یہی چیز اسے قیام اللیل کو لمبا کرنے پر بھی آمادہ کرتی ہے.

[مختصر منہاج القاصدین لابن قدامہ: ٦٧-٦٨]

اور صحیح حدیث میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِّنْ أَمْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ)

ترجمہ: ''بے شک ہر رات کو ایک گھڑی ایسی آتی ہے کہ جس میں کوئی بندۂ مسلمان اللہ تعالی سے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی طلب کرے تو اللہ تعالی اسے وہ بھلائی ضرور عطا کرتا ہے''. [مسلم: ٧٥٧]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

(۲) عمومی نفل نماز کی دوسری قسم دن اور رات کی عام نفل نماز ہے

مسلمان دن اور رات میں' ممنوعہ اوقات کو چھوڑ کر 'جب چاہے عام نفل نماز پڑھ سکتا ہے، اور اس کی نماز دو دو رکعات کی شکل میں ہوگی، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(صَلاۃُ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ مَثْنٰی مَثْنٰی.....)

یعنی" دن اور رات کی نماز دو دو رکعات کی شکل میں ہے..."

[النسائی:۱۱۶۶، ابوداؤد:۱۲۹۵، ابن ماجہ:۱۳۲۲۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالی کے اس فرمان

﴿تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنَاھُمْ یُنْفِقُوْنَ﴾[السجدہ:۱۶]

ترجمہ:" ان کے پہلو بستروں سے الگ رہتے ہیں، وہ اپنے رب کو خوف اور امید سے پکارتے ہیں، اور ہم نے انہیں جو رزق دیا ہے وہ اس سے خرچ کرتے ہیں".

کے متعلق کہتے ہیں: صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے رہتے تھے.

اور حضرت حسن رضی اللہ عنہ اس کے بارے میں کہتے ہیں کہ اس سے مراد قیام اللیل ہے.

[ابوداؤد:۱۳۲۱، الترمذی:۳۱۹۶۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالی کے اس فرمان

﴿کَانُوْا قَلِیْلًا مِّنَ اللَّیْلِ مَا یَھْجَعُوْنَ ☆ وَبِالْأَسْحَارِ ھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ﴾

[الذاریات:۱۷، ۱۸]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ترجمہ: ''رات کو کم سویا کرتے تھے، اور سحری کے وقت مغفرت مانگا کرتے تھے''.

کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ (صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم) مغرب اور عشاء کے درمیان نماز پڑھتے تھے. [ابوداؤد: ۱۳۲۲ـ وصححہ الألبانی]

اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں برابر نماز پڑھتے رہتے تھے، یہاں تک کہ عشاء کی نماز ادا فرماتے.

[الترمذی: ۶۰۴ـ وصححہ الألبانی]

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ان کی والدہ نے ان سے پوچھا: تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کب ملے تھے؟

میں نے کہا: میں کافی عرصے سے انہیں نہیں مل سکا، یہ سن کر وہ ناراض ہوگئیں، تو میں نے کہا: مجھے اجازت دیں، میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاتا ہوں، نمازِ مغرب ان کے ساتھ ادا کرونگا، پھر ان سے التجا کرونگا کہ وہ میرے لئے اور آپ کیلئے اللہ تعالی سے بخشش کی دعا فرمائیں، چنانچہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا، آپ کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی، پھر آپ نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ نمازِ عشاء کا وقت ہوگیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازِ عشاء پڑھائی اور جلدی سے گھر کو جانے لگے، میں بھی آپ کے پیچھے چل دیا، آپ نے میری آواز سنی تو فرمایا: یہ کون' حذیفہ ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں، تو آپ نے فرمایا:

(مَا حَاجَتُکَ غَفَرَ اللّٰہُ لَکَ وَلِأُمِّکَ ؟)

''تمہیں کیا کام ہے، اللہ تعالی تمہاری اور تمہاری والدہ کی مغفرت فرمائے''.

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''یہ دیکھو، ایک ایسا فرشتہ نازل ہوا ہے جو آج رات سے قبل کبھی زمین پر نازل نہیں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ہوا، اس نے اپنے رب سے اجازت طلب کی کہ وہ مجھے سلام کرے، اور مجھے اس بات کی خوشخبری سنائے کہ حضرت فاطمہ (رضی اللہ عنہا) اہلِ جنت کی خواتین کی سردار، اور حضرت حسن (رضی اللہ عنہ) اور حضرت حسین (رضی اللہ عنہ) اہلِ جنت کے نوجوانوں کے سردار ہونگے''.

[احمد: ۵/۴۰۴، الترمذی: ۳۷۸۱، النسائی فی الکبری: ۳۸۰، ابن خزیمہ ۱۱۹۴۔ وصحہ الألبانی واحمد شاکر]

چوتھی قسم: نمازِ نفل کی چوتھی قسم وہ نمازیں ہیں جو کسی سبب کی بناء پر مشروع کی گئیں ہیں.

(۱) تحیۃ المسجد

صحیح مذہب کے مطابق جب بھی کوئی شخص مسجد میں داخل ہوتو اس کیلئے تحیۃ المسجد کا پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، جیسا کہ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَّجْلِسَ)

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص جب بھی مسجد میں داخل ہوتو وہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعتیں پڑھ لے''

اور دوسری روایت میں فرمایا:

(إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ)

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص جب بھی مسجد میں داخل ہوتو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک دو رکعتیں نہ پڑھ لے''. [البخاری: ۴۴۴، مسلم: ۷۱۴]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پر میرا کچھ قرض تھا، تو آپ نے مجھے وہ ادا فرمایا اور کچھ مال زیادہ بھی عنایت فرمایا، اور میں آپ کے پاس مسجد میں گیا تو آپ نے فرمایا:

(**صَلِّ رَکْعَتَیْنِ**) ''دو رکعتیں پڑھ لو'' [مسلم:۷۱۵]

اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ:

(**دَخَلَ رَجُلٌ یَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالنَّبِیُّ ﷺ یَخْطُبُ فَقَالَ: صَلَّیْتَ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَصَلِّ رَکْعَتَیْنِ**)

یعنی ایک آدمی جمعہ کے دن مسجد میں داخل ہوا، اس وقت نبی کریم ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا تم نے نماز پڑھی ہے؟ اس نے کہا: نہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: اٹھو اور دو رکعت نماز پڑھو۔ [البخاری:۹۳۱، مسلم:۸۷۵]

وفی روایة لمسلم:

(**جَاءَ سُلَیْکٌ الْغَطَفَانِیُّ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَخْطُبُ، فَجَلَسَ، فَقَالَ لَهُ: یَا سُلَیْکُ! قُمْ، فَارْکَعْ رَکْعَتَیْنِ، وَتَجَوَّزْ فِیْهِمَا، ثُمَّ قَالَ: إِذَا جَاءَ أَحَدُکُمْ یَوْمَ الْجُمُعَةِ، وَالْإِمَامُ یَخْطُبُ، فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ، وَلْیَتَجَوَّزْ فِیْهِمَا**)

یعنی حضرت سلیک الغطفانی رضی اللہ عنہ جمعہ کے روز اس وقت آئے جب رسول اللہ ﷺ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے، وہ آکر بیٹھ گئے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے سلیک! کھڑے ہو جاؤ، اور دو ہلکی پھلکی رکعات ادا کرو، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص جمعہ کے دن اس وقت آئے جبکہ امام خطبہ دے رہا ہو

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تو وہ دو رکعت نماز ادا کرے، اور انہیں ہلکا پھلکا پڑھے" [مسلم: ۸۷۵]

اور تحیۃ المسجد کا حکم دینا حقیقت میں وجوب کا فائدہ دیتا ہے، اور اس کی ادائیگی سے قبل مسجد میں بیٹھنے سے منع کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس کو چھوڑنا حرام ہے، اور اہلِ علم کے مابین اس کے واجب ہونے یا سنت ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے، اور صحیح بات یہ ہے کہ تحیۃ المسجد سنت مؤکدہ ہے، اور یہی جمہور علماء کا مذہب ہے، امام نوویؒ کہتے ہیں:

"اس حدیث میں تحیۃ المسجد کی دو رکعتیں پڑھنے کا استحباب ہے، اور اس کے سنت ہونے پر مسلمانوں کا اجماع ہے، اور اس میں یہ بھی ہے کہ تحیۃ المسجد ہر وقت مستحب ہے" [شرح مسلم للنووی: ۵/۲۳۳، نیز دیکھئے: نیل الأوطار للشوکانی: ۲/۲۶۰]

(۲) سفر سے واپسی پر مسجد میں دو رکعتیں پڑھنا

مسلمان کو چاہئیے کہ وہ سفر سے واپسی پر اپنے گھر جانے سے قبل مسجد میں دو رکعات نماز ادا کرے، جیسا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا، پھر جب آپ مدینہ منورہ کو واپس لوٹے تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں مسجد جاؤں اور دو رکعات نماز پڑھوں. [البخاری: ۳۰۸۹، مسلم: ۷۱۵]

اور حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سفر سے چاشت کے وقت ہی واپس لوٹتے تھے، اور سب سے پہلے مسجد میں جا کر دو رکعتیں پڑھتے تھے، پھر اسی میں بیٹھے رہتے (اور لوگوں کے حالات معلوم کرتے).

[البخاری: ۳۰۸۸، مسلم: ۷۱۶]

امام نوویؒ کہتے ہیں:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

''ان احادیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ سفر سے لوٹ کر واپس آنے والے شخص کیلئے مستحب یہ ہے کہ وہ سب سے پہلے مسجد میں دو رکعتیں ادا کرے، اور یہ نماز سفر سے واپسی کی نماز ہے نہ کہ تحیۃ المسجد، اور مذکورہ احادیث میں اس بات کی صراحت موجود ہے، اور ان میں یہ بھی ہے کہ چاشت کے وقت اپنے گھر میں پہنچنا مستحب ہے، اور یہ بھی ہے کہ مرتبہ کے لحاظ سے بڑے آدمی کو' جسے سفر سے واپسی پر عموما لوگ سلام کرنے کیلئے آتے ہیں' اسے چاہئیے کہ وہ واپس آکر اپنے گھر کے قریب کسی ایسی جگہ پر بیٹھے جہاں لوگ بآسانی اس سے ملاقات کرسکیں، چاہے وہ مسجد ہو یا کوئی اور جگہ''.

[شرح مسلم للنووی:۵/۲۳۶، فتح الباری:۱/۵۳۷]

(۳) وضو کے بعد نماز

دن اور رات میں کسی وقت جب کوئی مسلمان وضو کرے تو اس کے بعد نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے نمازِ فجر کے وقت فرمایا:

(یَا بِلَالُ ! حَدِّثْنِیْ بِأَرْجٰی عَمَلٍ عَمِلْتَهُ فِیْ الْإِسْلَامِ ، فَإِنِّیْ سَمِعْتُ دَفَّ نَعْلَیْکَ بَیْنَ یَدَیَّ فِیْ الْجَنَّةِ)

ترجمہ:''اے بلال! مجھے تم اسلام قبول کرنے کے بعد اپنا وہ عمل بتلاؤ جس پر تمہیں (اللہ تعالی کی رضا یا جنت کے حصول کی) سب سے زیادہ امید ہے؟ کیونکہ میں نے جنت میں اپنے سامنے تمہارے جوتوں کی آواز سنی ہے۔ انہوں نے کہا: میں نے ایسا کوئی عمل کیا تو نہیں، البتہ ایک عمل ایسا ہے کہ جس پر مجھے بہت زیادہ امید ہے، اور وہ یہ ہے کہ میں دن اور رات کی جس گھڑی میں بھی وضو کرتا ہوں تو اس کے بعد نماز ضرور

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

پڑھتا ہوں، جتنی اللہ تعالی نے میرے لئے لکھی ہوتی ہے.

[البخاری:۱۱۴۹، مسلم:۲۴۵۸]

امام نوویؒ کہتے ہیں:

''اس حدیث میں وضو کے بعد نماز پڑھنے کی فضیلت ہے، اور یہ نماز سنت ہے، اور یہ نماز کے ممنوعہ اوقات میں (طلوع، زوال اور غروبِ آفتاب کے وقت، نماز فجر کے بعد اور نماز عصر کے بعد) بھی جائز ہے، کیونکہ یہ سببی نماز ہے''.

[شرح مسلم للنووی:۱۵/۲۴۶، فتح الباری:۳/۳۵]

اور میں نے امام عبد العزیز بن بازؒ سے صحیح بخاری کی حدیث مذکور کی شرح کے دوران سنا تھا، انہوں نے کہا:

''یہ حدیث اس بات کی واضح دلیل ہے کہ سنتِ وضو دن اور رات کے دوران ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے''.

اور اس عظیم سنت کی مزید تاکید حدیثِ عثمان رضی اللہ عنہ سے بھی ہوتی ہے، جس میں یہ ہے کہ انہوں نے مکمل وضو کیا، پھر فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے ہوئے دیکھا تھا، اور آپ نے وضو کے بعد فرمایا تھا: (مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا، ثُمَّ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ، لَا یُحَدِّثُ فِیْهِمَا نَفْسَهُ، غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ)

ترجمہ: ''جس شخص نے میرے اس وضو کی طرح وضو کیا، پھر اس نے دو رکعات اس طرح ادا کیں کہ ان میں دنیاوی خیالات پیدا نہیں ہونے دیئے، تو اللہ تعالی اس کے پچھلے تمام گناہ معاف فرمادے گا''. [البخاری:۱۶۴، مسلم:۲۲۶]

اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

(مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَتَوَضَّأُ فَيُحْسِنُ وُضُوْءَهُ ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ، مُقْبِلٌ عَلَيْهِمَا بِقَلْبِهٖ وَوَجْهِهٖ ، إِلاَّ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ)

ترجمہ: ''جومسلمان اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑا ہو جائے اور مکمل توجہ کے ساتھ دو رکعتیں نماز پڑھے، تو اس کیلئے جنت واجب ہو جاتی ہے'' [مسلم:۲۳۴]

اور سنتِ وضو کو ہر وقت ادا کرنے کی مزید تاکید حدیثِ بریدہ رضی اللہ عنہ سے بھی ہوتی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کے وقت حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان سے کہا: (يَا بِلاَلُ ! بِمَا سَبَقْتَنِيْ إِلَى الْجَنَّةِ ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلاَّ سَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِيْ ، دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَكَ أَمَامِيْ....)

یعنی ''اے بلال! تم کس عمل کے ساتھ جنت میں مجھ سے سبقت لے گئے؟ میں جب بھی جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے سامنے تمہارے چلنے کی آواز ضرور سنی، اور آج رات بھی اسی طرح ہوا کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے سامنے تمہارے چلنے کی آواز سنی...''

انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! میں نے جب بھی اذان کہی، اس کے بعد دو رکعات ضرور ادا کیں، اور جب بھی میرا وضو ٹوٹا میں نے دوبارہ وضو ضرور کیا، اور میں نے یہ ذہن بنا لیا کہ (وضو کے بعد) دو رکعتیں پڑھنا اللہ تعالی کا مجھ پر حق ہے (جو کہ مجھے ہر حال میں ادا کرنا ہے).

تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''تو انہی دو رکعتوں کے ساتھ ہی تم مجھ سے سبقت لے گئے''.[احمد:۵/۳۶۰، الترمذی:۳۶۸۹۔ وصححہ الألبانی]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: ''یہ اس بات کی دلیل ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا جب بھی وضو ٹوٹتا، وہ ہر مرتبہ فوراً وضو کر لیتے، اور وضو کے بعد نماز پڑھتے''.

[فتح الباری:۳/۳۵]

اور یہی شیخ الاسلام کا مذہب ہے کہ سنتِ وضو ہر وقت پڑھی جا سکتی ہے، اگرچہ ممنوعہ اوقات میں سے کوئی وقت کیوں نہ ہو. [الاختیارات الفقہیۃ لابن تیمیہ:۱۰۱]

(۴) نمازِ استخارہ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ ﷺ تمام امور میں استخارے کی تعلیم اتنے اہتمام کے ساتھ دیتے تھے جیسا کہ ہمیں قرآن مجید کی ایک سورت کی تعلیم دے رہے ہوں، آپ فرماتے تھے:

ترجمہ: ''تم میں سے کسی شخص کو جب کسی معاملے میں پریشانی ہو تو وہ دو رکعتیں نماز نفل پڑھے، پھر یہ دعا پڑھے:

(اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ، وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ، فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلاَ أَقْدِرُ، وَتَعْلَمُ وَلاَ أَعْلَمُ، وَأَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوْبِ، اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ (أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهِ) فَاقْدُرْهُ لِيْ وَيَسِّرْهُ لِيْ، وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ (أَوْ قَالَ: عَاجِلِ أَمْرِيْ وَآجِلِهِ) فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ، ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهِ)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کے ساتھ خیر کا طلبگار ہوں، اور تیری

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

قدرت کے ساتھ قدرت طلب کرتا ہوں ، اور تجھ سے تیرے عظیم فضل کا سائل ہوں ، کیونکہ تو ہی قدرت رکھتا ہے ، میں تو قدرت نہیں رکھتا ، اور تو ہی جانتا ہے ، میں تو نہیں جانتا ، اور غیبوں کا جاننے والا بھی تو ہے ، اے اللہ ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ معاملہ (جس کام کیلئے استخارہ کر رہا ہو اس کا ذکر کرے) میرے لئے میرے دین ، میری معیشت اور میرے انجامِ کار میں بہتر ہے تو اس کو میرے مقدر میں کر دے اور اسے میرے لئے آسان بنا دے ، اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ معاملہ (جس کام کیلئے استخارہ کر رہا ہو اس کا ذکر کرے) میرے لئے میرے دین ، میری معیشت اور میرے انجامِ کار میں برا ہے تو اس کو مجھ سے دور کر دے اور مجھے اس سے دور کر دے ، اور میرے لئے خیر کو مقدر کر دے جہاں کہیں بھی ہو ، پھر مجھے اس پر راضی کر دے'' . [البخاری: ۱۱۶۲، ۶۳۸۲، ۷۳۹۰]

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اس بات کو اختیار کیا ہے کہ اگر کسی امر کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو تو نمازِ استخارہ ممنوع وقت میں بھی پڑھی جا سکتی ہے . [الاختیارات الفقهیه لابن تیمیه: ۱۰۱، مجموع الفتاوی: ۲۳/ ۲۱۵، فتح الباری: لابن حجر: ۱۱/۱۸۳]

(۵) صلاۃ التوبہ

صلاۃ التوبہ کا پڑھنا سنت ہے ، جیسا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(مَا مِنْ عَبْدٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ، فَيُحْسِنُ الطُّهُوْرَ ، ثُمَّ يَقُوْمُ فَيُصَلِّيْ رَكْعَتَيْنِ ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهُ)

ترجمہ: '' جو بندہ کوئی گناہ کرے ، پھر اچھی طرح سے وضو کرے ، اور پھر کھڑا ہو جائے اور دو رکعتیں پڑھے ، اور بعد ازاں وہ اللہ تعالی سے مغفرت طلب کرے تو اللہ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

تعالیٰ اس کی مغفرت کر دیتا ہے"۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ﴿ وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوْا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ﴾

ترجمہ: "ایسے لوگوں سے جب کوئی برا کام ہو جاتا ہے یا وہ اپنے آپ پر ظلم کر بیٹھتے ہیں تو فوراً انہیں اللہ یاد آجاتا ہے، اور وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگنے لگتے ہیں، اور کون ہے اللہ کے سوا جو گناہ معاف کر سکے؟ اور وہ عمداً اپنے کئے پر اصرار نہیں کرتے"۔

[ابوداؤد:۱۵۲۱، الترمذی:۴۰۶۔ وصححہ الألبانی]

اور شیخ الإسلام ابن تیمیہؒ نے اس بات کو اختیار کیا ہے کہ صلاۃ التوبہ ممنوع وقت میں بھی پڑھی جاسکتی ہے کیونکہ توبہ فوری طور پر کرنا واجب ہے۔

[فتاوی شیخ الإسلام:۲۳/۲۱۵]

(۶) سجودِ تلاوت

❶ سجدۂ تلاوت کی فضیلت: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (إِذَا قَرَأَ ابْنُ آدَمَ السَّجْدَةَ ، فَسَجَدَ ، اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ ، يَقُوْلُ : يَا وَيْلَهُ [وفي رواية : يا وَيْلِيْ] أُمِرَ ابْنُ آدَمَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ فَلَهُ الْجَنَّةُ ، وَأُمِرْتُ بِالسُّجُوْدِ فَأَبَيْتُ فَلِيَ النَّارُ)

ترجمہ: "جب کوئی ابن آدم آیتِ سجدہ کی قراءت کرتا ہے، پھر سجدہ ریز ہو جاتا ہے، تو شیطان علیحدہ ہو کر رونا شروع کر دیتا ہے، اور وہ کہتا ہے: ہائے اس کی مصیبت! [اور ایک روایت میں ہے: ہائے میری مصیبت!] ابن آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا تو وہ سجدہ ریز ہو گیا، چنانچہ اس کیلئے جنت ہے، اور مجھے اس کا حکم دیا گیا تو میں نے انکار

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

کردیا، چنانچہ میرے لئے جہنم ہے''۔[مسلم:۸۱]

اس حدیث میں سجودِ تلاوت کی ترغیب دی گئی ہے۔

❷ سجدۂ تلاوت پڑھنے والے اور سننے والے کیلئے صحیح مذہب کے مطابق سنتِ مؤکدہ ہے، جیسا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مکہ مکرمہ میں سورۃ النجم کی تلاوت فرمائی، تو آپ نے بھی سجدہ کیا اور جتنے لوگ وہاں موجود تھے وہ بھی سب کے سب سجدے میں پڑ گئے، سوائے ایک بوڑھے شخص کے جس نے اپنی ہتھیلی میں مٹی اٹھائی اور اسے اپنی پیشانی کے قریب کر کے اسی پر سجدہ کرلیا، اور اس نے کہا: مجھے بس یہی کافی ہے، پھر کچھ عرصہ بعد میں نے اس بوڑھے کو دیکھا کہ اسے کفر کی حالت میں قتل کردیا گیا، اور وہ امیہ بن خلف تھا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ سب سے پہلی سورت جس میں آیتِ سجدہ تھی، وہ سورۃ النجم ہے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے بھی سجدہ کیا اور جو لوگ آپ کے پیچھے تھے وہ بھی سجدے میں پڑ گئے۔۔[البخاری:۱۰۶۷،۱۰۷۰،۳۸۵۳،۳۹۷۲،۴۸۶۳، مسلم:۵۷۶]

اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے سورۃ النجم میں سجدہ کیا، اور آپ کے ساتھ مسلمانوں، مشرکوں، جنوں اور (کچھ دیگر) انسانوں نے بھی سجدہ کیا۔[البخاری:۱۰۷۱،۴۸۶۲]

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ہم پر وہ سورت تلاوت فرماتے تھے جس میں سجدہ ہوتا، تو آپ خود بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ کرتے، اور ہمارا اس طرح ازدحام ہوتا کہ ہم میں سے کئی لوگوں کو اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ بھی نہ ملتی جہاں وہ سجدہ کرسکتے۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ قرآن پڑھتے تھے، اور جب کوئی ایسی سورت پڑھتے کہ جس میں سجدہ ہوتا، تو آپ ﷺ خود بھی سجدہ کرتے اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدہ ریز ہو جاتے.... [البخاری:۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۹، مسلم:۵۷۵]

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نے نبی کریم ﷺ کے ساتھ سورۃ الانشقاق اور سورۃ العلق میں سجدۂ تلاوت کیا. [مسلم:۵۷۸]

اور یہ تمام احادیث سجودِ تلاوت کی اہمیت و مشروعیت اور نبی کریم ﷺ کے اہتمام پر دلالت کرتی ہیں، تاہم کچھ ایسے دلائل بھی موجود ہیں جن سے ان کا واجب نہ ہونا ثابت ہوتا ہے، جیسا کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے متعلق ثابت ہے کہ انہوں نے جمعہ کے روز منبر پر سورۃ النحل کی تلاوت کی، یہاں تک کہ جب آیتِ سجدہ آئی تو آپ منبر سے نیچے اترے اور سجدہ کیا، اور اسی طرح لوگ بھی سجدے میں پڑ گئے، پھر جب اگلا جمعہ آیا تو انہوں نے پھر وہی سورت پڑھی، اور جب آیتِ سجدہ کی قراءت کی تو آپ نے فرمایا: (**يٰا أَيُّهَا النَّاسُ ! إِنَّمَا نَمُرُّ بِالسُّجُوْدِ ، فَمَنْ سَجَدَ فَقَدْ أَصَابَ ، وَمَنْ لَّمْ يَسْجُدْ فَلاَ إِثْمَ عَلَيْهِ**)

ترجمہ: ''اے لوگو! ہم آیاتِ سجود سے گذرتے ہیں، لہذا جس نے سجدہ کر لیا اس نے ٹھیک کیا، اور جس نے سجدہ نہ کیا اس پر کوئی گناہ نہیں''.

اس کے بعد انہوں نے سجدہ نہ کیا، اور ایک روایت میں ہے:

(**إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرِضْ عَلَيْنَا السُّجُوْدَ إِلاَّ أَنْ نَّشَاءَ**)

ترجمہ: ''بے شک اللہ تعالی نے ہم پر سجدۂ تلاوت فرض نہیں کیا، ہاں اگر ہم اپنی مرضی سے کرنا چاہیں تو کوئی حرج نہیں''. [البخاری:۱۰۷۷]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور سجودِ تلاوت کے سنتِ مؤکدہ ہونے اور واجب نہ ہونے کی سب سے واضح دلیل حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ پر سورۃ النجم کو پڑھا، تو انہوں نے اس میں سجدہ نہ کیا.

[البخاری:۱۰۷۲،۱۰۷۳، مسلم:۵۷۷]

اور امام نوویؒ، حافظ ابن حجرؒ اور ابن قدامہؒ نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ حدیثِ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سجدۂ تلاوت نہ کرنے کے جواز کی دلیل ہے، اور یہ کہ سجدۂ تلاوت سنت مؤکدہ ہے نہ کہ واجب، کیونکہ اگر واجب ہوتا تو آپ ﷺ حضرت زید رضی اللہ عنہ کو اس کا حکم دیتے. [شرح مسلم للنووی: ۵/۸۱، المغنی لابن قدامہ: ۲/۳۶۵، فتح الباری لابن حجر: ۲/۵۵۵]

اور حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: ''سجدۂ تلاوت کے واجب نہ ہونے کی سب سے قوی دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے. [فتح الباری: ۲/۵۵۸]

لیکن امام ابن بازؒ ان کا تعاقب کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ''اس سے زیادہ قوی، اور سجدۂ تلاوت کے واجب نہ ہونے کی سب سے واضح دلیل حضرت زید رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، کیونکہ اس میں یہ ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ پر سورۃ النجم کو پڑھا اور اس میں سجدہ نہ کیا، اور نہ ہی نبی کریم ﷺ نے انہیں اس کا حکم دیا، اور اگر وہ واجب ہوتا تو آپ ﷺ انہیں اس کا حکم ضرور دیتے''. [حاشیۃ فتح الباری لابن باز: ۲/۵۵۸]

❸ اگر قاریٔ قرآن سجدۂ تلاوت کرے تو سننے والا بھی کرے، اور اگر وہ نہ کرے تو سننے والا بھی نہ کرے، جیسا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے جو کہ سابقہ سطور میں گذر چکی ہے.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only. From Islamic Research Center Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور ایک نو جوان تمیم بن حذلم نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیتِ سجدہ کی تلاوت کی تو انہوں نے اس سے کہا: تم سجدہ کرو، اور اس میں تم ہمارے امام ہو. [البخاری معلقا: کتاب سجود القرآن باب من سجد لسجود القاریء۔ قال الحافظ: وصلہ سعید بن منصور]

لہذا وہ سننے والا جو قاریٔ قرآن کی تلاوت کو بغور سن رہا ہو، اور وہ اسے سنتے ہوئے اس کی متابعت بھی کر رہا ہو، تو اگر قاریٔ قرآن سجدہ کرے تو وہ بھی کرے، اور اگر وہ نہ کرے تو وہ بھی نہ کرے. [فتح الباری: ۲/ ۵۵۸، المغنی لابن قدامہ: ۲/ ۳۶۶، الشرح الممتع لابن عثیمین: ۴/ ۱۳۱]

اور رہا وہ سامع جو سماعِ قرآن کا قصد نہیں کرتا بلکہ کہیں سے گذرتے ہوئے اس نے قراءت سن لی، اور قاری نے سجدہ کیا، تو سامع پر لازم نہیں کہ وہ بھی سجدہ کرے، جیسا کہ حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کے متعلق مروی ہے کہ وہ اسے اس پر واجب نہیں سمجھتے تھے. [البخاری معلقا: کتاب سجود القرآن باب من رأی أن اللہ عزوجل لم یوجب السجود۔ قال الحافظ: وصلہ ابن ابی شیبہ]

اور حضرت سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ کا کچھ لوگوں سے گذر ہوا جو کہ بیٹھے قرآن مجید پڑھ رہے تھے، اور جب انہوں نے آیتِ سجدہ کو پڑھا تو سجدے میں پڑ گئے، تب حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے بھی کہا گیا تو انہوں نے کہا: **(مَا لِهٰذَا غَدَوْنَا)** ''ہم اس کام کیلئے نہیں نکلے تھے'' [البخاری معلقا: وقال الحافظ: وصلہ عبدالرزاق، وقال: إسنادہ صحیح]

اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے: **(إِنَّمَا السَّجْدَةُ عَلٰى مَنِ اسْتَمَعَهَا)**

''سجدۂ تلاوت اس پر ہے جو آیتِ سجدہ کو بغور سنے''. [المرجع السابق]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور قصداً آیتِ سجدہ کو سننے والے شخص کے متعلق ابن بطال کا کہنا ہے کہ علماء نے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ اگر قاری سجدہ کرے تو قصداً سننے والے پر واجب ہے کہ وہ بھی سجدہ کرے. [فتح الباری: ۲/۵۵۶، نیل الأوطار: ۲/۳۰۹]

اور یاد رہے کہ سامع اور مستمع کے درمیان مذکورہ فرق درج بالا دلائل کی بناء پر کیا گیا ہے. [شرح مسلم للنووی: ۵/۷۸]

❹ سجودِ قرآن کی تعداد اور ان کے مقامات

قرآن مجید میں سجودِ تلاوت کی تعداد پندرہ ہے اور ان کے مقامات درج ذیل ہیں:

① سورۃ الأعراف کے آخر میں ﴿ وَلَهُ يَسْجُدُوْنَ ﴾ پر.

② سورۃ الرعد میں ﴿وَظِلَالُهُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ﴾ پر. [الرعد: ۱۵]

③ سورۃ النحل میں ﴿وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴾ پر. [النحل: ۵۰]

④ سورۃ الإسراء میں ﴿ وَيَزِيْدُهُمْ خُشُوْعًا ﴾ پر. [الإسراء: ۱۰۹]

⑤ سورۃ مریم میں ﴿خَرُّوْا سُجَّدًا وَّبُكِيًّا﴾ پر. [مریم: ۵۸]

⑥ سورۃ الحج میں ﴿ إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ﴾ پر. [الحج: ۱۸]

⑦ سورۃ الحج میں ﴿وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ پر. [الحج: ۷۷]

سورۃ الحج کے دو سجدوں کے بارے میں خالد بن معدانؒ کہتے ہیں کہ (**فُضِّلَتْ سُوْرَةُ الْحَجِّ بِسَجْدَتَيْنِ**)

یعنی "سورۃ الحج کو دیگر سورتوں پر اس لئے فضیلت حاصل ہے کہ اس میں دو سجدے ہیں". [بلوغ المرام: ۳۶۶، وعزاہ إلی أبي داود في المراسیل۔ اور میں نے امام ابن بازؒ سے سنا تھا کہ: **لا بأس بإسناده**].

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: کیا سورۃ الحج میں دو سجدے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا:

(نَعَمْ ، وَمَنْ لَمْ يَسْجُدْهُمَا فَلاَ يَقْرَأْهُمَا)

ترجمہ: "ہاں، اور جو شخص اس میں دو سجدے نہ کرے تو وہ اسے سرے سے پڑھے ہی نہیں"۔ [الترمذی: ۵۷۸: وحسنہ الألبانی، ابوداود: ۱۴۰۲، وضعفہ الحافظ فی بلوغ المرام. اور میں نے امام ابن بازؒ سے سنا تھا کہ حضرت خالد بن معدان رضی اللہ عنہ کی مرسل روایت سے اس کی تائید ہوتی ہے، اس لئے یہ حسن درجے کی حدیث ہے]

⑧ سورۃ الفرقان میں ﴿ وَزَادَهُمْ نُفُورًا ﴾ پر۔ [الفرقان: ۶۰]

⑨ سورۃ النمل میں ﴿رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ﴾ پر۔ [النمل: ۲۶]

⑩ سورۃ الم السجدہ میں ﴿وَهُمْ لاَ يَسْتَكْبِرُونَ ﴾ پر۔ [الم السجدۃ: ۱۵]

⑪ سورۃ ص میں ﴿وَخَرَّ رَاكِعًا وَّأَنَابَ ﴾ پر۔ [ص: ۲۴]

یہ سجدہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ ((ص)) کا سجدہ واجبات میں سے نہیں، تاہم میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ [البخاری: ۱۰۶۱، ۳۴۲۲]

⑫ سورۃ فصلت میں جمہور علماء کے نزدیک ﴿وَهُمْ لاَ يَسْئَمُونَ ﴾ پر سجدہ ہے۔ [فصلت: ۳۷]۔

اور امام مالکؒ اور کچھ دیگر سلف صالحین رحمہم اللہ کا کہنا ہے کہ سورۃ ((فصلت)) کا سجدہ ﴿ إِنْ كُنْتُمْ إِيَّاهُ تَعْبُدُونَ ﴾ پر ہے۔ [فصلت: ۳۸] .

⑬ سورۃ النجم کے آخر میں ﴿فَاسْجُدُوا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوا ﴾ پر۔

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

⑭ سورۃ الانشقاق میں ﴿ وَإِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْآنُ لَا يَسْجُدُونَ ﴾ پر۔ [الانشقاق:۲۱]

⑮ سورۃ العلق کے آخر میں ﴿ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ﴾ پر۔

❺ جہری نماز میں سجدۂ تلاوت ثابت ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو نماز عشاء پڑھائی تو انہوں نے اس میں سورۃ الانشقاق کی قراءت کی، اور سجدۂ تلاوت کیا، اور جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا: میں نے حضرت ابو القاسم ﷺ کے پیچھے اس میں سجدہ کیا تھا، اس لئے اب میں اس میں سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ میری آپ سے ملاقات ہو جائے۔ [البخاری:۷۶۶، ۷۶۸، مسلم:۵۷۸]

❻ سجدۂ تلاوت کی کیفیت

جو شخص آیتِ سجدہ کو پڑھے، یا اسے بغور سنے تو اس کیلئے مستحب یہ ہے کہ وہ قبلہ رخ ہو کر تکبیر کہے، اور سجدے کی حالت میں چلا جائے، اور دعائے سجدۂ تلاوت پڑھے، پھر سجدے سے تکبیر کہے بغیر، اور اسی طرح تشہد اور سلام کے بغیر اٹھ جائے۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم پر قرآن پڑھتے تھے، اور جب سجدے سے گذرتے تو تکبیر کہتے اور سجدہ ریز ہو جاتے، اور ہم بھی آپ کے ساتھ سجدے میں چلے جاتے۔

[ابو داؤد: ۱۴۱۳۔ ضعفہ الحافظ ابن حجر فی بلوغ المرام، والألبانی فی إرواء الغلیل: ۴۷۲، وأخرجہ الحاکم: ۱/۲۲۲ عن عبید اللہ وصححہ ووافقہ الذہبی، اور میں نے امام ابن بازؒ سے بلوغ المرام کی حدیث: ۳۶۹ کی شرح کے دوران سنا تھا کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

حدیث کو حاکم کی روایت سے تقویت ملتی ہے، لہذا وہ سجدۂ تلاوت کیلئے صرف جاتے ہوئے تکبیر کہے، تاہم اگر وہ نماز میں ہو تو سجدے میں جاتے ہوئے اور اسی طرح اس سے اٹھتے ہوئے بھی تکبیر کہے۔ نیز دیکھئے: نیل الأوطار: ۳۱۱/۲، سبل السلام: ۳۸۶/۲

اور اہلِ علم کے مابین اس مسئلے میں اختلاف ہے کہ کیا سجودِ تلاوت کیلئے بھی وہ شروط ہیں جو نمازِ نفل کیلئے ہیں، یعنی نجاست سے پاک ہونا، باوضو ہونا، ستر کو ڈھانپنا اور استقبالِ قبلہ ...؟ تو امام نوویؒ نے اس کو ترجیح دی ہے کہ یہ شروط سجودِ تلاوت کیلئے بھی ہیں، جبکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کے نزدیک یہ شروط سجودِ تلاوت کیلئے نہیں ہیں، جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ ان شروط کا لحاظ کئے بغیر سجدۂ تلاوت کرلیا کرتے تھے.

[البخاری: کتاب سجود القرآن باب سجود المشرکین مع المسلمین].

تاہم ان کا موقف یہ ہے کہ سجدۂ تلاوت شروطِ نماز کے ساتھ کرنا افضل ہے، اور کسی عذر کے بغیر ان شروط میں سے کسی ایک کو چھوڑنا نہیں چاہیئے .

[شرح صحیح مسلم: ۸۲/۵، فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ: ۱۶۵/۲۳]

اور اسی طرح ابن القیم الجوزیہؒ نے بھی اسی بات کو ترجیح دی ہے کہ سجودِ تلاوت میں نماز کی شروط کا پایا جانا ضروری نہیں. [تہذیب السنن: ۵۳/۱]

اور میں نے امام ابن بازؒ سے بلوغ المرام کی حدیث: ۳۶۹ کی شرح کے دوران سنا تھا کہ سجودِ تلاوت کیلئے طہارت شرط نہیں ہے، کیونکہ طہارت تو قراءت کیلئے شرط نہیں، تو قراءت کی بناء پر کئے جانے والے سجدۂ تلاوت کیلئے کیسے شرط ہوگی؟ اور یہ موقف جمہور علماء کے موقف کے خلاف ہے، تاہم ہر مسئلے میں ان کی موافقت لازم نہیں ہے جب تک کہ دلیل موجود نہ ہو.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اس مسئلے میں مزید وضاحت کیلئے دیکھئے : [المغنی لابن قدامہ : ۲/ ۳۵۸ ، نیل الأوطار: ۲/ ۳۱۳ ۔ اس میں امام الشوکانی کا کہنا ہے کہ سجدۂ تلاوت کیلئے ستر کوڈھانپنا اور استقبالِ قبلہ کرنا بالاتفاق معتبر ہے ۔ فتح الباری : ۲/ ۵۵۳ ، سبل السلام : ۲/ ۳۷۹ ، الشرح الممتع : ۴/ ۱۲۶ ، فتاوی ابن باز : ۱۱/ ۴۰۶]

اور اگر سجدۂ تلاوت نماز میں ہو تو سجدے میں جاتے ہوئے اور اس سے اٹھتے ہوئے تکبیر کہے ، کیونکہ نبی کریم ﷺ نماز کے دوران نیچے جاتے ہوئے اور اوپر اٹھتے ہوئے ہر مرتبہ تکبیر کہتے تھے .اور نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے : (**صَلُّوْا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِيْ أُصَلِّيْ**) یعنی '' تم نماز اسی طرح پڑھو جیسا کہ تم مجھے نماز پڑھتے ہوئے دیکھتے ہو'' . [البخاری : ۵۹۵]

[اور اسی بات کو امام ابن بازؒ نے بھی ترجیح دی ہے .مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ : ۱۱/ ۴۰۶ ، نیز دیکھئے : المختارات الجلیۃ من المسائل الفقہیۃ للسعدی : ۴۹]

اور جب آیتِ سجدہ سورت کے آخر میں ہو اور وہ نماز میں اسی کو پڑھ رہا ہو تو اسے اختیار ہے ، چاہے تو رکوع میں چلا جائے ، اور چاہے تو سجدۂ تلاوت کرلے ، پھر کھڑا ہو کر مزید کچھ قراءت کرلے اور رکوع میں چلا جائے ، اور یہ بھی جائز ہے کہ وہ کھڑا ہو کر بغیر کچھ پڑھے رکوع میں چلا جائے . [المغنی لابن قدامہ : ۲/ ۳۶۹]

● سجدۂ تلاوت کی دعا

سجدۂ تلاوت میں بھی وہی دعا پڑھے جو سجدۂ نماز میں پڑھی جاتی ہے ، اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کے وقت سجودِ قرآن میں یہ دعا بار بار پڑھتے تھے :

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

(سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ [وَصَوَّرَهُ] وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ ، بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ [فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ])

(احمد : ٦/ ٢١٧ ، ابو داود : ١٤١٤ ، الترمذی : ٥٨٠ ، النسائی :١١٢٩، سنن البیہقی : ٢/ ٣٢٥، الحاکم :١/ ٢٢٠۔ وصححہ الألبانی]

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! میں نے گذشتہ رات ایک خواب دیکھا ہے کہ گویا میں ایک درخت کی جڑ کی طرف نماز پڑھ رہا ہوں، اور میں نے آیتِ سجدہ کو پڑھا اور سجدے میں چلا گیا، تب اس درخت نے بھی میرے ساتھ سجدہ کیا، اور میں نے اس سے سنا کہ وہ کہہ رہا ہے:

(اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ أَجْرًا ، وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا ، وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا ، وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوُدَ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے آیتِ سجدہ کو پڑھا، پھر سجدے میں چلے گئے، اور میں نے سنا کہ آپ وہی دعا پڑھ رہے تھے جو اس شخص نے درخت کی طرف سے سنائی تھی.

[الترمذی: ٥٧٩، ابن ماجہ: ١٠٥٣۔ حسنہ الألبانی]

اور سجودِ تلاوت میں بھی وہی چیز مشروع ہے جو سجودِ نماز میں مشروع ہے.

[مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ لابن باز: ١١/ ٤٠٧، الشرح الممتع: ٤/ ١٤٤]

اور صحیح بات یہ ہے کہ سجدۂ تلاوت ممنوع اوقات میں بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ یہ ایک سببی عبادت ہے.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

[شرح مسلم للنووی:۵/۸۲،نیل الأوطار:۲/۳۱۳،مجموع فتاوی ابن باز:۱۱/۲۹۱]

(۷) سجدۂ شکر

کسی مسلمان کو جب کوئی نعمت نصیب ہو، یا اس سے کوئی آفت ٹل جائے حالانکہ اس کا سبب موجود تھا، یا اسے کسی مصیبت سے نجات مل جائے تو اس کیلئے مستحب ہے کہ وہ اللہ تعالی کیلئے سجدۂ شکر بجالائے.

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو جب کوئی خوش کن خبر ملتی یا کوئی ایسا معاملہ ہوتا جس سے آپ کو خوشی نصیب ہوتی تو آپ اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے کیلئے سجدے میں چلے جاتے

[احمد:۵/۴۵،ابوداؤد:۲۷۷۴،الترمذی:۱۵۷۸،ابن ماجہ:۱۳۹۴۔وصححہ الألبانی]

اور حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے لمبا سجدہ کیا، پھر اپنا سر اٹھایا، اور فرمایا:

(إِنَّ جِبْرِيْلَ عليه السلام أَتَانِيْ فَبَشَّرَنِيْ فَقَالَ : إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ : مَنْ صَلّٰى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ ، وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ ، فَسَجَدْتُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ شُكْرًا)

ترجمہ:" بے شک حضرت جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھے خوشخبری سنائی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے: جس شخص نے آپ پر درود پڑھا، میں اس پر رحمت بھیجوں گا، اور جس شخص نے آپ پر سلام کہا میں اس پر سلام کہوں گا، چنانچہ میں نے شکر بجالانے کی خاطر اللہ تعالی کیلئے سجدہ کیا". [احمد:۱/۱۹۱،وحسنہ الألبانی فی تحقیق المشکاۃ:۹۳۷]

اور حضرت البراء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت علی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا.....تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اہلِ یمن کے اسلام کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک خط لکھا، اور جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ خط پڑھا تو اس پر اللہ تعالی کا شکر ادا کرنے کیلئے سجدے میں گر گئے.

[السنن الکبری للبیہقی: ۲/ ۳۶۹۔ وصححہ البیہقی۔ واُصلہ فی صحیح البخاری]

اور جب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ نے ایک خوشخبری دینے والے کی آواز سنی کہ اللہ تعالی نے ان کی توبہ قبول کر لی ہے، تو وہ بھی سجدے میں گر گئے.

[البخاری: ۴۴۱۸، مسلم: ۲۷۶۹]

اسی طرح حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی اس وقت سجدۂ شکر کیا جب انہوں نے خوارج کے مقتولین میں اس شخص کو دیکھا جس کے قتل کی پیشین گوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی تھی

[احمد: ۱/ ۱۰۷، وحسنہ الألبانی فی الإرواء: ۴۷۶]

اور صحیح بات یہ ہے کہ سجدۂ شکر، سجدۂ تلاوت کی طرح ہے، لہذا اس کیلئے بھی وہ شروط نہیں ہیں جو نماز کی ہیں، اور احادیث سے یہ بھی ثابت نہیں ہے کہ سجدۂ شکر کیلئے تکبیر کہی جائے گی. [اور میں نے امام ابن بازؒ سے بلوغ المرام کی حدیث: ۳۷۲ کی شرح کے دوران سنا تھا کہ سجدۂ شکر تکبیر کہے بغیر ہوگا. نیز دیکھئے: نیل الأوطار: ۲/ ۳۱۵، سبل السلام: ۲/ ۳۸۹، المغنی لابن قدامہ: ۲/ ۳۷۲]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

نمازِ نفل کے ممنوعہ اوقات

❶ ممنوعہ اوقات

عمومی نفل نماز کے ممنوعہ اوقات بالتفصیل پانچ اور بالاختصار تین ہیں:

① نمازِ فجر کے بعد سے طلوعِ آفتاب تک

② طلوعِ آفتاب سے اس کے ایک نیزے کے برابر بلند ہونے تک

③ عین زوالِ شمس کے وقت

④ نمازِ عصر کے بعد سے غروبِ آفتاب تک

⑤ عین غروبِ آفتاب کے وقت

اور اگر ان اوقات کو مختصر کیا جائے تو یہ تین بنتے ہیں:

① نمازِ فجر کے بعد سے سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے تک

② جب سورج عین آسمان کے وسط تک پہنچ جائے یہاں تک کہ اس کا زوال ہو جائے.

③ اور نمازِ عصر کے بعد سے سورج کے مکمل غروب ہونے تک.

اور ان اوقاتِ ممنوعہ کے متعدد دلائل موجود ہیں، چنانچہ حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ ، وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغِيْبَ الشَّمْسُ))

ترجمہ: ''فجر کے بعد کوئی نماز نہیں ہے یہاں تک کہ سورج بلند ہو جائے، اور عصر کے

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

بعد کوئی نماز نہیں ہے یہاں تک کہ سورج غائب ہو جائے''

اور صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے:

(... لاَ صَلاَةَ بَعْدَ صَلاَتَيْنِ : بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)

ترجمہ: ''دو نمازوں کے بعد کوئی نماز نہیں، عصر کے بعد یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے، اور فجر کے بعد یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے''.

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے:

(... لاَ صَلاَةَ بَعْدَ صَلاَةِ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ صَلاَةِ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ)

ترجمہ: ''نمازِ عصر کے بعد کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے، اور نمازِ فجر کے بعد بھی کوئی نماز نہیں یہاں تک کہ سورج طلوع ہو جائے''.

[البخاری: ۵۸۶، ۱۸۶۴، مسلم: ۸۲۷]

اور حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ عنہ کی روایت بھی اس بات کی دلیل ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(...صَلِّ صَلاَةَ الصُّبْحِ ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلاَةِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَتّٰى تَرْتَفِعَ ، فَإِنَّهَا تَطْلُعُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ، وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ ، ثُمَّ صَلِّ فَإِنَّ الصَّلاَةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ ، حَتّٰى يَسْتَقِلَّ الظِّلُّ بِالرُّمْحِ ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلاَةِ فَإِنَّ حِيْنَئِذٍ تُسْجَرُ جَهَنَّمُ فَإِذَا أَقْبَلَ الْفَيْءُ فَصَلِّ فَإِنَّ الصَّلاَةَ مَشْهُوْدَةٌ مَحْضُوْرَةٌ حَتّٰى تُصَلِّيَ الْعَصْرَ ، ثُمَّ أَقْصِرْ عَنِ الصَّلاَةِ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

حَتّٰی تَغْرُبَ الشَّمْسُ ، فَإِنَّهَا تَغْرُبُ بَيْنَ قَرْنَيْ شَيْطَانٍ ، وَحِيْنَئِذٍ يَسْجُدُ لَهَا الْكُفَّارُ)[مسلم:۸۳۲]

ترجمہ:''تم فجر کی نماز پڑھنے کے بعد نماز پڑھنا بند کر دو یہاں تک کہ سورج طلوع ہو کر بلند ہو جائے ، کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان سے طلوع ہوتا ہے، اور اسی وقت کفار اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں، پھر نماز پڑھو کیونکہ اس وقت نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ، یہاں تک کہ جب (سورج آسمان کے عین وسط تک پہنچ جائے اور) تیر کا سایہ بالکل سیدھا کھڑا ہو (نہ دائیں ہو اور نہ بائیں)، تو اس وقت نماز نہ پڑھو کیونکہ عین اسی وقت جہنم کو بھڑ کایا جاتا ہے، پھر جب سایہ آجائے تو نماز پڑھو کیونکہ اس وقت نماز میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، یہاں تک کہ تم عصر کی نماز پڑھ لو، پھر نماز پڑھنا بند کر دو یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے ، کیونکہ وہ شیطان کے دو سینگوں کے درمیان غروب ہوتا ہے، اور اسی وقت کفار اس کے سامنے سجدہ ریز ہوتے ہیں ''.

اور حضرت عقبہ بن عامر الجہنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ تین گھڑیاں ایسی ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھنے اور فوت شدگان کو دفن کرنے سے منع فرماتے تھے، جب سورج طلوع ہو رہا ہو یہاں تک کہ بلند ہو جائے ، اور جب دوپہر کے وقت (مشرق ومغرب کی طرف) کسی چیز کا سایہ نہ رہے یہاں تک کہ سورج ڈھل جائے، اور جب سورج غروب ہو رہا ہو یہاں تک کہ مکمل طور پر غروب ہو جائے[مسلم:۸۳۱]

اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(إِذَا بَدَا حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوْا الصَّلَاةَ حَتّٰی تَبْرُزَ ، وَإِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوْا الصَّلَاةَ حَتّٰی تَغِيْبَ)

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only. From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

ترجمہ: ''جب سورج تھوڑا سا ظاہر ہو جائے تو نماز مؤخر کردو یہاں تک کہ وہ اچھی طرح واضح ہو جائے، اور جب تھوڑا سا چھپ جائے تو نماز مؤخر کردو یہاں تک کہ وہ اچھی طرح غائب ہو جائے''. [البخاری:۳۲۷۲، مسلم:۸۲۹]

یہ تمام احادیث مذکورہ اوقات میں نمازِ نفل کے ممنوع ہونے پر دلالت کرتی ہیں، اور ان کے علاوہ بھی کئی احادیث صحیحین وغیرہ میں موجود ہیں، اور میں نے امام ابن بازؒ سے صحیح مسلم کی حدیث: ۸۲۷ کی شرح کے دوران سنا تھا کہ نمازِ فجر اور نماز عصر کے بعد نماز کے ممنوع ہونے کے بارے میں وارد احادیث متواتر کے درجہ تک پہنچتی ہیں، اور ممنوعہ اوقات پانچ ہیں، اور صحیح یہ ہے کہ سبھی نمازیں مثلاً طواف کے بعد دو رکعتیں، تحیۃ المسجد، نمازِ کسوف اور نمازِ جنازہ وقتِ طلوع اور وقتِ غروب کے علاوہ باقی ممنوع اوقات میں پڑھی جا سکتی ہیں.

یاد رہے کہ ان پانچ اوقات کے علاوہ فجر صادق کے طلوع ہونے کے بعد فجر کی سنتوں کے سوا کوئی اور نفل نماز پڑھنا بھی ممنوع ہے، جیسا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(لاَ صَلاَةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلاَّ سَجْدَتَيْنِ)

یعنی ''فجر کے (طلوع ہونے کے) بعد سوائے دو رکعتوں کے اور کوئی نماز نہیں''.

[احمد: ۲/۱۰۴، الترمذی: ۴۱۹، ابوداؤد: ۱۲۷۸، ابن ماجہ: ۲۳۵۔ وصححہ الألبانی]

اور اس کی مزید وضاحت ابوداؤد کی روایت سے ہوتی ہے، اس میں یہ ہے کہ یسار مولی ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے طلوع فجر کے بعد نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے کہا: اے یسار! ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

یہ نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تو آپ نے فرمایا:

(لِيُبَلِّغْ شَاهِدُكُمْ غَائِبَكُمْ ، لَا تُصَلُّوا بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ)

ترجمہ: ''تم میں جو موجود ہے وہ غیر موجود کو پہنچا دے کہ تم فجر کے (طلوع ہونے کے) بعد دو رکعتوں کے علاوہ کوئی نماز نہ پڑھو''. [ابوداود: ۱۲۷۸۔ وصححہ الألبانی]

❷ ممنوعہ اوقات میں سببی نمازیں

ممنوعہ اوقات میں سببی نمازوں کے پڑھنے کے جواز یا عدم جواز کے متعلق علماء رحمہم اللہ کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے، اور صحیح یہ ہے کہ سببی نمازیں اس نہی سے مستثنی ہیں، امام نوویؒ احادیثِ نہی ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں:

''ان احادیث میں پانچ مذکورہ اوقات میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، اور امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ ان میں غیر سببی نمازوں کا پڑھنا مکروہ ہے، اور ادا کی جانے والی فرضی نمازوں کا پڑھنا جائز ہے، اور جہاں تک سببی نوافل کا تعلق ہے جیسے تحیۃ المسجد، سجودِ تلاوت، سجودِ شکر، نمازِ عید، نمازِ کسوف، نمازِ جنازہ، اور اسی طرح فوت ہونے والی نمازیں ہیں، تو ان کے بارے میں ان کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے، چنانچہ امام شافعیؒ اور ایک گروہ ان نمازوں کو ان اوقات میں بلا کراہت جائز قرار دیتے ہیں، اور امام ابوحنیفہؒ اور کچھ دیگر علماء کے نزدیک یہ نمازیں بھی احادیثِ نہی میں شامل ہیں، اور امام شافعیؒ کی دلیل یہ ہے کہ نبی کریم ﷺ کا نمازِ عصر کے بعد سنتِ ظہر کا پڑھنا ثابت ہے، اور یہ قضا ہونے والی سنت کے پڑھنے کی صریح دلیل ہے، تو کوئی اور سببی نماز جس کا سبب ممنوع وقت میں ظاہر ہوا سے بالاولی پڑھا جا سکتا ہے، اور قضا ہونے والی فرض نماز اور اسی طرح نمازِ جنازہ بھی بالاولی پڑھی جا سکتی ہے''.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

[شرح صحیح مسلم للنووی: ۶/ ۳۵۸۔ جبکہ حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری: ۲/ ۵۹ میں بعض سلف سے مطلقا جواز نقل کیا ہے، اور ان کے نزدیک احادیثِ نہی منسوخ ہیں، اور بعض اہلِ علم کے نزدیک ان اوقات میں مطلقا نماز منع ہے]

اور شیخ الإسلام ابن تیمیہؒ نے بھی یہی موقف اختیار کیا ہے کہ سببی نمازوں کو ممنوعہ اوقات میں پڑھنا جائز ہے. اور ان کا کہنا ہے کہ یہی علماء کا صحیح ترین قول ہے، اور امام شافعیؒ اور ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ کا بھی یہی مذہب ہے.

[مجموع فتاوی شیخ الإسلام ابن تیمیہ: ۲۳/ ۲۱۰]

اور جن علماء نے یہ کہا ہے کہ احادیثِ نہی غیر سببی نمازوں پر محمول کی جائیں گی، اور ان سے سببی نمازیں مستثنی ہونگی، تاکہ تمام دلائل کے درمیان تطبیق دی جاسکے، تو ان کے اس قول کے بارے میں امام ابن بازؒ کہتے ہیں:

''یہی قول صحیح ترین قول ہے، اور یہ امام شافعیؒ اور ایک روایت کے مطابق امام احمدؒ کا مذہب ہے، اور اسی کو شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ، اور ان کے شاگرد علامہ ابن القیمؒ نے اختیار کیا ہے، اور اسی سے تمام احادیث پر عمل ہوتا ہے، واللہ اعلم''.

[حاشیۃ ابن باز علی فتح الباری: ۲/ ۵۹]

اور سببی نمازوں کے مستثنی ہونے کی ایک دلیل حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(یَا بَنِیْ عَبْدِ مَنَافٍ ، لَا تَمْنَعُوْا أَحَدًا طَافَ بِهٰذَا الْبَیْتِ وَصَلّٰی ، أَیَّةَ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَیْلٍ أَوْ نَهَارٍ)

ترجمہ: ''اے بنی عبد مناف! کسی ایسے شخص کو منع نہ کرنا جس نے دن اور رات کی کسی

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

گھڑی میں اس گھر کا طواف کیا، اور نماز پڑھی ''

[ابوداود:۱۸۹۴، الترمذی:۸۶۸، النسائی:۲۹۲۴، ابن ماجہ:۱۲۵۴۔ وصححہ الألبانی،
وقال ابن باز: إسناده جيد]

اور حضرت یزید بن الاسود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے حج میں حاضر ہوا، تو میں نے آپ کے ساتھ مسجدِ خیف میں نمازِ فجر ادا کی، جب آپ ﷺ نے نماز پڑھ لی، تو اچانک آپ نے دیکھا کہ لوگوں کے آخر میں دو شخص ہیں جنہوں نے آپ کے ساتھ نماز نہیں پڑھی، آپ نے فرمایا: (عَلَيَّ بِهِمَا) ''انہیں میرے پاس لاؤ''۔ چنانچہ ان دونوں کو اس حال میں لایا گیا کہ ان کے کندھوں اور پہلوؤں کے درمیان کا گوشت (خوف کے مارے) کانپ رہا تھا. آپ ﷺ نے پوچھا: ''تمہیں ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے منع کیا''؟

انہوں نے کہا: اے اللہ کے رسول! ہم نے اپنے کجاووں میں (جہاں ہم نے پڑاؤ ڈالا ہوا ہے وہیں) نماز پڑھ لی تھی، تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(فَلاَ تَفْعَلاَ ، إِذَا صَلَّيْتُمَا فِيْ رِحَالِكُمَا ثُمَّ أَتَيْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّيَا مَعَهُمْ ، فَإِنَّهَا لَكُمَا نَافِلَةٌ)

ترجمہ: ''ایسے نہ کیا کرو، اور جب تم اپنے کجاووں میں نماز پڑھ لو، پھر جماعت والی مسجد میں آؤ تو ان کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیا کرو، وہ تمہارے لئے نفل نماز ہوگی''.

[الترمذی:۲۱۹، ابوداود:۵۷۵، النسائی:۸۵۸۔ وصححہ الألبانی]

اور ابوداود کی ایک روایت میں یوں فرمایا:

(إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فِيْ رَحْلِهِ ، ثُمَّ أَدْرَكَ الْإِمَامَ وَلَمْ يُصَلِّ فَلْيُصَلِّ

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

مَعَهُ ، فَإِنَّهَا لَهُ نَافِلَةٌ)

ترجمہ: ''تم میں سے کوئی شخص جب اپنے کجاوے میں نماز پڑھ لے، پھر امام کو اس حالت میں پائے کہ اس نے ابھی نماز نہ پڑھی ہو، تو وہ اس کے ساتھ بھی نماز پڑھ لے، اور یہ اس کیلئے نفل نماز ہوگی''. [ابوداؤد:۵۷۵]

اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا:

(كَيْفَ أَنْتَ إِذَا كَانَتْ عَلَيْكَ أُمَرَاءُ يُؤَخِّرُوْنَ الصَّلاَةَ عَنْ وَقْتِهَا ، أَوْ يُمِيْتُوْنَ الصَّلاَةَ عَنْ وَقْتِهَا ؟)

ترجمہ: ''اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم پر ایسے امیر مقرر کئے جائیں گے کہ جو نماز کو اس کے وقت سے مؤخر کریں گے یا اس کا افضل وقت نکال کر اسے ادا کریں گے؟'' میں نے کہا: آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں (کہ میں اس وقت کیا کروں؟)

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(صَلِّ الصَّلاَةَ لِوَقْتِهَا ، فَإِنْ أَدْرَكْتَهَا مَعَهُمْ فَصَلِّ ، فَإِنَّهَا لَكَ نَافِلَةٌ [وَلاَ تَقُلْ إِنِّيْ قَدْ صَلَّيْتُ فَلاَ أُصَلِّيْ])

ترجمہ: ''تم بروقت نماز پڑھ لینا، پھر اگر تمہیں ان کے ساتھ بھی نماز مل جائے تو پڑھ لینا، اور وہ تمہارے لئے نفل نماز ہوگی، اور یہ مت کہنا کہ میں تو نماز پڑھ چکا ہوں، اس لئے میں نہیں پڑھتا''. [مسلم:۶۴۸]

امام نوویؒ کہتے ہیں:

اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ فجر، عصر اور مغرب کی نمازوں کو باقی نمازوں کی طرح دوبارہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، کیونکہ نبی کریم ﷺ نے نماز

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

دوبارہ پڑھنے کا مطلق حکم دیا ہے اور نمازوں میں فرق نہیں کیا، اور یہی صحیح موقف ہے.
[شرح مسلم للنووی:۵/۱۵۴]

اور حضرت محجن رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے، نماز کیلئے اذان کہی گئی، رسول اللہ ﷺ اٹھ کر چلے گئے، پھر جب واپس آئے تو دیکھا کہ محجن رضی اللہ عنہ اپنی جگہ پر ہی بیٹھے ہوئے ہیں، تو آپ نے پوچھا:
''تمہیں نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟ کیا تم مسلمان نہیں ہو؟''

انہوں نے کہا: کیوں نہیں، (میں مسلمان ہی ہوں) لیکن میں نے اپنے گھر میں ہی نماز پڑھ لی تھی، تب رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

(إِذَا جِئْتَ فَصَلِّ مَعَ النَّاسِ ، وَإِنْ كُنْتَ قَدْ صَلَّيْتَ)

ترجمہ: ''خواہ تم نے نماز پڑھ لی ہو، جب آؤ تو لوگوں کے ساتھ بھی نماز پڑھ لیا کرو''
[النسائی:۸۵۷۔ وصححہ الألبانی]

یہ اور ان کی ہم معنی دیگر تمام احادیث اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ جس شخص نے نماز پڑھ لی ہو، پھر اسے اسی نماز کی جماعت مل جائے تو وہ نفل کی نیت کے ساتھ جماعت میں شامل ہو جائے، اگرچہ وہ وقتِ کراہت کیوں نہ ہو، جیسا کہ حضرت یزید بن الأسود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں اس بات کی صراحت ہے کہ وہ نمازِ فجر کا وقت تھا، اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت محجن رضی اللہ عنہ کی روایات میں نماز دوبارہ پڑھنے کا مطلق حکم ہے، اور ان میں نمازوں کے درمیان تفریق نہیں کی گئی، لہذا یہ احادیث ان احادیث کے عموم کی تخصیص کر رہی ہیں جن میں ممنوع اوقات میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے. [نیل الأوطار:۲/۲۹۸]

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور رہی حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ، جس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نمازِ عصر کے بعد میرے گھر میں آئے ، اور آپ نے دو رکعتیں پڑھیں ، تو میں نے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ نے آج وہ نماز پڑھی ہے جو آپ پہلے نہیں پڑھتے تھے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا:

''میرے پاس کچھ مال آیا تھا اور میں اتنا مشغول ہوا کہ جو دو رکعتیں میں نمازِ ظہر کے بعد پڑھتا تھا وہ نہ پڑھ سکا ، اس لئے میں نے وہ دو رکعتیں اب پڑھی ہیں''. میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! اگر ہم سے وہ دو رکعتیں فوت ہو جائیں تو کیا ہم بھی قضا کر لیا کریں؟ آپ نے فرمایا: نہیں. [احمد: ۶/ ۳۱۵۔ وسنده جيد كما قال الإمام ابن باز رحمه الله أثناء تقريره على الحديث : ۱۸۸من بلوغ المرام]

تو یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے ، امام الصنعانی ؒ کہتے ہیں:

''اور یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ اس وقت نماز قضا کرنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے''. [سبل السلام: ۲/ ۵۲۔ نیل الأوطار: ۲/ ۲۶۲]

اسی طرح امام ابن بازؒ نے بھی بلوغ المرام کی حدیث : ۱۸۸ کی شرح کے دوران اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک خصوصیت قرار دیا.

اور ممنوعہ اوقات میں فرائض کو قضا کرنا بھی جائز ہے ، جیسا کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(مَنْ نَسِيَ صَلاَةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا ، لاَ كَفَّارَةَ لَهَا إِلاَّ ذٰلِكَ)

ترجمہ: ''جو آدمی کسی نماز کو بھول جائے تو وہ اسے اس وقت پڑھ لے جب اسے یاد آئے ، اس کیلئے اس کے سوا اور کوئی کفارہ نہیں''.

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں یوں ارشاد فرمایا:

(مَنْ نَسِيَ صَلاةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَكَفَّارَتُهَا أَنْ يُصَلِّيَهَا إِذَا ذَكَرَهَا)

ترجمہ: ''جو شخص کسی نماز کو بھول جائے یا اس سے سویا رہ جائے، تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ وہ اسے اس وقت پڑھ لے جب اسے یاد آئے''. [البخاری: ۵۹۷، مسلم: ۶۸۴]

ہم نے اس مسئلے میں اب تک جتنی احادیث ذکر کی ہیں، ان سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ سبھی نمازیں اوقاتِ ممنوعہ میں پڑھی جا سکتی ہیں، مثلا فوت ہونے والی فرض نماز، جماعت کا ثواب پانے کیلئے دوبارہ پڑھی جانے والی نماز، تحیۃ المسجد، سجدۂ تلاوت، سجدۂ شکر، نمازِ کسوف، طواف کے بعد دو رکعتیں، عصر اور فجر کے بعد نمازِ جنازہ، جمعہ کے روز عین دوپہر کے وقت امام کے منبر پر جانے تک مسجد میں نماز، سنتِ وضو، نمازِ استخارہ، (اگر کسی فوری معاملہ میں استخارہ کرنا ہو اور اسے مؤخر کرنے کی صورت میں اس کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو) ، صلاۃ التوبہ، سنتِ فجر کو نمازِ فجر کے بعد پڑھنا.... یہ سب سبھی نمازیں ہیں جنہیں اوقاتِ کراہت میں پڑھنا جائز ہے.

[مجموع فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہ: ۲۳/ ۲۵۹، ۲۳/ ۱۷۸، مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ لابن باز: ۱۱/ ۲۸۶، ۳۸۴]

لیکن تین تنگ اوقات میں نمازِ جنازہ پڑھنا اور فوت شدگان کو دفن کرنا ممنوع ہے، اور وہ ہیں: عین غروبِ آفتاب، اور عین طلوعِ آفتاب اور عین زوالِ آفتاب کے وقت، جیسا کہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی حدیث سابقہ صفحات میں گذر چکی ہے.

اور حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اکیلے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا، تو آپ نے فرمایا:

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

(أَلاَ رَجُلٌ يَتَصَدَّقُ عَلٰى هٰذَا فَيُصَلِّيْ مَعَهُ) ''کیا کوئی آدمی ہے جو اس پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے!''

[احمد:۳/۴۵،۵/۴۵، ابوداؤد:۵۷۴، الترمذی:۲۲۰، الحاکم:۱/۲۰۹، ابن حبان:۲۳۹۷، ابویعلی:۱۰۵۷۔ وصححہ الألبانی فی الإرواء:۵۳۵]

اور ابن تیمیہؒ نے ذکر کیا ہے کہ یہ حدیث ان احادیث میں سے ایک ہے جو کسی سبب کی بناء پر نماز دوبارہ پڑھنے کے جواز پر دلالت کرتی ہیں، اور اس میں بیان کیا گیا ہے کہ ایک آدمی نے صدقہ کرتے ہوئے اکیلے نماز پڑھنے والے شخص کے ساتھ نماز دوبارہ پڑھی تا کہ اسے جماعت کا ثواب مل جائے، اور امام شافعیؒ، امام احمدؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک ممنوع اوقات میں نماز دوبارہ پڑھی جا سکتی ہے، جبکہ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک نہیں پڑھی جا سکتی. [مجموع فتاوی شیخ الإسلام ابن تیمیہ:۲۳/۲۶۱،۲۳/۲۵۹۔ نیز نیل الأوطار:۲/۳۸۰، المغنی لابن قدامہ:۲/۵۱۵، المختارات الجلیہ فی المسائل الفقہیہ للسعدی:۵۰، الشرح الممتع لابن عثیمین:۴/۱۷۵]

اور وہ امور جن میں نوافل' فرائض سے جداگانہ حیثیت رکھتے ہیں وہ علامہ ابن عثیمینؒ کی کتاب الشرح الممتع:۴/۱۸۴۔۱۸۷ میں دیکھے جا سکتے ہیں .

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

فہرست مضامین

مقدمہ -- ۳

❶ نفل کا مفہوم -- ۵

❷ نفل کے فضائل -- ۵

❸ بیٹھ کر نفل پڑھنے کا جواز -- ۱۱

❹ سواری پر نفل پڑھنے کا جواز -- ۱۴

❺ نفل نماز کے پڑھنے کی سب سے بہتر جگہ گھر ہے -- ۱۷

❻ سب سے افضل نفل وہ ہے جسے ہمیشہ جاری رکھا جائے -- ۱۷

❼ نفل نماز کبھی کبھی با جماعت پڑھنا جائز ہے -- ۲۱

❽ نماز نفل کی اقسام: -- ۲۵

پہلی قسم: دائمی سنتیں -- ۲۵

(ا) فرائض کی مؤکدہ وغیر مؤکدہ سنتیں: -- ۲۵

① فرائض کی مؤکدہ سنتیں -- ۲۵

② سنن مؤکدہ وغیر مؤکدہ کی تفصیل -- ۲۸

③ مؤکدہ وغیر مؤکدہ سنتوں کا وقت -- ۴۰

④ سنتوں کی قضاء -- ۴۰

⑤ سنتوں اور فرضوں کے درمیان فاصلہ -- ۴۲

⑥ فرض نماز کی اقامت کے بعد سنتیں پڑھنے کا حکم -- ۴۴

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

⑦سفر میں سنتیں پڑھنے کا حکم ---------------------------- ۴۸

(۲) نمازِ وتر: ---------------------------- ۵۰

①نماز وتر کا حکم ---------------------------- ۵۰

②وتر کی فضیلت ---------------------------- ۵۳

③نماز وتر کا وقت ---------------------------- ۵۵

④وتر کی اقسام ---------------------------- ۶۲

⑤وتر میں قراءت ---------------------------- ۶۹

⑥وتر میں قنوت ---------------------------- ۷۱

⑦قنوتِ وتر کب پڑھی جائے؟ ---------------------------- ۷۲

⑧دعائے قنوت میں ہاتھ اٹھانا اور مقتدیوں کا آمین کہنا ---------- ۷۵

⑨وتر رات کی آخری نماز ---------------------------- ۷۶

⑩نماز وتر کے سلام کے بعد دعا ---------------------------- ۷۷

⑪ایک رات میں دو وتر نہیں ---------------------------- ۷۷

⑫ گھر والوں کو وتر کیلئے بیدار کرنا ---------------------------- ۷۸

⑬وتر کی قضاء ---------------------------- ۷۹

⑭قنوتِ نازلہ ---------------------------- ۸۰

(۳) نمازِ چاشت : ---------------------------- ۸۷

①نماز چاشت کا حکم ---------------------------- ۸۷

②نماز چاشت کی فضیلت ---------------------------- ۹۰

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

③ نماز چاشت کا وقت ---------- ۹۳
④ نماز چاشت کی رکعات کی تعداد ---------- ۹۳
دوسری قسم: وہ نفل نماز جس کیلئے جماعت مشروع ہے ---------- ۹۵
نماز تراویح: ---------- ۹۵
① تراویح کا مفہوم: ---------- ۹۵
② نماز تراویح کا حکم ---------- ۹۶
③ نماز تراویح کی فضیلت ---------- ۹۷
④ نماز تراویح کیلئے جماعت کی مشروعیت ---------- ۹۷
⑤ آخری عشرہ میں قیام اللیل کی اہمیت ---------- ۱۰۱
⑥ نماز تراویح کا وقت ---------- ۱۰۲
⑦ نماز تراویح کی رکعات ---------- ۱۰۲
تیسری قسم: عمومی نفل نماز: ---------- ۱۰۴
❶ نماز تہجد: ---------- ۱۰۴
① تہجد کا مفہوم ---------- ۱۰۴
② نماز تہجد کا حکم ---------- ۱۰۴
③ قیام اللیل کے فضائل ---------- ۱۰۶
④ قیام اللیل کا سب سے افضل وقت ---------- ۱۱۳
⑤ قیام اللیل کی رکعات کی تعداد ---------- ۱۱۶
⑥ قیام اللیل کے آداب ---------- ۱۱۷

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

⑦ قیام اللیل کیلئے معاون اسباب ---------- ۱۴۱
❷ دن اور رات کی عمومی نفل نماز ---------- ۱۴۹
چوتھی قسم: سببی نمازیں: ---------- ۱۵۱
(۱) تحیۃ المسجد ---------- ۱۵۱
(۲) سفر سے واپسی کی نماز ---------- ۱۵۳
(۳) وضو کے بعد نماز ---------- ۱۵۴
(۴) نماز استخارہ ---------- ۱۵۷
(۵) صلاۃ التوبۃ ---------- ۱۵۸
(۶) سجودِ تلاوت ---------- ۱۵۹
(۷) سجودِ شکر ---------- ۱۶۰
نفلی نماز کے ممنوعہ اوقات: ---------- ۱۶۲
(۱) پانچ ممنوعہ اوقات ---------- ۱۶۲
(۲) ممنوعہ اوقات میں سببی نمازوں کا حکم ---------- ۱۶۶

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سلسلة صلاة المؤمن (٧)

صلاة التطوع

مفهوم، وفضائل، وأقسام، وأنواع، وآداب
في ضوء الكتاب والسنة

تأليف الفقير إلى الله تعالى
د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني

(باللغة الأردوية)

ترجمه: الحافظ محمد اسحاق زاهد

راجعة: د. الحافظ محمد محمود شريف
الداعية بوزارة الشؤون الإسلامية

أشرف على مراجعة الترجمة وتصحيحها المؤلف

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi

www.ircpk.com www.ahlulhadeeth.net www.munazarah.org

سلسلة صلاة المؤمن ٧

٤ ر.س

صلاة التطوع

مفهوم، وفضائل، وأقسام، وأنواع، وآداب
في ضوء الكتاب والسنة

تأليف الفقير إلى الله تعالى
د. سعيد بن علي بن وهف القحطاني

(باللغة الأردوية)

ترجمه: الحافظ محمد اسحاق زاهد

راجعة: د. الحافظ محمد محمود شريف
الداعية بوزارة الشؤون الإسلامية

أشرف على مراجعة الترجمة وتصحيحها المؤلف

توزيع
مؤسسة الجريسي للتوزيع والإعلان
ص.ب: ١٤٠٥ الرياض: ١١٤٣١
هاتف: ٤٠٢٢٥٦٤ ناسوخ: ٤٠٢٢٠٧٦

ردمك: ١-٢٧٦-٤٩-٩٩٦٠

Free downloading facility of Videos,Audios & Books for DAWAH purpose only, From Islamic Research Centre Rawalpindi